مدنی گلدستہ

مدنی انعامات پر عمل کرنے والوں
اور والیوں کی سہولت کے لیئے

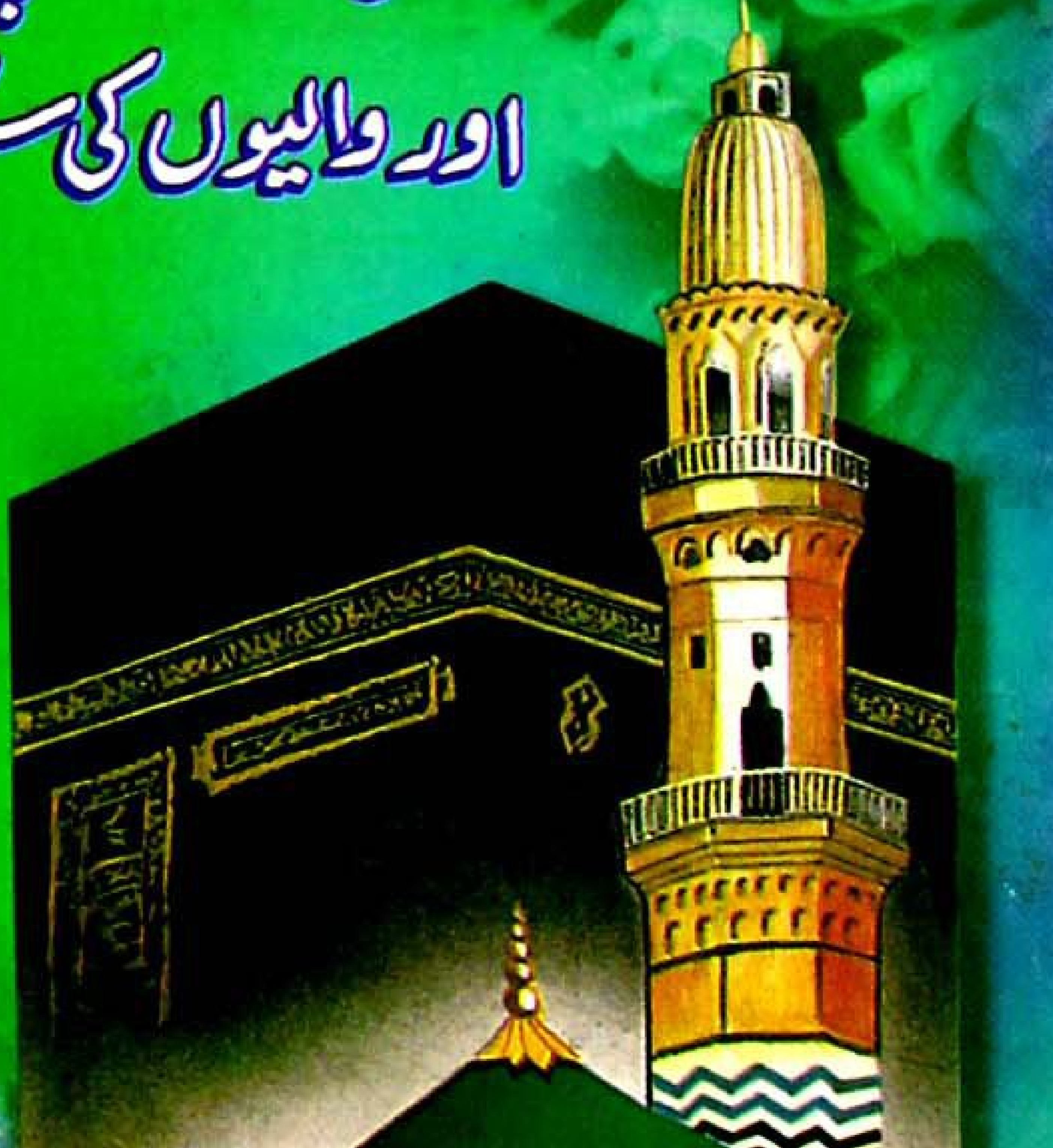

مکتبۃ المدینہ
شہید مسجد کھارادر کراچی فون:
203311 2314045
E-Mail: islam@paknet3.ptc.pk
www.dawateislami.net

3162

Marfat.com

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دامت برکاتہم عالیہ

امیر اہلسنت کا رسالہ "مدنی انعامات" ولی اللہ بنانے والے اعمال کا

مدنی گلدستہ

شیطان لاکھ سستی دلائے اسے مکمل پڑھ لیجئے ان شاء اللہ عزوجل آپ اپنے دل میں مدنی انقلاب برپا ہوتا محسوس فرمائیں گے۔

امیرِ اہلسنت فرماتے ہیں "یقیناً وہ لوگ خوش نصیب ہیں جو مرنے سے قبل موت کی تیاری کر لیتے ہیں۔" زندگی برف کی طرح پگھلتی جارہی ہے، موت اپنی تمام تر سختیوں سمیت پیچھا کئے چلی آرہی ہے۔ عنقریب مرنا، اندھیری قبر میں اترنا اور اپنی کرنی کا پھل جھگتنا پڑیگا۔ یقیناً وہ لوگ خوش نصیب ہیں جو مرنے سے قبل موت کی تیاری کر لیتے ہیں۔

امیرِ اہلسنت نے دعوتِ اسلامی سے وابستہ اسلامی بھائیوں

Marfat.com

86293 ~~60293~~

کو"۷۲"اور اسلامی بہنوں کو "۶۳"مدنی انعامات بصورت سوالات اپنے رسالے کے ذریعے عطا فرمائے ہیں۔اس میں آپ فرماتے ہیں کہ "کاش !دیگر فرائض وسنن کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان **مدنی انعامات** کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنالیں کاش! تمام ذمہ داران **دعوت اسلامی** بھی اپنے اپنے حلقے میں ان کو عام کردیں۔اور ہر ایک اپنی قبر و آخرت کی بہتری کیلئے ان **مدنی انعامات** کو اخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ عزوجل کے فضل وکرم سے جنت الفردوس میں مدنی آقا علیہ کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔"

چھپ چھپ کے جہاں سے کہ انہیں دیکھ سکوں میں
جنت میں مجھے ایسی جگہ میرے خدا دے

آپ رسالہ "**مدنی انعامات** "کا مطالعہ فرمائیں گے تو اس میں اسلامی بھائیوں کے لئے "۷۲"مدنی انعامات کی فہرست میں "۵۳"متفرق انعامات کی ابتداء میں بقیع لکھا ہے یہ اسلامی بہنوں کیلئے بھی ہیں۔ہمیں چاہئے کہ ان میں ضروری ترمیم کرکے انہیں قبول کرکے اپنی دنیا اور آخرت کو بہتر بنانے میں مشغول ہوجائیں۔ آپ مزید ارشاد فرماتے ہیں۔میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!اور بہنو!نہایت سنجیدگی کے ساتھ اپنے کردار کا جائزہ لیجئے۔اپنے گناہوں سے سچی توبہ کیجئے اوراپنے اندر ازسر نوجوش ایمانی پیدا کیجئے اور یہ مدنی سوچ بنایئے کہ مجھے اپنی اور دنیا بھر کے لوگوں کی اصلاح کرنی ہے اگر ہم نے اللہ ورسول عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ڈوب کر اس مدنی کام کا بیڑا اٹھالیا تو اللہ ورسول عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل وکرم سے ہمارا دونوں جہان میں بیڑا پار ہوگا۔

Marfat.com

3162

مدنی انعامات کا فکری جائزہ

آئیں ہم شیطان کے تمام وساوس کو دور کرتے ہوئے غور کریں کہ ہمارا کتنے مدنی انعامات پر عمل ہے۔اصل میں شیطان یہ محسوس کراتا ہے کہ اتنا تو عمل کرتے ہیں دینی کاموں میں مصروف بھی رہتے ہیں پھر مزید یہ انعامات پر عمل کا سلسلہ کس طرح ممکن ہے۔تو پیارے اسلامی بھائیو!اور اسلامی بہنو!امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ یہ تمام انعامات اضافی نہیں ہیں

الحمدلله عزوجل ۲۰ مدنی انعامات تومدنی ماحول کی برکت سے تنظیمی طور پر پہلے ہی سے نافذ ہیں اور جن کے بارے میں ماہانہ کارکردگی فارم کے ذریعے معلومات کا سلسلہ جاری ہے جس کی وجہ سے اکثر پر ہمارا عمل بھی ہے.

مدینہ(۱) ہر ہفتہ وار اجتماع میں آغاز ہی سے شریک ہو کر حتی الامکان نگاہیں نیچی کئے ہر بیان،ذکرو دعااور صلوۃ وسلام میں شرکت فرماتے ہیں یا نہیں؟اور ہر اجتماع میں بیان کے اہم نکات ڈائری میں تحریر فرماتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ(۲) ہفتہ واراجتماع میں ساری رات مسجد میں (بمع حلقہ تہجد ونماز فجر ،اشراق ،چاشت) اعتکاف فرماتے ہیں یا نہیں؟(حلقوں کے فورا بعد سوجائیں یاعبادت کریں، باہر گھومنا اعتکاف نہیں۔)

مدینہ(۳) اجتماع کے بعد خود آگے بڑھکر کتنے نئے اسلامی بھائیوں سے ملاقات کا

Marfat.com

شرف حاصل کر کے ان کا نام پتا اور فون نمبر حاصل کرتے ہیں؟(کم از کم چار سے ملاقات اور کم از کم ایک کا پتا وغیرہ ضرور لیں پھر ان سے رابطہ بھی رکھیں۔)

مدینہ ٤ یومِ تعطیل کے علاوہ ہفتہ میں کم از کم ایک بار علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں شرکت فرماتے ہیں یا نہیں؟ آپکو "نیکی کی دعوت "اور"علاقائی دورہ" کی اصطلاحیں یاد ہیں یا نہیں؟

مدینہ ٥ ہفتے میں کم از کم ایک اسلامی بھائی کو مکتوب لکھتے یا لکھواتے ہیں یا نہیں ؟(مکتوب میں اپنی اصلاح اور مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلائیں ۔فیضانِ سنت، نیکی کی دعوت اور رسالہ "بھیانک اونٹ" وغیرہ سے مدد مل سکتی ہے)

مدینہ ٦ ہفتہ میں کم از کم ایک بیان کی کیسٹ بیٹھ کر توجہ کے ساتھ سنتے ہیں یا نہیں؟(اگر مُیَسَّر ہو تو ہفتہ وار " **کیسیٹ اجتماع** "میں شرکت فرمالیا کریں۔)

مدینہ ٧ ہفتہ وار یومِ تعطیل عَصْر تا مغرب مسجد میں اِعْتکاف کرتے ہیں یا نہیں؟(اگر آپکے علاقے میں یہ سلسلہ نہ ہو تو ذیلی نگران سے مل کو شروع کروائیں ورنہ اکیلے اعتکاف فرمائیں۔)

مدینہ ٨ علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت پر مشتمل چار ورقی پمفلٹ اور رسالے میں دیئے ہوئے مختلف ۱۲ مدنی پھول کے تمام صفحات ہر مہینے

Marfat.com

کی پہلی پیر شریف (یا رہ جانے کی صورت میں کسی اور دن) مکمل پڑھ یا سن لیا کرتے ہیں یانہیں؟

مدینہ۹ ہر ماہ کم از کم تین دن کے حساب سے سُنّتوں کی تربیت کیلئے مدنی قافلے میں سفر کرتے ہیں یا نہیں ۔(اگر آپ کے حلقے میں ہر ماہ تین دن سفر کا سلسلہ شروع نہیں ہواتو ہر دوسرے ماہ چار دن سفر کریں۔)

مدینہ۱۰ ماہانہ کتنے اسلامی بھائی آپ کی کوشش سے مدنی قافلے میں سفر کرتے ہیں؟(کم ازکم ایک ضروری ہے۔)

مدینہ۱۱ ہر سال یکمُشت ۳۰ دن کے مدنی قافلے میں سفر کرتے ہیں یا نہیں ؟(پاکستان میں حَج کے فارم عموماً جمادی الثانی میں بھرے جاتے ہیں لہذا جس سال "چلِ مدینہ" کیلئے فارم بھرنے کا ارادہ ہو اس سال محرّم الحرام تا جمادی الثانی ۳۰ دن کا سفر کرلینا ہوگا۔)

مدینہ۱۲ کیا آپ نے بلا کسی مَصْلحتِ شرعی کسی ایک (یا چند) سے دوستی گانٹھی ہے ؟(اس طرح کی لَایَعْنی دوستیاں اور گروپ تنظیمی کاموں کی ترقی میں عام طور پر رُکاوٹ ہی بنتے ہیں لہذا سمجھدار اور تنظیمی ذہن رکھنے والے اسلامی بھائی مَحْض دین کی سَرْبُلندی کی خاطر ہر ایک سے یکساں تعلقات رکھ کرہر دلعزیز بن کرسنتوں کی بہتر خدمت انجام دیتے ہیں ۔)

مدینہ۱۳ مرکز (کراچی)اپنے علاقائی نگران ،ذیلی نگران ودیگر ذمہ داران کی

Marfat.com

(جب تک خلاف شرع کرنے کا حکم نہ دیں)اطاعت فرماتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ⑭ کسی ذمّہ دار(یا عام اسلامی بھائی سے)اختلاف ہوجائے اور اصلاح کی ضرورت محسوس ہو تو تحریری طور پر یابراہِ راست مل کر (دونوں صورتوں میں نرمی کیساتھ) سمجھانے کی کوشش فرماتے ہیں یا معاذاللہ عزوجل کسی اور پر اِظہار کر بیٹھتے ہیں؟(ہاں خود سمجھانے کی جرأت نہ ہوتو اس سے بڑے ذمّہ دار کو شکایت کرنے میں مُضائقہ نہیں۔)

مدینہ⑮ روزانہ کم از کم دو اسلامی بھائیوں سے ملاقات کرکے انہیں مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلاتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ⑯ سارا دن عِمامہ شریف (نوکری یا دوکان وغیرہ پر نیز گھر کے اندر بھی) زُلفیں، سُنّت کے مطابق آدھی پنڈلی تک کُرتا (سفید) سامنے جیب میں نمایاں مِسواک اور ٹخنوں سے اونچے پائنچے کا معمول ہے یا نہیں؟

مدینہ⑰ روزانہ دو درس (مسجد، گھر، دوکان، بازار، چوک وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیتے یا سُنتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ⑱ روزانہ مدرسۃ المدینہ (بالغان) میں پڑھنے یا پڑھانے کا سلسلہ ہے یا نہیں؟

مدینہ⑲ روزانہ مسجدِ محلّہ کی عِشاء کی جماعت کے وقت سے دو گھنٹے (مثلاً عشاء کی

Marfat.com

جماعت ۸ بجے ہو تو دس بجے) کے اندر اندر اپنے گھر پہنچ جاتے ہیں یا نہیں؟ (اجتماع، بڑی راتیں نیز رات کی ڈیوٹی والے مُستثنیٰ ہیں)

مدینہ۴۰ روزانہ صَدائے مدینہ لگاتے ہیں یا نہیں؟ (نمازِ فجر کیلئے مسلمانوں کو جگانا دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں صدائے مدینہ لگانا کہلاتا ہے۔)

۲۲ انعامات میں سے اکثر انعامات تو شَرعی طور پر مسلمان پر لازمی ہیں ان پر توجّہ دے کر اپنا معمول نہ بنانے پر آخرت میں شدید پکڑ کی وَعید ہے۔

مدینہ۱ کیا آپ روزانہ پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صَف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرماتے ہیں؟

مدینہ۲ ظہر، عَصر اور عشاء کی سنّت قبلیہ جماعت شروع ہونے سے قبل نیز جُمُعہ کی خَطیب کے منبر پر بیٹھنے سے پہلے ادا فرمالیتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ۳ ظہر، مغرب اور عشاء کے فرضوں کے بعد والے نَوافل ادا فرماتے ہیں یا نہیں؟ (درس و بیان کے بعد بھی ادا کر سکتے ہیں)

مدینہ۴ کیا آپ خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ نماز ادا کرنے کی سَعی فرماتے ہیں؟

مدینہ۵ یکسوئی کے ساتھ روزانہ کم از کم ۱۲ منٹ "فکرِ مدینہ" کرتے ہیں یا نہیں؟ ("فکرِ مدینہ" میں "مدنی انعامات" کے مطابق آج کہاں تک عمل ہوا۔ نیز سفرِ مدینہ،

Marfat.com

خاتمہ بِالخیر، احوال قبر و حشر وغیرہ پر غور کرنا ہے۔)

مدینہ۶ دُعا مانگتے وقت خُشُوع و خُضُوع کیساتھ (یعنی دِل و دِماغ حاضر کئے روتے ہوئے یا رونا نہ آئے تو رونے جیسی صُورت بنائے) نگاہیں نیچی اور ہتھیلیاں آسمان کی طرف پھیلی ہوئی رکھتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ۷ زبان پر قُفلِ مدینہ لگاتے ہوئے فُضُول گوئی سے بچنے کی عادت ڈالنے کیلئے روزانہ کچھ نہ کچھ گفتگو اشارے سے اور لکھ کر کرتے ہیں یا نہیں؟ (روزانہ کم از کم چار بار کی ہوئی تحریری گفتگو کے حساب سے اس کے صفحات یا ان کی فوٹو کاپیاں مجھے ہر ماہ اِرسال فرمائیں۔)

مدینہ۸ کیا آپ نے بہارِ شریعت یا رَسائل عطّاریّہ حصہ اول سے پڑھ یا سُن کر اپنے وُضُو، غُسل اور نماز درست کر کے کسی سُنّی عالم یا کسی ذمّہ دار مُبلِّغ کو سُنا دیئے ہیں؟

مدینہ۹ کیا آپ نے دُرُست مَخارج کیساتھ کم از کم ایک بار قرآن پاک ناظرہ ختم کر لیا ہے؟

مدینہ۱۰ کیا آپ کو اَذان اور اس کے بعد کی دُعا، اِقامت، سُورۂ فاتحہ، قرآن شریف کی آخری دَس سُورتیں دُعائے قنوت، التّحِیّات، دُرود ابراھیم علیہ السلام اور کوئی ایک عَرَبی دُعا یہ سب صحیح مَخارج کیساتھ زَبانی یاد ہیں؟

Marfat.com

مدینہ⑪ کیا آپ کو چھ کلمے، ایمانِ مُفَصَّل اور ایمانِ مُجْمَل یہ سب تَرجمے کے ساتھ زبانی یاد ہیں؟ اور کم از کم ہر پیر شریف کو یہ سب پڑھتے ہیں؟

مدینہ⑫ کیا آپ کو بالغ، نابالغ اور نابالغہ کے جنازے کی دعائیں اور تَلْبِیہ یعنی لَبَّیْك (ترجمے کے ساتھ) زبانی یاد ہیں؟ تمام سورتیں اور مذکورہ اَذکار کسی قاری صاحب کو سنا کر ان کی تصدیق کی فوٹو کاپی ایکبار بھیجنا ضروری ہے۔ رسالہ "نماز کا چور" ص ۱۸ تا ۲۰ غور سے دیکھ لیں۔)

مدینہ⑬ کیا آپ نے اعلیحضرت رضی اللہ عنہ کی تمہید الایمان اور حُسَامُ الحَرَمَیْن پڑھ یا سُن لی ہیں؟

مدینہ⑭ کیا آپ نے بہارِ شریعت حصہ ۹ سے "مُرتَد کا بیان" حصہ ۲ سے "نَجاستوں کا بیان" اور کپڑے پاک کرنے کا طریقہ حصہ ۱۶ سے جُھوٹ، غیبت، چُغلی، بُغض و حَسد، تکبُّر اور والدین کے حُقُوق کا بیان (اگر شادی شدہ ہیں تو حصہ ۷ سے "مُحَرَّمات کا بیان اور حُقُوقُ الزَّوْجَیْن" حصہ ۸ سے بچّوں کی پَرورش کا بیان، طَلاق کا بیان، ظِہار کا بیان، طلاق کے کِنایہ کا بیان بھی) پڑھ یا سن لیا ہے؟

مدینہ⑮ کیا فضول بات منہ سے نکل جانے کی صورت میں فوراً نادم ہو کر دُرود

Marfat.com

شریف پڑھنے کی عادت بنائی ہے؟

مدینہ⑯ کیا آپ ضروری گفتگو بھی کم سے کم اَلفاظ میں نمٹانے کی کوشش فرماتے ہیں؟

مدینہ⑰ سلام کا جواب اور چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو اس کا جواب (یَرْحَمُکَ اللّٰہُ) فوراً اتنی آواز سے کہنا واجب ہے کہ سلام کرنے والا اور چھینکنے والا سن لے۔ آپ کا اس مسئلہ پر عمل ہے یا نہیں؟ اگر جواب تاخیر سے دیا تب بھی گنہگار ہوئے اور توبہ واجب۔ جب کبھی کوئی گناہ سرزد ہو جائے اس صورت میں فوراً توبہ کرکے آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ⑱ آپ راہ چلتے وقت آنکھوں پر قفلِ مدینہ لگاتے ہوئے حتی الاِمکان نیچی نگاہیں رکھتے ہیں یا بِلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے، سائن بورڈ وغیرہ پر نظر ڈالنے کی عادت ہے؟

مدینہ⑲ کیا گاڑی میں سَفر کرتے وقت شیشے وغیرہ سے اِدھر اُدھر دیکھنے کی عادت ہے؟

مدینہ⑳ کسی سے بات کرتے وقت آپ کی نظر جُھکی رہتی ہے یا جس سے بات کر رہے ہیں اس کے چہرہ پر پڑتی رہتی ہے؟ (دورانِ گفتگو چہرہ پر نگاہ گاڑنا سنت نہیں۔)

Marfat.com

مدینہ(۲۱) اپنے گھر کے برآمدوں سے (بلا ضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے ان کے گھروں کے اندر جھانکنے کی عادت تو نہیں؟

مدینہ(۲۲) نامحرم رشتے داروں نیز بھابھی سے معاذاللہ بے تکلف ہو کر اور ہنس ہنس کر گفتگو کرنے کا گناہ تو نہیں کرتے؟ ان کے سامنے آنے سے کتراتے اور ان سے شرعی پردہ کرتے ہیں یا نہیں؟ (نامحرم رشتے داروں نیز دیور و جیٹھ اور بھابھی کے درمیان بے پردگی حرام ہے۔)

۲۴ مدنی انعامات کے ذریعے امیرِاہلسنت نے کم وقت میں آسانی کے ساتھ دنیا اور آخرت بہتر بنانے کے طریقے عطا فرمائے ہیں۔

مدینہ(۱) آپ نے نماز پنج گانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم آیۃ الکرسی اور تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا پڑھنے کا معمول بنایا ہے یا نہیں؟

مدینہ(۲) ہر وقت باوضو رہنے کی عادت بنائی ہے یا نہیں؟

مدینہ(۳) کیا آپ اپنے شجرہ کے کچھ نہ کچھ اوراد پڑھنے کے عادی ہیں؟

مدینہ(۴) کیا آپ نے روزانہ کم از کم ایک ایک بار تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد ادا کرنے کی عادت بنائی ہے؟ (جن اوقات میں نوافل منع ہیں یہ نمازیں بھی نہیں پڑھ سکتے۔)

مدینہ(۵) کیا آپ روزانہ نماز اشراق و چاشت ادا فرماتے ہیں؟

Marfat.com

مدینہ۶ کیا روزانہ نماز اوابین ادا کرتے ہیں؟ (درس کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں)

مدینہ۷ کیا آپ روزانہ رات **سورۃ الملک** کی تلاوت فرماتے ہیں؟ (اگر سن لیں تب بھی الگ سے پڑھنا ہے۔)

مدینہ۸ کیا آپ روزانہ بلاناغہ تہجد پڑھتے ہیں؟ (جن کے ذمے قضا عمری ہو ان کیلئے سنت غیر موکدہ اور نوافل کی جگہ قضا نمازیں پڑھنا افضل ہے۔ مگر یہ نہیں ہونا چاہئے کہ قضا عمری کے بہانے ان اوقات میں نہ قضا عمری ادا کریں نہ نفل۔ یہ مسئلہ بھی ذہن میں رہے کہ قضا نماز کا دوسروں پر اظہار کرنا گناہ ہے۔)

مدینہ۹ روزانہ کم از کم ۳۱۳ بار درود شریف پڑھتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ۱۰ کیا آپ روزانہ کنزالایمان شریف سے کم از کم ایک رکوع (بمع ترجمہ و تفسیر) تلاوت فرماتے یا سنتے ہیں؟

مدینہ۱۱ گھر میں مدنی ماحول بنانے کیلئے اسی رسالہ (مدنی انعامات) میں دیئے

Marfat.com

ہوئے **"گھر میں مدنی ماحول بنانے کیلئے ۱۲ مدنی پھول"** کے مطابق عمل کرتے ہیں یا نہیں؟ (جب تک پورے "۱۲" پر عمل نہیں ہوگا جواب درست نہیں ہوگا۔)

مدینہ ⑫ کیا آپ روزانہ سوتے وقت سرہانے اور سفر میں بھی سنّت کے مطابق آئینہ، سرمہ، کنگھا، سوئی دھاگہ، مسواک، تیل کی شیشی اور قینچی ساتھ رکھتے ہیں؟

مدینہ ⑬ بستر اور لباس تہ کر کے رکھتے ہیں یا نہیں؟ (بستر یا لباس پھیلا ہوا چھوڑ دیا جائے تو شیطان استعمال کرتا ہے۔)

مدینہ ⑭ گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے، مسلمانوں کو سلام کرنے کی عادت بنائی ہے یا نہیں؟

مدینہ ⑮ فیضان سنت (جدید) کے ص ۷۵۶ پر دیئے ہوئے طریقے کے مطابق (باہر اور گھر میں بھی) "پردے میں پردہ" کی عادت ڈالی ہے یا نہیں؟

مدینہ ⑯ کیا آپ روزانہ ۱۲ منٹ کسی سُنّی عالم کی لکھی ہوئی کوئی اسلامی کتاب پڑھتے یا سنتے ہیں؟

مدینہ ⑰ فیضانِ سنت کے ترتیب وار کم از کم چار صفحات کا (درس کے علاوہ) روزانہ مطالعہ

Marfat.com

فرماتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ ۱۸ آنکھوں کی حفاظت کی عادت بنانے کے لئے روزانہ سونے کے اوقات کے علاوہ کم از کم ۱۲ منٹ آنکھیں بند رکھتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ ۱۹ روزانہ کم از کم ایک بار (بہتر یہ ہے کہ سونے سے قبل) دو رکعت "صلوۃ التوبہ" پڑھ کر دن بھر کے بلکہ سابقہ ہونے والے تمام گناہوں سے توبہ کر لیتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ ۲۰ ہر پیر شریف (یا ہفتہ میں کم از کم کسی بھی ایک دن) کا روزہ رکھتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ ۲۱ آپ گھر میں کم از کم تین راتیں (پلاسٹک کی نہیں) کھجوری وغیرہ کی چٹائی پر سوتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ ۲۲ ہفتہ میں کم از کم تین بار کھانے پینے میں مٹی کی پلیٹ اور مٹی کا پیالہ استعمال فرماتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ ۲۳ کیا آپ ہر ماہ کسی سُنّی عالم (یا امامِ مسجد، مؤذِن، خادم) کو ۱۱۲ روپے یا کم از کم ۱۲ روپے نذر کرتے ہیں؟ (نابالغ اپنی ذاتی رقم نہیں دے سکتے)

مدینہ ۲۴ کیا آپ نے فیضانِ سنت "رفیقُ الحرمین" اور میرے تمام رسائل (جو آپ کو معلوم ہیں) کا مطالعہ فرمالیا ہے؟

Marfat.com

۶ مدنی انعامات کے ذریعے امیر اہلسنت نے ہم میں اخلاقی نکھار پیدا کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔

مدینہ ۱ گھر میں بھی اور باہر بھی آپ کی مسخری اور طنز کرنے کی عادت تو نہیں؟ (یہ عادتیں نکل جائیں گی جبھی جواب درست مانا جائے گا۔)

مدینہ ۲ (گھر میں یا باہر) غصہ آجانے کی صورت میں چپ سادھ کر غصہ کا علاج فرماتے ہیں یا بول پڑتے ہیں؟ (اعوذ باللہ وغیرہ پڑھ سکتے ہیں۔)

مدینہ ۳ (گھر میں یا باہر) ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ دوران گفتگو بات سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں "ہیں؟" کہتے ہیں یا "جی؟" ("جی؟" کہنا درست جواب ہے۔)

مدینہ ۴ آج کل اکثریت کا حال یہ ہے کہ دوران گفتگو بات سمجھ جانے کے باوجود، بے ساختہ لفظِ "ہیں؟" یا "کیا؟" بول کر سامنے والے کو خواہ مخواہ اپنی بات دوہرانے کی زحمت دیتے ہیں۔ خدانخواستہ آپ کی تو یہ فضول عادت نہیں؟ (اس سوال پر اچھی طرح غور کرلیں شاید آپ بھی اس عادت کا شکار ہوں گے)

مدینہ ۵ ہر چھوٹے بڑے کو (گھر میں اور باہر بھی) حتی کہ والدہ (اور اپنے بچوں اور ان کی امی) کو بھی "تو" کہہ کر مخاطب ہوتے ہیں یا "آپ" کہہ کر؟ (پیچھے سے بھی جمع کا صیغہ استعمال کریں مثلا زید آیا تھا، کہتا تھا، کھڑا ہے وغیرہ کی جگہ زید بھائی آئے تھے، کہتے تھے، کھڑے ہیں وغیرہ۔)

مدینہ ۶ قہقہہ لگانا یعنی ہنسی میں اتنی آواز نکالنا کہ دوسرا موجود ہو تو سن لے یہ سنت نہیں۔ کیا آپ قہقہہ لگاتے ہیں؟

اس طرح غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے دنیا وآخرت کی بہتری کے خواہش مند ہر مسلمان کا ان انعامات پر عمل کرنا ضروری ہے۔

Marfat.com

اسلامی بھائی توجہ فرمائیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شیطن کی پہلی کوشش یہ ہوتی ہے کہ کوئی بھی رسالہ **"مدنی انعامات"** پڑھ نہ سکے اور دل میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ یہ تو بہت ہی مشکل ہے۔ اس پر تو عمل کرنا ناممکن ہے۔ میں ۷۲ مدنی انعامات کے مطابق کس طرح عمل کرسکتا ہوں۔ پیارے اسلامی بھائیو! یہ شیطن کا خطرناک وار ہے جو ہمیں نیکیوں بھری زندگی گزارنے سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ اگر ہم کچھ توجہ دیں اور ان **"مدنی انعامات"** پر غور کریں تو ہمیں اندازہ ہوگا کہ ان کے مطابق عمل کرنا زیادہ مشکل نہیں ہے۔

کیونکہ

ہمیں روزانہ ۷۲ مدنی انعامات پر عمل نہیں کرنا بلکہ روزانہ صرف ۴۵ انعامات پر عمل کرنا ہے۔ اور دس (۱۰) انعامات تو ایسے ہیں جن پر پورے ہفتے میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے اور چار (۴) انعامات ایسے ہیں جن پر مہینے میں ایک بار عمل کرنا ہے۔ ایک انعام پر سال میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے اور بارہ (۱۲) انعامات تو ایسے ہیں جن پر زندگی بھر میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے تو پیارے اسلامی بھائیو! دیکھیں غور کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ ان انعامات کو اپنے اوپر نافذ کرنا اتنا مشکل نہیں، جتنا محسوس ہوتا ہے اگر ہم اخلاص کے ساتھ کوشش کریں تو یہ انعامات ضرور حاصل کرسکتے ہیں۔ سیدنا ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، **"جو عمل دنیا میں جتنا دشوار ہوگا ۔ بروز قیامت میزان میں اتنا ہی زیادہ وزن دار ہوگا"**۔ جب ہم ہمت کرکے عمل شروع کردیں گے تو ہوسکتا ہے ابتداء مشکل محسوس ہو مگر پھر بتدریج ان شاء اللہ عزوجل آسان ہوجائیگا۔ ہر مشکل کام کا یہی اصول ہے۔ اگر آپ آئندہ صفحے پر دیئے ہوئے مدنی طریقے کو پوری توجہ سے پڑھ کر اس کے مطابق زندگی کے شب و روز گزارنیکی کوشش فرمائیں گے تو آسانی کیساتھ ان انعامات کی برکتیں حاصل کرسکتے ہیں۔

Marfat.com

786

ضرور پڑھیے

اسلامی بھائیوں کیلئے

امیرِ اہلسنت ابو البلال مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی کے عطا کردہ ۷۲ **مدنی انعامات** پر عمل کرنیکا جذبہ رکھنے والے اسے ضرور پڑھیں۔

یومیہ انعامات	٤٥
ہفتہ وار انعامات	١٠
ماہانہ انعامات	٤
سالانہ انعام	١
عمر بھر کے انعامات	١٢
کل انعامات	٧٢

یہ تمام امور عمل نبوی کرم سے ممکن ہے

امیرِ اہلسنت فرماتے ہیں جو کوئی اِن مدنی انعامات کے مطابق اِخلاص کے ساتھ اللہ عزوجل کی رضا کیلئے عمل کریگا تو وہ ان شاءاللہ عزوجل اللہ عزّوجلّ کا ولی بن جائیگا۔ اور آپ اس کے لئے دُعا فرماتے ہیں کہ یاربِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو تیری رِضا کیلئے ان مدنی انعامات کے مطابق عمل کرے اسے اس سے پہلے مَوت نہ دے جب تک وہ جَلِ مدینہ کی سَعادت حاصل نہ کرلے۔

(کاش! کہ ہم اپنا روزانہ کا معمول اس طرح بنالیں)

اللہ عزوجل و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم سے روزانہ رات میں اگر ہم ① دو رکعت صلوٰۃ التوبہ پڑھ کر ہر وقت ② باوُضُو رہنے کی نیّت کے ساتھ ③ تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا (۳۳ مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ، ۳۳ مرتبہ اَلحَمْدُ لِلّٰہ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَر) اور آیۃ الکرسی پڑھ کر یکسوئی کے ساتھ ④ فکرِ مدینہ ("فکرِ مدینہ" میں "مدنی انعامات" کے مطابق آج کہاں تک عمل ہوا نیز سفرِ مدینہ، خاتمہ بالخیر، احوالِ قبر وحشر وغیرہ پر غور کرنا ہے) کرتے ہوئے اپنے سرہانے ⑤ سنّت بکس جس میں (آئینہ، سُرمہ، کنگھا، سوئی دھاگہ، مسواک، تیل کی شیشی

Marfat.com

اور قینچی) موجود ہو سفر میں بھی ساتھ لے جانے کی نیت کے ساتھ رکھ کر سو جائیں اور نیند سے بیدار ہونے پر (۶) بستر اور لباس ھمیشہ تہہ کرکے رکھنے کی نیت کے ساتھ تہہ کرلیں پھر کاش ھم (۷) تحیۃ الوُضو کی نیت کیساتھ (۸) تہجد ادا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو (۹) صدائے مدینہ آسانی سے لگانے کی سعادت حاصل کرسکتے ہیں پھر مسجد میں داخل ہوں (فجر کی سنّتوں میں تحیۃ المسجد بھی آگئی۔ صبحِ صادق سے لے کر طُلوعِ آفتاب تک نَفل نہیں پڑھ سکتے) اور (۱۰) پہلی صف میں نمازِ فجر ادا کریں بعد فرض، تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا اور آیۃ الکرسی پڑھ لیں ہوسکے تو بعدِ نماز (۱۱) فیضانِ سنت سے درس ہو اور کم از کم دو اسلامی بھائیوں کو (۱۲) مدنی قافلے کی ترغیب دلانے کی کوشش کریں پھر (۱۳) عِمامہ شریف، زُلفیں، سنّت کے مطابق آدھی پنڈلی تک (سفید) کُرتا، سامنے کی جیب میں نُمایاں مسواک اور ٹخنوں سے اونچے پائنچوں پر سارے دن عمل کی نیتوں کا عَزم لئے (۱٤) کم از کم ایک رکوع کنز الایمان شریف بمع ترجمہ و تفسیر اور (۱۵) چار صفحات فیضانِ سنت کے پڑھنے یا سننے کا سلسلہ (۱٦) پردے میں پردہ کا اہتمام کرتے ہوئے رکھیں (۱۷) شجرہ شریف سے چند اَوراد بھی پڑھ لیں جب تک مسجد میں رہیں تو (۱۸) ضروری گفتگو بھی کم سے کم الفاظ میں کریں اور لکھ کر یا اشارہ سے بات کرتے ہوئے (۱۹) نظریں جھکا کر رکھنے کی کوشش فرمائیں پھر (۲۰) اشراق و چاشت ادا فرمالیں۔

جیسا کہ (فیضانِ سنت میں امیرِ اہلسنت نقل کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "کہ جو فجر کی نماز باجماعت پڑھ کر ذکر اللہ

Marfat.com

عزّوجل کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر دو رکعتیں پڑھے تو اسے پورے حج وعُمرہ کا ثواب ملیگا۔ سبحٰن اللہ کتنا آسان نسخہ ہے حج و عمرہ کا ثواب لوٹنے کا پھر بھی جو سُستی کرے تو مقدّر ہی کی بات ہے۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم عموماً نماز اشراق ادا کر کے ہی مسجد شریف سے دولت خانے پر تشریف لے جاتے تھے کبھی کبھی ہمیں بھی بلکہ ہمیشہ ہی اس سنّت کو ادا کرنا چاہئے)

الحمد للہ عزوجل امیرِ اہلسنت نے کیسی پیاری حکمت کے ساتھ ہمیں **مدنی انعامات** کے ذریعے نماز اشراق تک رکنے کی میٹھی سنت ادا کرنے اور حج و عمرہ کا ثواب حاصل کرنے کا آسان طریقہ عطا فرمایا ہے۔ (۲۱) پھر نظریں نیچی کئے ہوئے گھر پہنچیں اور (۲۲) گھر میں مدنی ماحول بنانے کیلئے ۱۲ مدنی پھولوں کے مطابق باآواز بلند سلام کریں اور والدین کو آتا دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں اور ان کے سامنے آواز پست رکھیں نظریں جھکائے والد کے ہاتھ اور والدہ کے پاؤں چوم لیں ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خلافِ شرع نہ ہو فوراً کر ڈالیں گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار پڑے زبان ہرگز نہ چلائیں ممکن ہو تو گھر میں صبح ہی صبح فیضانِ سنت سے درس ضرور دیں اور اپنے گھر والوں کی دنیا اور آخرت کی بہتری کیلئے دل سوزی کے ساتھ دعا بھی کرتے رہیں، (۲۳) غصہ آجانے کی صورت میں چُپ سادھ لینا، (۲۴) چھوٹے بڑے کیساتھ گفتگو سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں "جی" کہنے کی عادت ڈالنا، (۲۵) بات سمجھ آنے کے باوجود اچانک "ہیں" یا "کیا" بول پڑنے کی فضول عادت نکالنا، (۲۶) نامحرم رشتہ داروں نیز بھابھی سے بھی شرعی پردہ کرنا، (۲۷) فضول بات منہ سے نکل جانے پر نادم ہو کر دُرود شریف پڑھ لینا،

Marfat.com

(۲۸) روزانہ سونے کے علاوہ کم از کم بارہ منٹ آنکھیں بند رکھنا، (۲۹) گاڑی میں سفر کرتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھنے کی عادت نکالنا، (۳۰) مذاق مسخری، طنز (۳۱) اپنے گھر کے برآمدوں سے بلاضرورت باہر اور کسی کے دروازوں وغیرہ سے ان کے گھروں کے اندر جھانکنے کی عادت نکالنا، (۳۲) گھر میں اور باہر بھی تُو تکار سے گفتگو کرنے اور (۳۳) قہقہہ مارنے کی عادت نکالنے کی پکّی نیّت کے ساتھ مدرسے، اسکول، کالج، دوکان، یا ڈیوٹی وغیرہ پر جاتے ہوئے راستے میں (۳۴) عام مسلمانوں کو سَلام کرتے ہوئے نیچی نگاہیں کئے دُرود پاک پڑھتے ہوئے پہنچیں تو ان شآءَ اللہ عزوجل تقریباً ۱۲ منٹ میں (۳۵) کم از کم ۳۱۳ بار درود شریف پڑھنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں اسطرح ھم تھوڑی سی توجہ دینے سے اپنے دن کا آغاز اللہ عزّوجل اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کیلئے امیرِ اہلسنت کی خواہش کیمطابق کر سکیں گے اور ان شآءَ اللہ عزوجل ان کے عطا کردہ **مدنی انعامات** میں سے ۳۵ انعامات دن کے شروع ہوتے ہی حاصل کرنے میں کامیاب ہوں جائیں گے۔

واسطہ میرے پیرومرشد کا مجھ کوتو متقی بنا یارب عزوجل

پھر پورے دن بقیہ ۱۰ انعامات پر عمل کرنے کیلئے یاد رکھے (۳۶) ظہر، عصر اور عشاء کی سنّت قبلیہ (۳۷) ظہر، مغرب اور عشاء کے نوافل (۳۸) ھمیشہ تمام نمازیں خُشُوع و خُضُوع کی سعی کے ساتھ (۳۹) اور دُعا بھی پورے آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔ (۴۰) روزانہ بلا ناغہ (بالغان کے) مدرسۃ المدینہ میں پڑھنے یا پڑھانے کا سلسلہ، (۴۱) کم از کم ۱۲ منٹ کسی سُنّی عالم کی کوئی

Marfat.com

اسلامی کتاب کا مطالعہ (۴۲) عشاء کی جماعت کے وقت سے دو گھنٹے کے اندر اندر گھر پہنچنا ان تمام باتوں پر خصوصی توجہ کریں اور انہیں اپنے معمولات میں لانے کی کوشش فرمائیں۔

ہو سکے تو روزانہ مغرب سے عشاء کے درمیان (۴۳) بعد مغرب صلوۃ الاوابین (۴۴) اور سورۃ الملک پڑھنے کے ساتھ (۴۵) کم از کم چار مرتبہ تو لکھ کر گفتگو کر ہی لیں تاکہ آئندہ مغرب تک مزید آسانی سے کئی مرتبہ لکھ کر گفتگو کرنے میں کامیاب ہو سکیں (پہلی صف میں نماز، تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا، آیۃ الکرسی، پردے میں پردہ کا اہتمام اور دیگر معمولات پورے دن کرنے پر ہی سوال پر عمل مانا جائے گا البتہ آغاز ان مدنی انعامات کا ہو جائے گا۔)

اسطرح ہم روزانہ کے مکمل ۴۵ انعامات حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے۔ تمام ذمہ داران کو چاہئے کہ اس مدنی طریقے کو تمام مساجد میں نافذ کرنے کی کوشش فرما کر اسکی خوب خوب برکتیں حاصل کریں امید ہے ہم سب مدنی انعامات کی دھوم مچانے والوں میں اپنے آپ کو ضرور شامل رکھیں گے ان شاء اللہ عزوجل

کاش ہم اپنا ہفتہ وار معمول کچھ اسطرح بنالیں

تمام اسلامی بھائی ہفتہ وار ۱۰ انعامات حاصل کرنے کیلئے (۱) کم از کم ہر پیر شریف کو "**نیکی کی دعوت**" میں ضرور شرکت فرمائیں یا کسی بھی دن علاوہ یوم تعطیل اس کے لئے وقت نکالیں (۲) اسی طرح پیر شریف یا ہفتے میں کسی بھی ایک دن روزہ رکھ لیں اور کم از کم شب پیر چھ کلمے، ایمان مفصل اور ایمان مجمل ضرور پڑھ لیں تاکہ یہ ہمیں یاد رہیں۔ ہفتہ بھر میں (۳) کم از کم

Marfat.com

تین بار مٹی کے برتن میں کھانا کھانے اور ④ کم از کم تین بار کھجور کی چٹائی پر سونے کا اہتمام فرمائیں۔ ⑤ ہفتہ وار اجتماع میں حَتَّی الْاِمْکان نگاہیں نیچی کیے مکمل بیان ذکر و دعا اور صلوٰۃ و سلام میں شرکت فرمائیں اور بیان کے اَہم نِکات بھی ڈائری میں ضرور نوٹ کریں پھر ⑥ کم از کم چار اسلامی بھائیوں سے مُلاقات اور کم از کم ایک کا پتا و فون نمبر ضرور لیں ⑦ اور ساری رات اِعْتِکاف بھی فرمائیں پھر ⑧ دوسرے دن عصر تا مغرب مسجد میں اِعْتِکاف بھی کریں اور ⑨ کم از کم کسی بھی ایک دن ایک بیان کی کیسٹ بیٹھ کر توجّہ سے سن لیں۔ (زہے نصیب ہفتہ وار کیسیٹ اجتماع شروع ہو جائے۔) ہر ہفتے (بروز بدھ) ⑩ کم از کم ایک مکتوب ضرور تحریر کریں (جس کیلئے مدرسے میں پیڈ، لفافے اور تربیتی شہر/گاؤں کے اسلامی بھائیوں کے پتے اور فون نمبرز کی ڈائری مہیا ہو کہ اس کا تحریری کام میں بہت اہم کردار ہے) جو نہیں لکھ سکتے یا جنہیں خط لکھنے کا طریقہ نہیں آتا انہیں طریقہ سکھائیں یا مختصر اور جامع انداز میں لکھ کر دیں اسلامی بھائیوں میں یہ عادت ڈالنا بہت ضروری ہے مکتوبات لکھنے یا لکھوانے کے معاملے میں اکثر اسلامی بھائی بُہُت گھبراتے ہیں جبکہ اسکے بہت جَلد اور اچھے نتائج نکلتے ہیں مدرسے میں ایک اسلامی بھائی کی مدنی ڈیوٹی ہو کہ وہ دوسرے ہی دن فوراً تمام مکتوبات پوسٹ کر دے۔

کاش ہم ہر ماہ اور ۱۲ ماہ میں ایک بار کچھ اسطرح کرلیں

ھمیں ہر ماہ میں چار اور سال میں ایک انعام پر عمل کرنا ہے تمام ذمہ داران اپنی مساجد میں ① ہر مدنی ماہ کے پہلے جُمُعہ کو ہو سکے تو ہر بالغ اسلامی بھائی ۱۱۲ یا کم از

~~68743~~ 86293

Marfat.com

کم ۱۲ روپے کسی سنّی عالم، امامِ مسجد، مؤذّن یا خادم کو نذر کرے۔ (اجتماعی طور پر نذر نہ کریں) پھر ② اس رسالہ کے آخر میں دیئے ہوئے ۱۲ مدنی پھول اور علاقائی دورے کا طریقہ برائے نیکی کی دعوت پر مشتمل چار ورقی پمفلٹ مکمّل پڑھ کر سنائیں اور اسکی اھمیّت کو اُجاگر کریں اور ③ تمام اسلامی بھائیوں کا ہر ماہ تین دن (جہاں چار دن کا قافلہ ہے وہاں ہر دوسرے ماہ چار دن) کے سفر کیلئے مکمل ذہن بنائیں اور نام و پتے بھی نوٹ کریں بلکہ ④ کم از کم ایک اسلامی بھائی کو قافلے میں سفر کیلئے ضرور تیار کریں اور خود بھی اس ماہ سفر کی پکّی نیت کرلیں اور لازمی سفر بھی کریں کہ امیر اہلسنت فرماتے ہیں کہ " **تربیتی قافلے دعوتِ اسلامی کیلئے ریڑھ کی ھڈّی کی حیثیت رکھتے ھیں اور "علاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت" قافلے چلانے کی مشین ھے ۔** "

اسطرح تھوڑا سا دھیان دینے سے ماہانہ چار انعامات پر پہلے ہفتہ ہی میں عمل کرنے کا موقع مل جائے گا اور پورے مہینے ان چار انعامات کیلئے ان شآء اللہ شیطان TENTION نہیں ڈال سکے گا کہ ابھی ھمیں عمل کرنا ہے کیونکہ اکثر کا آج کل آج کل ہی میں پورا مہینہ گزر جاتا ہے اور نیکی کی دعوت کا پرچہ دوبارہ مدنی پھول نہیں پڑھ پاتے۔ اسلئے ماہانہ اس نشست سے انعامات پر عمل میں آسانی کے ساتھ ساتھ تنظیمی طور پر بھی بہت فائدہ حاصل ہوگا۔ پھر بارہ ماہ میں ۳۰ دن کیلئے سفر کی بھی نیت کریں کہ نیت کرتے ہی ثواب فوراً لکھ دیا جاتا ہے ذمّہ دار اپنا نام لکھوانے کے ساتھ ساتھ نئے اسلامی بھائیوں کو بھی رغبت دلا کر تیار کریں۔

Marfat.com

کاش ہم عمر بھرمیں ایک بار کچھ اسطرح کرلیں

زندگی بھر میں جن ۱۲ انعامات پر عمل کرنا ہے اس میں آسانی کیلئے روزانہ مدرسے میں کچھ دیر مُندرَجہ ذَیل طریقے کے مطابق سیکھنے سکھانے کے سلسلے کا اگر اہتمام فرمائیں توان شاء اللہ عزوجل اسکی برکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے ① ایک یا چند سے دوستی گانٹھنے سے بچنا ② مرکز کی اِطاعت ہر صُورت میں کرنا، ③ کسی ذمہ داریا عام اسلامی بھائی سے اختلاف کی صورت میں دوسروں پر اظہار نہ کرنا، ④ سلام کا جواب اور چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کے جواب یَرحَمُكَ اللہ اتنی آواز سے کہنا کہ وہ سُن لے اور گناہ ہوتے ہی فوراً توبہ کرکے آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرنے کی پکی نیّت کیساتھ ⑤ اذان اسکے بعد کی دعاء، اقامت، سورۃ فاتحہ، قران شریف کی آخری دَس سورتیں، دعائے قُنوت، التَّحیات، دُرودِ ابراھیم اور کوئی ایک عَرَبی دُعا اور ⑥ چھ کلمے ایمان مفصل، ایمان مجمل، تَلبِیہ (یہ سب ترجمہ کیساتھ) ⑦ اور بالغ، نابالغ اور نابالغہ کے جنازے کی دعائیں صحیح مخَارِج کے ساتھ زَبانی سکھانے کا اہتمام فرمائیں ⑧ دُرُست مخارج کے ساتھ کم از کم ایک بار قران پاک ناظرہ ختم کرنے کیلئے مدرسے میں ضرور وقت دیں اسکے لئے باقاعدہ نشست میں شرکا کی روزانہ حاضری لیجائے اور انہیں پابند کیا جائے تاکہ تمام اسلامی بھائی اس سے صحیح طرح مستفیض ہو سکیں۔ مدرسے کے اندر ⑨ تمہید الایمان، حسّام الحرمین، رفیق الحرمین، ⑩ تمام رسائل، مدنی گلدستہ اور بہارِ شریعت لازمی طور پر مہیا کریں اور روزانہ نشست کے ذریعے ⑪ بہار شریعت حصہ ۹ سے مُرتَد کا بیان، حصہ ۲ سے نَجاستوں کا بیان اور کپڑے پاک کرنیکا طریقہ، حصہ ۱۶ سے جھوٹ، غیبت، چغلی، بغض وحسد، تکبُّر، والدین کے حقوق کا بیان، اور شادی شدہ اسلامی بھائی حصہ ۷ سے مُحَرمات کا بیان اور حُقوقُ الزَّوجَین، حصہ ۸ سے بچوں کی پرورش کا بیان، طلاق کا بیان، ظہار کا بیان، طلاق کے کِنایہ کا بیان، ضرور پڑھ لیں۔ اور ⑫ رسائل عطاریہ حصہ اول سے اپنے وُضو غُسل اور

مکہ مدینہ بقیع مکہ

نماز درست کریں اور مذکورہ کتب کو پڑھنے یا سننے کا سلسلہ کریں اگر ہم صحیح تو جہ سے سیکھنے سکھانے کا سلسلہ رکھنے میں کامیاب ہوگئے تو ان شاءاللہ عزوجل ان ۱۲ مدنی انعامات پر عمل کرنے کی سعادت حاصل کرلیں گے ۔ان ۱۲ مدنی انعامات کو حاصل کرنے والوں کیلئے یہ مدنی گلدستہ صرف "۶۰ انعامات" کارہ جائے گا اور جو چیزیں سالوں سے ہمیں معلوم نہ تھیں اور یاد نہ ہو سکی تھیں وہ امیرِ اہلسنت کی حکمت کے تحت ملنے والے مدنی انعامات کی برکت سے ہم سیکھنے اور یاد کرنے میں کامیاب ہو سکیں گے اس لئے تمام ذِمّہ داران کو چاہئے کہ اس طریقہ کو تمام مدرسوں میں لازمی طور پر رائج کرنے کی کوشش فرما کر اسکے اسباق کو مکمل کریں

یاد کرنے کا مدنی نصاب

۱۔اذان ۲۔اذان کے بعد کی دعاء ۳۔اقامت ۴۔سورۂ فاتحہ ۵۔آخری دس سورتیں ۶۔دعائے قنوت ۷۔التحیات ۸۔درود ابراہیم ۹۔ایک عربی دعاء ۱۰۔چھ کلمے (ترجمہ کے ساتھ) ۱۱۔ایمان مفصّل ۱۲۔ایمان مُجمَل (ترجمہ کے ساتھ) ۱۳۔بالغ کے جنازے کی دعاء ۱۴۔نابالغ کے جنازے کی دعاء ۱۵۔نابالغہ کے جنازے کی دعاء ۱۶۔تکبیرِ تشریق (ایام تشریق) ترجمہ کے ساتھ)

پڑھنے کا مدنی نصاب

۱۔تمہید الایمان ۲۔حسام الحرمین ۳۔رفیق الحرمین ۴۔تمام رسائل ۵۔بہارِ شریعت حصہ ۹ سے مُرتد کا بیان، حصہ ۲ سے نجاستوں کا بیان، کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، حصہ ۱۶ سے جھوٹ کا بیان، غیبت کا بیان، چغلی کا بیان، بغض و حسد کا بیان، تکبّر کا بیان، والدین کے حقوق کا بیان۔ درست مخارج کیساتھ ایک بار قرآن پاک ناظرہ پڑھنا (شادی شدہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کیلئے) بہارِ شریعت حصہ ۷ سے محرمات کا بیان اور حقوق الزوجین حصہ ۸ سے بچوں کی پرورش کا بیان، طلاق کا بیان، ظہار کا بیان، اور طلاق سے کنایہ کا بیان

Marfat.com

نگاہوں کی حفاظت اور فضول گوئی سے بچنے کا مدنی طریقہ

امیرِ اہلسنت فرماتے ہیں کہ مُکاشفۃُ القُلوب میں ہے، "جس نے اپنی آنکھ کو حرام سے پُر کیا اللہ عزوجل بروزِ قیامت اُس کی آنکھ کو آگ سے بھر دے گا۔" ① نگاہوں کو قابو کرنے کیلئے قُفلِ مدینہ کے عینک کا استعمال مفید ہے اسے بنانے کا طریقہ یہ ہے دونوں GLASSES کے اوپری ایک تہائی (1/3) حصہ کی گرینڈر سے گھسائی کروالیں۔ یا اتنے حصہ پر ٹیپ لگالیں۔ ② اسکی عادت بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ابتداءً چار دن صرف ۱۲ منٹ پہنیں پھر رفتہ رفتہ وقت بڑھاتے جائیں پیارے اسلامی بھائیو! اس مدنی انداز سے نِگاہ کی حفاظت بزرگوں کا طریقہ رہا ہے کہ شیخ شہابُ الدین سُہروردی نے (نگاہوں کو قابو کرنے کیلئے) چالیس سال آنکھوں پر پٹی باندھ کر رکھی تھی۔ حضرت مولینا حسن رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں۔

آنکھ اٹھتی تو میں جھنجلا کے پلک سی لیتا
دل بگڑتا تو میں گھبرا کے سنبھالا کرتا

(ذوق نعت)

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، "جو چُپ رہا اس نے نجات پائی۔" (ترمذی) ① خاموش رہنے کیلئے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مُنہ

Marfat.com

میں پتھر لئے رہتے تھے۔ہو سکے تو آپ بھی سنّتِ صدیقی ادا کرتے ہوئے روزانہ کم از کم ۱۲منٹ منہ میں اتنے حجم کا پتھّر رکھئے کہ اسے باہر نکالے بغیر گفتگو کرنا ممکن نہ رہے۔ پتھّر کو روزانہ دُھو لیا کریں پتھّر میں معمولی سی بھی شِکستگی نہ ہو ورنہ مَیل جمع ہوگا اور ایسا پتھّر منہ میں رکھنا مُضِرِ صحت ہے۔② ممکن ہے آپ کیلئے خاموشی کی عادت ڈالنا کٹھن ثابت ہو مگر ہمّت نہ ہاریں ۔بار بار کوشش کریں ۔ہوسکتا ہے کسی ایک دن فضول گوئی سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں مگر پھر کئی روز تک خاموشی نصیب نہ ہو مگر پھر کوشش کریں......پھر کوشش کریں......ان شآء اللہ عزوجل کبھی تو کامیابی حاصل ہو ہی جائے گی ۔

کچھ ایسی توجّہ ہو عطا ہے کی یارب عزوجل
کم بولوں نگاہوں کو مری جو کہ جھکا دے

مزید معلومات کیلئے رسالہ مدنی انعامات کے صفحہ نمبر ۱۴ تا ۱۷ کا مطالعہ فرمائیں۔

Marfat.com

اسلامی بہنیں توجہ فرمائیں

اسلامی بہنو! شیطن کی پہلی کوشش یہی ہوتی ہے کہ وہ "**مدنی انعامات**" کا رسالہ پڑھنے ہی نہ دے اور دل میں یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ یہ تو بہت مشکل ہے اس پر عمل کرنا تو ناممکن ہے میں "۶۳" انعامات پر کیسے عمل کروں گی۔

اسلامی بہنوں! یہ شیطن کا خطرناک وار ہے جو ہمیں نیکیوں بھری زندگی گزارنے سے محروم کرنا چاہتا ہے اگر کچھ توجّہ دیں اور اِن مدنی انعامات پر غور کریں تو اندازہ ہوگا کہ ان انعامات کے مطابق عمل کرنا اتنا مشکل نہیں۔

کیونکہ!

روزانہ ۶۳ انعامات پر عمل نہیں بلکہ روزانہ صرف ۴۰ انعامات پر عمل کرنا ہے۔ "چھ" ۶ انعامات تو ایسے ہیں جن پر پورے ہفتے میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے۔ تین ۳ انعامات ایسے ہیں جن پر پورے مہینے میں صرف ایک بار عمل کرنا ہے۔ ایک انعام پر پورے ایک سال میں عمل کرنا ہے اور تیرہ ۱۳ انعامات ایسے ہیں جن پر تو زندگی بھر میں صرف ایک ہی بار عمل کرنا ہے۔

اسلامی بہنو! دیکھیں! غور کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ اِن انعامات کو اپنے اُوپر نافذ کرنا اتنا مشکل نہیں ہے جتنا محسوس ہوتا ہے اگر آپ اِخلاص کے ساتھ کوشش کریں تو یہ انعامات آپ یقیناً حاصل کرسکتی ہیں۔ سیّدنا ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جو عمل دنیا میں جتنا دُشوار ہوگا۔ بروزِ قیامت میزان میں اتنا ہی زیادہ وَزن دار ہوگا۔ جب آپ ہمّت کرکے عمل شروع کردیں گی تو ہوسکتا ہے ابتداءً مشکل محسوس ہو مگر پھر بتدریج ان شآء اللہ عزوجل آسان ہوجائیگا۔ ہر مشکل کام کا یہی اُصول ہے اگر آپ آئندہ صفحے پر دیئے ہوئے مَدنی طریقے کو پوری توجّہ سے پڑھیں اور اس طریقے کیمطابق زندگی کے شب وروز گزارنے کی کوشش کریں تو آسانی کیساتھ اِن انعامات کی برکتیں حاصل کرسکتی ہیں۔

Marfat.com

۷۸۶

ضرور پڑھئے

اسلامی بہنوں کیلئے

امیرِ اہلسنت ابو البلال مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کے عطا کردہ **۶۳ مدنی انعامات** پر عمل کرنیکا جذبہ رکھنے والی اسلامی بہنیں اسے ضرور پڑھیں۔

یومیہ انعامات	۴۰
ہفتہ وار انعامات	۶
ماہانہ انعامات	۳
سالانہ انعام	۱
عمر بھر کے انعامات	۱۳
کل انعامات	۶۳

بنتا میری ہر عمل تیری کرم سے مدنی.....

امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں جو کوئی ان "**مدنی انعامات**" کے مطابق اخلاص کے ساتھ اللہ عزوجل کی رضا کیلئے عمل کریگی تو وہ ان شاء اللہ عزوجل ولیہ بن جائے گی۔اور آپ اس کیلئے دُعافرماتے ہیں کہ یاربِ مصطفےٰ عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم جو تیری رضا کیلئے اِن مدنی انعامات کے مطابق عَمل کرے اسے اِس سے پہلے مَوت نہ دے جب تک وہ جَلِ مدینہ کی سَعادت حاصل نہ کرلے۔

کاش !اپنا روزانہ کا معمول اس طرح بنالیں

اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کے کرم سے روزانہ رات میں اگر سونے سے پہلے۔(۱) دو رَکعت صلوٰۃ التوبہ پڑھ کر۔(۲) ہر وقت باوُضُو رہنے کی نیت کے ساتھ (۳) تسبیحِ فاطمہ رضی اللہ عنہا (۳۳ بار سُبحٰن اللہ (عزوجل) ۳۳ بار اَلحمدُ لِلہ (عزوجل)، ۳۴ مرتبہ اَللہُ اَکبر (عزوجل))اور آیۃ الکرسی پڑھ لیں اور یکسوئی

Marfat.com

کے ساتھ (۴) فکرِ مدینہ (فکرِ مدینہ میں مدنی انعامات کے مطابق آج کہاں تک عمل ہوا۔ نیز سفرِ مدینہ، خاتمہ بالخیر، اَحْوالِ قبر و حشر وغیرہ پر غور کرنا ہے۔) کرتے ہوئے اپنے سرہانے (۵) سنّت بکس جس میں (آئینہ، سرمہ، کنگھا، سوئی دھاگہ، مسواک، تیل کی شیشی اور قینچی) موجود ہو سفر میں بھی ساتھ لے جانے کی نیت کے ساتھ رکھ کر سوجائیں اور (۶) نیند سے بیدار ہونے پر بستر اور لباس ہمیشہ تہہ کرکے رکھنے کی نیت کے ساتھ تہہ کریں پھر کاش آپ (۷) تحیّۃ الوُضُو کی نیّت کے ساتھ (۸) تہجّد ادا کرنے میں کامیاب ہوجائیں (۹) اور (باری کے دنوں کے علاوہ) پانچوں وقت کی نمازیں پابندی کے ساتھ اَدا کرنے کی نیّت کے ساتھ نمازِ فجر ادا کریں بعد فرض تسبیحِ فاطمہ اور آیۃ الکرسی پڑھ لیں پھر بعدِ فجر (یا کسی اور نماز کے بعد) (۱۰) درس دیں یا سُنیں۔ (باری کے دنوں میں آیاتِ قرآنی اور ترجمے کو پڑھے بغیر اور آگے پیچھے چھُوئے بغیر درس دینا جائز ہے۔) پھر (۱۱) کم سے کم ایک رکوع کنزالایمان شریف مع ترجمہ و تفسیر (۱۲) اور چار صفحات فیضانِ سنت کے پڑھنے یا سننے کا اہتمام رکھیں۔ (۱۳) شجرہ شریف سے چند اَوراد بھی پڑھ لیں۔ اس دوران ضرورت پڑنے پر (۱۴) ضروری گفتگو بھی کم سے کم الفاظ میں کرتے ہوئے (۱۵) نظریں جھکا کر رکھنے کی کوشش فرمائیں پھر (۱۶) اشراق

Marfat.com

وچاشت ادا فرمالیں۔(فیضانِ سنت میں امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا"جو فجر کی نماز باجماعت پڑھ کر ذکر اللہ عزوجل کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب بلند ہوگیا پھر دو رکعتیں پڑھے تو اسے پورے حج وعُمرہ کا ثواب ملے گا۔" سبحٰن اللہ عزوجل کتنا آسان نسخہ ہے حج وعُمرہ کا ثواب لوٹنے کا، پھر بھی جو سُستی کرے تو مقدّر ہی کی بات ہے۔)

استقامت دین پر یا مصطفےٰ کردو عطا صلی اللہ علیہ والہٖ واصحابہ وسلم بہر خباب وبلال وآلِ یاسر یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

الحمدللہ عزوجل امیر اہلسنت نے کیسی پیاری حکمت کیساتھ آپکو ان مدنی انعامات کے ذریعے نمازِ اِشراق ادا کرنے اور حج وعُمرہ کا ثواب حاصل کرنے میں آسانی عطا فرمائی ہے۔جب بھی شرعی اجازت سے باہر نکلیں تو ہمیشہ (۱۷) شرعی پردے کے ساتھ (مدنی برقع شرعی پردے کا بہترین ذریعہ ہے۔)(۱۸)اور دَستانے اور جُرابیں پہنیں (دستانے اور جرابوں سے کھال کی رنگت نہیں جھلکنی چاہئے)(۱۹) نظریں نیچی کئے ہوئے ہی ہر جگہ پہنچیں اور واپسی میں جب گھر آئیں تو(۲۰) گھر میں مدنی ماحول بنانے کیلئے ۱۲ مدنی پھولوں کے مطابق (باآوازِبُلند سَلام کریں اور والدین کو آتا دیکھ کر تعظیماً کھڑی ہوجائیں اور ان کے سامنے آواز پَست رکھیں. نظریں جھکائے والدہ

Marfat.com

کے ہاتھ یا پاؤں چوم لیں، ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خلافِ شرع نہ ہو فوراً کرڈالیں، گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار پڑے زبان ہر گز نہ چلائیں، ممکن ہو تو گھر میں صُبح ہی صبح فیضانِ سنّت سے دَرْس ضرور دیں اور اپنے گھر والوں کی دُنیا اور آخرت کی بہتری کیلئے دل سوزی کے ساتھ دُعا بھی کرتی رہیں۔ (شادی شدہ اسلامی بہنیں جو سُسرال میں رہتی ہیں وہ جہاں گھر کا ذکر ہے وہاں سسرال اور جہاں والدین کا ذکر ہے وہاں وہی حسنِ سلوک سَاس کے ساتھ بجالائیں۔) پھر (۲۱) گھر کے مدنی منّوں کو بہلانے یا ڈرانے کیلئے جھوٹ بولنے کی عادت نکالنا (۲۲) غصہ آجانے کی صُورت میں چُپ سادھ لینا (۲۳) چھوٹے بڑے کیساتھ گفتگو سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں "جی کہنے" کی عادت ڈالنا (۲۴) بات سمجھ میں آنے کے باوجود اچانک "ہیں" یا "کیا" بول پڑنے کی فُضول عادت نکالنا (۲۵) نامُحْرَم رشتہ داروں نیز دیور وجیٹھ سے بھی شَرعی پردہ کرنا (۲۶) فُضول بات منہ سے نکل جانے پر نادم ہوکر دُرود شریف پڑھ لینا، (۲۷) روزانہ کم از کم بارہ^۱۲ منٹ (سونے کے علاوہ) آنکھیں بَندر کھنا، (۲۸) گاڑی میں سفر کرتے ہوئے اِدھر اُدھر دیکھنے کی عَادت نکالنا، (۲۹) مذاق مسخری، طنز (۳۰) اپنے گھر کے برآمدوں سے بلا ضرورت باہر اور کسی کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر

Marfat.com

جھانکنے کی عادت نکالنا ، (۳۱) گھر میں اور باہر بھی تُو تکار سے گفتگو کرنے (۳۲) اور قہقہہ مارنے کی عادت نکالنے کی پکی نیّت کے ساتھ شرعی اجازت سے ہر جگہ جاتے ہوئے نیچی نگاہیں کیے درود پاک پڑھتے ہوئے پہنچا کریں۔ تو (۳۳) ان شآء اللہ عزوجل تقریبا ۱۲ منٹ میں کم از کم ۳۱۳ بار درود شریف پڑھنے میں کامیاب ہوسکتی ہیں اسطرح آپ تھوڑی سی توجہ دینے سے اپنے دن کا آغاز اللہ عزوجل اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی رِضا کیلئے امیرِ اہلسنت کی خواہش کے مطابق کرسکیں گی۔ اور ان شآء اللہ عزوجل اِن کے عطا کردہ "مدنی انعامات" میں سے "۳۳" انعامات دِن کے شُروع ہوتے ہی حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائیں گی۔

واسطہ میرے پیرومرشد کا مجھ کو تو متّقی بنا یارب عزوجل

پھر پورے دن بقیہ ۷ انعامات پر عمل کرنے کیلئے یاد کرکے (۳۴) ظہر ، مغرب اور عشاء کے نوافل (۳۵) ہمیشہ تمام نمازیں خُشُوع وخُضُوع کے ساتھ (۳۶) اور دُعاء اسکے پورے آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے (۳۷) اور کم از کم ۱۲ منٹ کسی سُنّی عالم کی کوئی اسلامی کتاب کا مطالعہ۔ ان تمام باتوں پر خصوصی توجہ دیں اور انہیں اپنے معمولات میں لانے کو کوشش کریں۔ (ہوسکے تو روزانہ مغرب سے عشاء کے درمیان (۳۸) بعد مغرب

Marfat.com

نوافل اوّابین اور ۳۹ سورۃُ الملک پڑھ لیں پھر ۴۰ کم از کم چاؔر مرتبہ تو لِکھ کر گفتگو کرہی لیں تاکہ آئندہ مغرب تک مزید آسانی سے کئی مرتبہ لکھ کر گفتگو کرنے میں کامیاب ہوسکیں) پانچوں نمازیں، تسبیحِ فاطمہ رضی اللہ عنہا، آیۃُ الکرسی، پردے کا اہتمام اور دیگر معمولات پورے دن ہونے پر ہی سوالات پر عمل مانا جائے گا۔ البتہ آغاز اِن مدنی انعامات کا ہوجائیگا۔ اسطرح آپ روزانہ کے مکمل "۴۰" انعامات حاصل کرنے میں ان شآء اللہ عزوجل کامیاب ہوسکیں گی۔ تمام علاقائی نگران اور ذِمّہ داراسلامی بہنوں کو چاہئے کہ اِس مدنی طریقے کو تمام علاقے اور ذمّہ داروں میں نافذ کرنیکی کوشش فرماکر اِسکی خُوب خُوب برکتیں حاصل کریں امّید ہے آپ سب مدنی انعامات کی دھوم مچانے والیوں میں اپنے آپ کو ضرور شامل رکھیں گی۔ (ان شآء اللہ عزوجل)

کاش ہم اپنا ہفتہ وار معمول اسطرح بنالیں

تمام ہی اسلامی بہنیں ہفتہ وار چھ ۶ انعامات حاصل کرنے کیلئے ہفتہ میں ۱ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر چاؔر اسلامی بہنوں سے ملاقات کرکے ان میں سے کم از کم ایک کا نام وپتا نوٹ کرلیں اور بعد میں رابطہ رکھنے کی بھی نیّت کریں۔ ۲ پیر شریف یا کسی بھی ایک دن روزہ بھی رکھیں شبِ پیر ایمانِ مُفصّل اور ایمانِ مُجمل کو ضرور پڑھ لیں تاکہ یہ ہمیشہ یاد

Marfat.com

رہیں۔③ پورے ہفتے میں کم از کم تینؔ بار مٹّی کے برتن میں کھانا کھانے اور④ کم از کم تینؔ بار کھجور کی چٹائی پر سونے کا اہتمام بھی فرمائیں۔⑤ ہفتہ وار اجتماع میں حتّی الامکان نگاہیں نیچی کیے مکمل بیان، ذکر ودُعاء اور صلوٰۃ و سلام میں شرکت فرمائیں اور بیان کے اہم نکات ڈائری میں ضرور نوٹ کریں⑥ کسی بھی دن ایک بیان کی کیسٹ اپنے گھر پر بیٹھ کر توجّہ سے سُن لیں (زہے نصیب ہفتہ وار کیسیٹ اجتماع ذیلی حلقہ کی سطح پر شروع ہو جائے۔) اس طرح آپ ہفتہ وار "۶" مدنی انعامات آسانی سے حاصل کر سکیں گی۔

کاش آپ ہر ماہ کچھ اس طرح کر لیں

آپکو ہر ماہ تین انعامات کو حاصل کرنا ہے تمام اسلامی بہنیں مہینے کی پہلی ہفتہ وار تربیتی نشست میں لازمی رسالہ "**مدنی انعامات**" کے آخر میں دیئے ہوئے ① ۱۲ مدنی پھول اور علاقائی دورے کا طریقہ برائے نیکی کی دعوت پر مشتمل چار ورقی پمفلٹ مکمل پڑھ کر سنائیں (رہ جانے کی صورت میں لازمی طور پر کسی اور وقت بھی پڑھ یا سُن لیں۔) اور اسکی اہمیت کو اُجاگر کریں۔② باری کے دنوں میں پانچوں اوقاتِ نماز میں اِتنی دیر تک جتنی دیر میں نماز پڑھ سکتی تھیں باوُضُو ذکر و دُرود کی ضرور عادت بنائیں کہ

Marfat.com

(حَیض ونِفاس والی کو ایسا کرنا مُستحَب ہے۔..) (۳) ہمیشہ نَیل پالش لگانے سے بچیں اور مہینے کے پہلے جُمعے بلکہ ہر جُمعے ہی کو اپنے ناخن ضرور تراش لیا کریں کہ (چالیس دن سے زائد ناخن بڑھانا مکروہِ تحریمی ہے) اس طرح تھوڑا سا دِھیان دینے سے ان شآء اللہ عزوجل آپکو ماہانہ ۳ انعامات پر پہلے ہفتے ہی میں عمل کرنے کی سعادت مل جائے گی اور ان شآء اللہ عزوجل پورے مہینے ان ۳ انعامات کیلئے شیطٰن TENTION نہیں ڈال سکے گا کہ ابھی ہمیں عمل کرنا باقی ہے۔کیونکہ اکثر کا آجکل ،آجکل ہی میں پورا مہینہ گزر جاتا ہے اور نیکی کی دعوت کا پرچہ اور بارہ مدنی پھول نہیں پڑھ پاتے۔اسطرح اس ماہانہ نشست سے "**مدنی انعامات**" میں آسانی کے ساتھ ساتھ تنظیمی طور پر بھی بہت فائدہ حاصل ہوگا۔

کاش ہر سال آپ اس طرح بھی کرلیں

جیسا کہ ہر ۱۲ ماہ میں صرف ایک انعام حاصل کرنا ہے توآپ اگر دھیان کرتے ہوئے باری کے دنوں میں رہ جانے والے رَمَضان المبارک کے روزے بعد میں فوراَقضا کرلیں کہ (باری کے دنوں میں نماز مُعاف ہے مگر روزے کی قضا فرض ہے۔)

کاش آپ عمر بھر میں ایک بار اس طرح کرلیں

زندگی بھر میں جن ۱۳ مدنی انعامات پر عمل کرنا ہے اس میں آسانی

Marfat.com

کیلئے روزانہ کچھ دیر گھر پر اور ہفتہ وار مدنی نشست میں مندرجہ ذیل طریقے کے مطابق سیکھنے سکھانے کا اگر اِہتمام فرمائیں تو اسکی برکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گی، ① ایک یا چند سے دوستی گانٹھنے سے بچنا، ② مرکز کی اِطاعت ہر صُورت میں کرنا، ③ کسی ذِمّہ داریاعام اسلامی بہن سے اِختلاف کی صُورت میں دوسروں پر اِظہار نہ کرنا ④ اپنے گھر کو جانداروں کی تصاویراور اسٹیکرز وغیرہ لگانے سے ہر صورت بچانا۔(مگر اس کام کیلئے گھر میں جھگڑا نہ کھڑا کریں) ⑤ اور اپنے گھر میں نمازکیلئے کوئی جگہ مخصوص کرلیناکہ (یہ مُستَحب ہے اسے مسجدِ بَیت کہتے ہیں اور اس جگہ پر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں آپ چاہیں تو اعتکاف بھی کرسکتی ہیں۔) ⑥ اسلامی بہن کے سَلام کا جواب اور چھینکنے والی الحمدللہ عزوجل کہے تو اسکے جواب میں یَرْحَمُكِ اللّٰہ اتنی آواز سے کہنا کہ وہ سُن لے اور گناہ ہوتے ہی فورا توبہ کرکے آئندہ گناہ نہ کرنے کا عَہد کرنے کی پکّی نیّت کیساتھ ⑦ اذان اسکے بعد کی دُعاء ،سورہَ فاتحہ،قران شریف کی آخری دَس سورتیں دعائے قُنوت،التحیات،دُرودِ ابراھیم اورکوئی ایک عَرَبی دعاء ⑧ ور چھ کلمے، ایمانِ مُفصَّل ،ایمانِ مُجمَل تلبیہ(لبیك) صحیح مخارج کے ساتھ زبانی یادکروانے کا اہتمام فرمائیں ⑨ درست مخارج کیساتھ کم ازکم ایک بار قران پاک ناظرہ ختم کرنے کیلئے کوشش

Marfat.com

جاری رکھیں۔اور جس جگہ ہفتہ وار مدنی نشست لگتی ہو وہاں ⑩ تمہید الایمان ،حسام الحرمین ، ⑪ رفیق الحرمین ،فیضان سنت ،تمام رسائل اور **مدنی گلدستہ برائے مدنی انعامات یا بہارِشریعت** لازمی مہیا کریں (اپنے طور پر خرید کر گھر پر بھی مطالعہ فرماسکتی ہیں۔) اور ہر ہفتے نشست کے ذریعے ⑫ بہارِشریعت حصہ ۹ سے مُرتَد کا بیان، حصہ ۲ سے نجاستوں کا بیان اور کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، حصہ ۱۶ سے جُھوٹ، غیبت، چغلی، بغض وحَسد ، تکبّر، والدین کے حُقُوق کا بیان اور شادی شدہ اسلامی بہنیں حصہ ۷ سے مُحَرَّمات کا بیان، حصہ ۸ سے بچوں کی پرورش کا بیان ،طَلاق کا بیان ،ظِہار کا بیان ،طَلاق کے کِنایہ کا بیان، ضرور پڑھیں یا سن لیں اور ⑬ رسائل عطّاریہ حصہ اول سے اپنے وُضُو غُسْل اور نَماز درست کریں اور مذکورہ کُتُب کو پڑھنے یا سُننے کا سلسلہ کریں اگر آپ صحیح توجّہ سے اسطرح سیکھنے سکھانے میں کامیاب ہوگئیں تو ان ۱۳ **مدنی انعامات** پر عمل کرنے کی سَعادت آسانی سے حاصل کرلیں گی(اِن شآءَ اللّٰہ عزوجل)اور یہ سب جذبے اور خصوصی دھیان سے عین ممکن ہے اور ان ۱۳ **مدنی انعامات** کو حاصل کرنے والیوں کیلئے یہ ۶۳ مدنی انعامات کا گلدستہ صرف ۵۰ انعامات کا رہ جائے گا اور جو چیزیں سالوں سے آپکو معلوم نہ تھیں اور یاد

Marfat.com

نہ ہو سکی تھیں وہ امیرِ اہلسنت کی حکمت کے تحت ملنے والے **مدنی انعامات** کی برکت سے آپ ان شآء اللہ عزّوجل سیکھنے اور یاد کرنے میں کامیاب ہوجائیں گی۔اس لئے تمام ذمہ داران کو چاہئے کہ اس طریقے کو تمام علاقے میں رائج کرنے کی کوشش فرماکرمدنی گلدستے کے اسباق کو جلد مکمل کریں۔

یاد کرنے کا مدنی نصاب	پڑھنے کا مدنی نصاب
۱۔اذان ۲۔اذان کے بعد کی دعاء ۳۔اقامت ۴۔سورۂ فاتحہ ۵۔آخری دس سورتیں ۶۔دعائے قنوت ۷۔التحیات ۸۔درودابراہیم ۹۔ایک عَرَبی دعاء ۱۰۔چھ۶ کلمے(ترجمہ کے ساتھ) ۱۱۔ایمان مُفَصَّل ۱۲۔ایمان مُجمَل(ترجمہ کے ساتھ) ۱۳۔تَلبِیَہ یعنی (لَبَّیکَ) ترجمہ کے ساتھ۔	۱۔تمہیدالایمان ۲۔حسام الحرمین ۳۔رفیق الحرمین ۴۔تمام رسائل ۵۔بہار شریعت حصہ ۹سے مُرْتَد کا بیان، حصہ ۲ سے نجاستوں کابیان کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، حصہ ۱۶سے جھوٹ کابیان ،غیبت کابیان، چغلی کا بیان، بغض وحسد کابیان، تکبرکابیان ، والدین کے حقوق کابیان۔ ۶۔ درست مخارج کیساتھ ایک بار قران پاک ناظرہ پڑھنا،(شادی شدہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کیلئے)بہار شریعت حصہ ۷سے محرمات کابیان اور حقوق الزوجین ،حصہ ۸سے بچوں کی پرورش کا بیان،طلاق کا بیان۔ظِہار کابیان،اور طلاق کے کِنایہ کا بیان

Marfat.com

نگاہوں کی حفاظت اور فضول گوئی سے بچنے کا مدنی طریقہ

امیرِ اہلسنت فرماتے ہیں، مُکَاشَفَۃُ الْقُلُوْب میں ہے، "جس نے اپنی آنکھ کو حَرام سے پُر کیا اللہ عزوجل بروز قیامت اُس کی آنکھ کو آگ سے بھر دے گا۔" اسلامی بہنو! جس طرح مرد کیلئے غیر عورت کو دیکھنا حرام ہے اسی طرح عورت کیلئے بھی غیر مرد کو دیکھنا حَرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ لہٰذا اپنی نگاہیں قابو میں رکھیں کہ شیخ شہاب الدین سُہروردی نے (نگاہوں کو قابو کرنے کیلئے) چالیس سال آنکھوں پر پٹی باندھ کر رکھی تھی۔

آنکھ اٹھتی تو میں جھنجھلا کے پلک سی لیتا
دل بگڑتا تو میں گھبرا کے سنبھالا کرتا (ذوق نعت)

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے، "**جو چُپ رہا اس نے نجات پائی**"۔ (ترمذی)

(۱) خاموش رہنے کیلئے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مُنہ میں پتھر لئے رہتے تھے۔ ہو سکے تو آپ بھی سنّتِ صدیقی ادا کرتے ہوئے روزانہ کم از کم ۱۲ منٹ منہ میں اتنے حَجم کا پتّھر رکھئے کہ اسے بَاہَر نکالے بغیر گفتگو کرنا ممکن نہ رہے۔ پتّھر کو روزانہ دھو لیا کریں پتّھر میں معمولی سی بھی شِکستگی نہ ہو ورنہ مَیل جمع ہوگا اور ایسا پتھر منہ میں رکھنا مُضرِ صحت ہے۔ (۲) ممکن ہے آپ کیلئے خاموشی کی عادت ڈالنا کٹھن ثابت ہو مگر ہمت نہ ہاریں۔ بار بار کوشش کریں۔ ہو سکتا ہے کسی ایک دن فضول گوئی سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں مگر پھر کئی روز تک خاموشی نصیب نہ ہو مگر پھر کوشش کریں...... پھر کوشش کریں...... ان شآءَ اللہ عزوجل کبھی تو کامیابی حاصل ہو ہی جائے گی۔

کچھ ایسی توجہ ہو عطا پیر کی یاربّ عزوجل
کم بولوں نگاہوں کو مری جو کہ جھکادے

Marfat.com

توجہ فرمائیں

پیارے اسلامی بھائیو!اور اسلامی بہنو! پچھلے صفحات پر دیئے گئے طریقے کو پڑھنے کے بعد آپ نے محسوس کیا ہوگا کہ شاید ہی کوئی ایسا ہو جو ان انعامات کو حاصل نہ کرسکے کیونکہ امیر اہلسنت نے ہم پر عظیم احسان فرماکراپنے عطا کردہ **مدنی انعامات** کے ذریعے آسانی سے نیکیاں کرنے اور آخرت سنوارنے کے طریقے عطا فرمائے ہیں پھر بھی کوئی اس پر عمل نہ کرسکے تو نصیب ہی کی بات ہے اب جو اسلامی بہن یا اسلامی بھائی یہ چاہتے ہیں کہ استقامت کے ساتھ ہمارے شب وروز مدنی انعامات کی خوشبو سے معطر رہیں تو وہ ہر ماہ امیر اہلسنت کا رسالہ **مدنی انعامات** [1] حاصل فرمائیں اور روزانہ پابندی سے اسلامی مہینے کی تاریخ کے حساب سے اس کے خانوں میں آج کہاں تک عمل ہوا کے مطابق ہاں کی صورت میں(   )نشان اور نہیں کی صورت میں ( )نشان لگائیں۔اسلامی بہنیں اس بات کا خاص خیال فرمائیں کہ جب آپ رسالہ **مدنی انعامات** کا مطالعہ فرمائیں تو اس میں اسلامی بھائیوں کیلئے ۷۲ انعامات کی فہرست میں ۵۳ متفرق انعامات کی ابتداء میں بقیع لکھا ہے یہ اسلامی بہنوں کیلئے بھی ہے اور پھر اسلامی بہنوں کیلئے الگ سے دس مدنی انعامات تحریر ہیں۔

رسالہ مدنی انعامات میں بہارشریعت کے جن مضامین کو پڑھنے کیلئے کہا گیا ہے انہیں آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

[1] مدنی انعامات اور امیر اہلسنت کی دیگر تصانیف اور سنتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں مکتبۃ المدینہ (دنیا کے کئی ممالک میں اس کی شاخیں ہیں) سے حاصل فرمائیں۔

خانے بھرنے کا طریقہ

یومیہ انعامات

مدینہ ۱ کیا آپ روزانہ پانچوں نمازیں مسجد کی پہلی صف میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت ادا فرماتے ہیں؟

کل میزان ۲۶

مدینہ ۲ ظہر عصر اور عشاء کی سنت قبلیہ جماعت شروع ہونے سے قبل نیز جمعہ کی خطیب کے منبر پر بیٹھنے سے پہلے ادا فرمالیتے ہیں یا نہیں؟

کل میزان ۲۸

بقیع ۳ ظہر مغرب اور عشاء کے فرضوں کے بعد والے نوافل ادا فرماتے ہیں یا نہیں؟ (درس و بیان کے بعد بھی ادا کر سکتے ہیں)

کل میزان ۲۵

بقیع ٤ آپ نے نماز پنج گانہ کے بعد نیز سوتے وقت کم از کم آیۃ الکرسی اور تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا پڑھنے کا معمول بنایا ہے یا نہیں؟

کل میزان ۳۰

بقیع ۵ ہر وقت باوضو رہنے کی عادت بنائی ہے یا نہیں؟

کل میزان ۲۳

Marfat.com

یاد کرنے کے مدنی انعامات

(فہرست)

نمبر شمار	تفصیل		صفحہ نمبر
۱	اذان	مخارج کیساتھ زبانی یاد کریں	
۲	اذان کے بعد کی دعاء	〃 〃 〃	
۳	اقامت	〃 〃 〃	
٤	سورۃ الفاتحہ	〃 〃 〃	
۵	قرآن شریف کی آخری دس سورتیں	〃 〃 〃	
٦	دعائے قنوت، التحیات	〃 〃 〃	
۷	درود ابراہیمی	〃 〃 〃	
۸	ایک عربی دعاء	〃 〃 〃	
۹	چھ کلمے	ترجمے کے ساتھ زبانی یاد کریں	ـــ
۱۰	ایمان مفصل	〃 〃 〃	
۱۱	ایمان مجمل	〃 〃 〃	〃
۱۲	بالغ مرد و عورت کے جنازے کی دعاء	مخارج کیساتھ زبانی یاد کریں	
۱۳	نابالغ بچے کی جنازے کی دعاء	〃 〃 〃	〃
١٤	نابالغہ بچی کی جنازے کی دعاء	〃 〃 〃	
۱۵	تلبیہ یعنی (لبیک)	ترجمے کیساتھ زبانی یاد کریں	〃

Marfat.com

اذان

اذان اور اسکے بعد کی دعاء، اقامت، سورۂ فاتحہ، قرآن شریف کی آخری دس سورتیں دعائے قنوت، التحیات، درود ابراہیم اور کوئی ایک عربی دعا یہ سب صحیح مخارج کیساتھ یاد کریں

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا

اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط حَیَّ عَلَی

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ نماز پڑھنے کے

الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط

لیے آؤ۔ نماز پڑھنے کے لیے آؤ نجات پانے کے لیے آؤ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

نجات پانے کے لیے آؤ۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

Marfat.com

اذان کے بعد کی دعاء

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ

اے اللہ اس دعوۃ تامہ اور صلوٰۃ

الْقَآئِمَةِ اٰتِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَ ۨالْوَسِيْلَةَ

قائمہ کے مالک تو ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ

وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ

اور فضیلت اور بہت بلند درجہ عطا فرما اور ان کو

مَقَامًا مَّحْمُوْدَ ۨالَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا

مقام محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت

شَفَاعَتَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ

کے دن کی شفاعت نصیب فرما بے شک تو وعدہ کے خلاف نہیں

الْمِيْعَادَ ؕ بِرَحْمَتِكَ يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ؕ

کرتا۔ ہم پر اپنی رحمت فرما اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے

Marfat.com

اقامت

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا

اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط حَیَّ عَلَی

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔ نماز پڑھنے کے

الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط

لیے آؤ۔ نماز پڑھنے کے لیے آؤ نجات پانے کے لیے آؤ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ

نجات پانے کے لیے آؤ۔ جماعت کھڑی ہو گئی ۔ جماعت کھڑی ہو گئی

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

Marfat.com

سورة فاتحہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝۱ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝۲

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا — بہت مہربان رحمت والا

مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۝۳ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ

روزِ جزا کا مالک — ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے

نَسۡتَعِیۡنُ ۝۴ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۝۵ صِرَاطَ

مدد چاہیں — ہم کو سیدھا راستہ چلا — راستہ

الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ

ان کا جن پر تو نے احسان کیا — نہ ان کا جن پر غضب ہوا

عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ۝۷

اور نہ بہکے ہوؤں کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمد و نصلی علی حبیبہ الکریم

سورة فاتحہ کے اسماء اس سورۃ کے متعدّد نام ہیں فاتحہ' فاتحۃ الکتاب' اُمّ القرآن' سورۃ الکنز' کافیہ' وافیہ' شافیہ' شِفا' سَبعُ مثانی' نور' رَقیہ' سورۃ الحمد' سورۃ الدعا' تعلیم المسئلہ' سورۃ المناجاۃ' سورۃ التفویض' سورۃ السوال' ام الکتاب' فاتحۃ القرآن' سورۃ الصلوۃ۔ اس سورۃ میں سات آیتیں' ستائیس کلمے' ایک سو چالیس حروف ہیں۔ کوئی آیت ناسخ یا منسوخ نہیں **شانِ نزول** یہ سورۃ مکۃ المکرمہ یا مدینہ منورہ یا دونوں میں نازل ہوئی۔ عمرو بن شرجیل سے منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا میں ایک نِدا سنا کرتا ہوں جس میں اِقرأ کہا جاتا ہے ورقہ بن

Marfat.com

نوفل کو خبر دی گئی' عرض کیا جب یہ ندا آئے آپ باطمینان سنیں اس کے بعد حضرت جبرائیل نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کیا فرمایئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول میں یہ پہلی سورت ہے مگر دوسری روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے سورہ اِقْراء نازل ہوئی' اس سورت میں تعلیماً بندوں کی زبان میں کلام فرمایا گیا ہے

احکام (مسئلہ) نماز میں اس سُورت کا پڑھنا واجب ہے' امام و مُنفرد کے لئے تو حقیقتاً اپنی زبان سے اور مقتدی کے لئے بقراتِ حکمیہ یعنی امام کی زبان سے صحیح حدیث میں ہے قِرَاءَةُ الْاِمَامِ لَهٗ قِرَاءَةٌ' امام کا پڑھنا ہی مُقتدی کا پڑھنا ہے' قرآن پاک میں مقتدی کو خاموش رہنے اور امام کی قِرأت سننے کا حکم دیا ہے اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا مسلم شریف کی حدیث ہے اِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا جب امام قرات کرے تم خاموش رہو اور بہت احادیث میں یہی مضمون ہے (مسئلہ) نمازِ جنازہ میں دُعا یاد نہ ہو تو سورۃ فاتحہ بہ نیتِ دعا پڑھنا جائز ہے بہ نیت قرات جائز نہیں (عالمگیری) **سورہ فاتحہ کے فضائل** 'احادیث میں اس سورۃ کی بہت سی فضیلتیں وارد ہیں' حضور ﷺ نے فرمایا توریت و انجیل و زبور میں اس کی مثل سورت نہ نازل ہوئی (ترمذی) ایک فرشتہ نے آسمان سے نازل ہو کر حضور ﷺ پر سلام عرض کیا اور دو ایسے نُوروں کی بشارت دی جو حضور ﷺ سے پہلے کسی نبی علیہ السلام کو عطا نہ ہوئے' ایک سورۃ فاتحہ' دوسرے سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں (مسلم شریف) سورۃ فاتحہ ہر مرض کے لئے شفا ہے (دارمی) سورۃ فاتحہ سو۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر جو دعا مانگے اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے (دارمی)

اِسْتِعَاذَہ (مسئلہ) تلاوت سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا سُنّت ہے (خازن) لیکن شاگرد استاد سے پڑھتا ہو تو اس کے لئے سُنّت نہیں (شامی) (مسئلہ) نماز میں امام و منفرد کے لئے سبحان سے فارغ ہو کر آہستہ اَعُوْذ الخ پڑھنا سنت ہے (شامی) **تسمیہ** (مسئلہ) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قرآن پاک کی آیت ہے' مگر سورۃ فاتحہ یا اور کسی سورہ کا جزو نہیں اسی لئے نماز میں جہر کے ساتھ نہ پڑھی

Marfat.com

جائے' بخاری و مسلم' میں مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ اور حضرت صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نماز اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے شروع فرماتے تھے (مسئلہ) تراویح میں جو ختم کیا جاتا ہے اس میں کہیں ایک مرتبہ بسم اللہ جہر کے ساتھ ضرور پڑھی جائے تاکہ ایک آیت باقی نہ رہ جائے (مسئلہ) قرآن پاک کی ہر سورت بسم اللہ سے شروع کی جائے، سوائے سورۂ براءت کے (مسئلہ) سورہ نمل میں آیتِ سجدہ کے بعد جو بسم اللہ آئی ہے وہ مستقل آیت نہیں بلکہ جزوِ آیت ہے' بلا خلاف اس آیت کے ساتھ ضرور پڑھی جائے گی نماز جہری میں جہراً، سری میں سراً (مسئلہ) ہر مُباح کام بسم اللہ سے شروع کرنا مُستحب ہے' ناجائز کام پر بسم اللہ پڑھنا ممنوع ہے۔

سورۃ فاتحہ کے مضامین اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء، ربوبیت، رحمت، مالکیت استحقاقِ عبادت توفیقِ خیر، بندوں کی ہدایت، توجّہ اِلَی اللہ، اختصاصِ عبادت، استعانت، طلبِ رُشد، آدابِ دعا، صالحین کے حال سے مُوافقت، گمراہوں سے اجتناب و نفرت، دنیا کی زندگانی کا خاتمہ، جزاء اور روزِ جزاء کا مُصرَّح و مُفصَّل بیان ہے اور جملہ مسائل کا اجمالاً '' **حمد** ''(مسئلہ) ہر کام کی ابتداء میں تسمیہ کی طرح حمدِ الٰہی بجالانا چاہیے (مسئلہ) کبھی حمد واجب ہوتی ہے' جیسے خطبہ جمعہ میں ' کبھی مستحب جیسے خطبہ نکاح و دعا و ہر اَمرِ ذیشان میں اور ہر کھانے پینے کے بعد کبھی سنّت مؤکدہ جیسے چھینک آنے کے بعد (طحطاوی) رَبِّ الْعَالَمِیْنَ'' میں تمام کائنات کے حادث، ممکن، محتاج ہونے اور اللہ تعالیٰ کے واجب، قدیم، ازلی، ابدی، حی، قیّوم، قادر، علیم ہونے کی طرف اشارہ ہے جن کو رب العالمین مُستلزم ہے دو لفظوں میں علمِ الٰہیات کے اہم مَباحث طے ہو گئے'' مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ'' ملک کے ظہورِ تام کا بیان اور یہ دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں کیونکہ سب اس کے مملوک ہیں اور مملوک مستحقِ عبادت نہیں ہو سکتا اسی سے معلوم ہوا کہ دنیا دار العمل ہے۔ اور اس کے لئے ایک آخر ہے جہان کے سلسلہ کو ازلی و قدیم کہنا باطل ہے اختتامِ دنیا کے بعد ایک جزاء کا

Marfat.com

دن ہے اس سے تناسخ باطل ہو گیا" اِیَّاکَ نَعْبُدُ "ذکر ذات وصفات کے بعد یہ فرمانا اشارہ کرتا ہے کہ اعتقاد عمل پر مقدم ہے اور عبادت کی مقبولیت عقیدے کی صحت پر موقوف ہے' مسئلہ نَعْبُدُ کے صیغہ جمع سے ادا بجماعت بھی مُستفاد ہوتی ہے اور یہ بھی کہ عوام کی عبادتیں محبوبوں اور مقبولوں کی عبادتوں کے ساتھ درجہ قبول پاتی ہیں (مسئلہ) اس میں ردِّ شرک بھی ہے کہ اللہ تعالی کے سواہ عبادت کسی کیلئے نہیں ہو سکتی "اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" میں یہ تعلیم فرمائی کہ استعانت خواہ بواسطہ ہو یا بے واسطہ ہر طرح اللہ تعالی کے ساتھ خاص ہے حقیقی مُستعان وہی ہے باقی آلات و خُدّام واَحباب وغیرہ سب عَوْنِ الٰہی کے مظہر ہیں بندے کو چاہئے کے اس پر نظر رکھے اور ہر چیز میں دستِ قدرت کو کار کن دیکھے اس سے یہ سمجھنا کہ اولیاء وانبیاء سے مدد چاہنا شرک ہے عقیدہ باطلہ ہے کیونکہ مُقرّبان حق کی امداد' امداد الٰہی ہے استعانت بالغیر نہیں اگر اس آیت کے وہ معنی ہوتے جو وہابیہ نے سمجھے تو قرآن پاک میں اَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّۃٍ اور اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ کیوں وارد ہوتا اور احادیث میں اہل اللہ سے استعانت کی تعلیم کیوں دی جاتی" اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ "معرفتِ ذات و صفات کے بعد عبادت اس کے بعد دعا تعلیم فرمائی اس سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ بندے کو عبادت کے بعد مشغولِ دعا ہونا چاہئے' حدیث شریف میں بھی نماز کے بعد دعا کی تعلیم فرمائی گئی (الطبرانی فی الکبیر والبیھقی فی السنن) **صراطِ مستقیم** سے مراد اسلام یا قرآن یا خُلقِ نبی کریم ﷺ یا حضور کے آل واصحاب ہیں' اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صراطِ مستقیم طریق اہل سنت ہے جو اہل بیت واصحاب اور سنت و قرآن وسوادِ اعظم سب کو مانتے ہیں "صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ" جملہ اُولیٰ کی تفسیر ہے کہ صراطِ مستقیم سے طریقِ مسلمین مراد ہے اس سے بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں کہ جن امور پر بزرگانِ دین کا عمل رہا ہو وہ صراط مستقیم میں داخل ہے "غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ" اس میں ہدایت ہے کہ (مسئلہ) طالبِ حق کو دشمنانِ خدا سے اجتناب اور ان کے راہ و رسم وضع واَطوار سے

Marfat.com

پرہیز لازم ہے 'ترمذی کی روایت ہے کہ مَغضُوبِ عَلَیھِم سے یہود اور ضَالِّین سے نصاریٰ مراد ہیں۔ (مسئلہ) ضاد اور ظاء میں مباحث ذاتی ہے بعض صفات کا اشتراک انہیں متحد نہیں کر سکتا لہذا غیر المغضوب بظاپڑھنا اگر بقصد ہو تو تحریفِ قرآن و کفر ہے ورنہ ناجائز (مسئلہ) جو شخص ضاد کی جگہ ظا پڑھے اس کی امامت جائز نہیں (محیط برہانی) آمِین اس کے معنی ہیں ایسا ہی کر یا قبول فرما (مسئلہ) یہ کلمہ قرآن نہیں (مسئلہ) سورہ فاتحہ کے ختم پر آمین کہنا سنت ہے نماز کے اندر بھی اور باہر بھی (مسئلہ) حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ نماز میں آمین اخفا کے ساتھ یعنی آہستہ کہی جائے تمام اَحادیث پر نظر اور تنقید سے یہی نتیجہ نکلتا ہے جہر کی روایتوں میں صرف وائل کی روایت صحیح ہے اس میں "مَدَّ بِھا" کا لفظ ہے، جس کی دلالت جہر پر قطعی نہیں جیسا جہر کا احتمال ہے ویسا ہی بلکہ اس سے قوی مدِّ ہمزہ کا احتمال ہے اس لئے یہ روایت جہر کیلئے حجت نہیں ہو سکتی دوسری روایتیں جن میں جہر و رفع کے الفاظ ہیں ان کی اسناد میں کلام ہے علاوہ بریں وہ روایت بالمعنی ہیں اور فہم راوی حدیث نہیں لہذا آمین کا آہستہ ہی پڑھنا صحیح تر ہے۔

سورة الفيل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ﴿١﴾

اے محبوب کیا تم نے نہ دیکھا تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا

اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ﴿٢﴾ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ

کیا ان کا داؤں تباہی میں نہ ڈالا اور ان پر پرندوں کی

Marfat.com

طَيْرًا أَبَابِيلَ ۝٣ تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ۝٤

ٹکڑیاں (فوجیں) بھیجیں ۳؎ کہ انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے ۴؎

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ۝٥

تو انہیں کر ڈالا جیسے کھائی کھیتی کی پتی (بھوسہ) ۵؎

(۱) سورۃ الفیل مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پانچ آیتیں بیس کلمے چھیانوے حروف ہیں (۲) ہاتھی والوں سے مراد اَبرہہ اور اس کا لشکر ہے اَبرہہ یمن و حبشہ کا بادشاہ تھا اس نے صَنعاء میں ایک کَنیسہ (عبادت خانہ) بنایا تھا اور چاہتا تھا کہ حج کرنے والے بجائے مکہ مکرمہ کے یہیں آئیں اور اِسی کنیسہ کا طواف کریں عرب کے لوگوں کو یہ بات بہت شاق تھی قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پا کر اس کنیسہ میں قضائے حاجت کی اور اس کو نجاست سے آلودہ کر دیا اس پر اَبرہہ کو بہت طیش آیا اور اس نے کعبہ کو ڈھانے کی قسم کھائی اور اس ارادے سے اپنا لشکر لے کر جس میں بہُت سے ہاتھی تھے اور ان کا پیش رُو ایک بڑا عظیم الجُثّہ کوہ پیکر ہاتھی تھا جس کا نام محمود تھا اَبرہہ نے مکّہ مکرمہ کے قریب پہنچ کر اہلِ مکہ کے جانور قید کر لئے ان میں دو سو اونٹ عبد المُطّلب کے بھی تھے عبد المطلب اَبرہہ کے پاس آئے تھے بہت جسیم و باشکوہ۔ اَبرہہ نے ان کی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹھایا اور مطلب دریافت کیا آپ نے فرمایا میرا مطلب یہ ہے کہ میرے اونٹ واپس کئے جائیں ابرہہ نے کہا مجھے بہت تعجُّب ہوتا ہے کہ میں خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لئے آیا ہوں اور وہ تمہارا تمہارے باپ دادا کا مُعظَّم و مُحترم مقام ہے تم اس کے لئے تو کچھ نہیں کہتے اپنے اُونٹوں کے لئے کہتے ہو آپ نے فرمایا میں اُونٹوں ہی کا مالک ہوں انہی

Marfat.com

کے لئے کہتا ہوں اور کعبہ کا جو مالک ہے وہ خود اس کی حفاظت فرمائے گا اَبرہہ نے آپ کے اونٹ واپس کر دیئے عبد المطلب نے قُریش کو حال سنایا اور انہیں مشورہ دیا کہ وہ پہاڑوں کی گھاٹیوں اور چوٹیوں میں پناہ گزین ہوں چنانچہ قریش نے ایسا ہی کیا اور عبد المطلب نے دروازہ کعبہ پر پہنچ کر بارگاہِ الٰہی میں کعبہ کی حفاظت کی۔ دعا کی اور دعا سے فارغ ہو کر آپ اپنی قوم کی طرف چلے گئے ابرہہ نے صبح تڑکے اپنے لشکروں کو تیار کیا محمود ہاتھی نہ اٹھا اور کعبہ کی طرف نہ چلا جس طرف چلاتے تھے چلتا تھا جب کعبہ کی طرف اس کا رُخ کرتے تھے بیٹھ جاتا تھا اللہ تعالیٰ نے چھوٹے چھوٹے پرند ان پر بھیجے جو چھوٹے چھوٹے سنگریزے گراتے تھے جن سے وہ ہلاک ہو جاتے تھے (۳)۔ جو سمندر کی جانب سے فوج آئیں ہر ایک کے پاس تین کنکریاں تھیں دو دونوں پاؤں میں ایک منقار (چونچ) میں۔ (۴)۔ جس پر وہ پرند سنگریزہ چھوڑتے وہ سنگریزہ اس کے خُود کو توڑ کر اس کے سر سے نکل کر جسم کو چیر کر ہاتھی میں گزر کر زمین پر پہنچتا ہر سنگریزہ پر اس شخص کا نام لکھا تھا جو اس سنگریزہ سے ہلاک کیا گیا۔ (۵) جس سال یہ واقعہ ہوا اُسی سال اس واقعہ سے پچاس روز کے بعد سید عالم حبیبِ خدا محمد ﷺ کی وِلادت ہوئی۔

سورۃ القریش

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍۙ ۝۱ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِۚ ۝۲

اس لئے کہ قریش کو میل دلایا۔ ان کے جاڑے اور گرمی دونوں کے کوچ میں میل دلایا

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِۙ ۝۳ الَّذِيْۤ اَطْعَمَهُمْ

(رغبت دلائی) تو انہیں چاہیئے اس گھر کے رب کی بندگی کریں جس نے انہیں بھوک میں

Marfat.com

مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۠ ﴿۴﴾

کھانا دیا اور انھیں ایک بڑے خوف سے امان بخشا ۵

(۱) سورۃ القریش بقولِ اَصح مکیہ ہے اس میں ایک رکوع چار آیتیں سترہ کلمے تہتر حروف ہیں (۲) یعنی اللہ تعالی کی نعمتیں بیشمار ہیں ان میں سے ایک نعمتِ ظاہرہ یہ ہے کہ اس نے قریش کو ہر سال میں دو سفروں کی طرف رَغبت دلائی ان کی محبت اِن میں ڈالی جاڑے کے موسم میں یمن کا سفر اور گرمی کے موسم میں شام کا کہ قریش تجارت کے لئے ان موسموں میں یہ سفر کرتے تھے اور ہر جگہ کے لوگ انہیں اہلِ حَرَم کہتے تھے اور ان کی عزت وحُرمت کرتے تھے یہ امن کے ساتھ تجارتیں کرتے اور فائدے اٹھاتے اور مکہ مکرمہ میں اِقامت کرنے کے لئے سرمایہ بہم پہنچاتے جہاں نہ کھیتی ہے نہ اور اسبابِ معاش اللہ تعالی کی یہ نعمت ظاہر ہے اور اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ (۳) یعنی کعبہ شریفہ کے (۴) جس میں ان سفروں سے پہلے اپنے وطن میں کھیتی نہ ہونے کے باعث مبتلا تھے ان سفروں کے ذریعہ سے۔ (۵) بسببِ حرم شریف کے اور بسببِ اہل مکہ ہونے کے کہ کوئی ان سے تعرّض نہیں کرتا باوجود یہ کہ اَطراف وحَوالی میں قتل وغارت ہوتے رہتے ہیں قافلے لٹتے ہیں مسافر مارے جاتے ہیں، یا یہ معنی ہیں کہ انہیں جذام سے امن دی کہ ان کے شہر میں انہیں کبھی جذام نہ ہوگا یا یہ مراد کہ سیّد عالم محمد مصطفی ﷺ کی برکت سے انہیں خوفِ عظیم سے اَماں عطا فرمائی۔

Marfat.com

سورۃ الماعون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا(۱)

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝۱ فَذٰلِكَ الَّذِيْ

بھلا دیکھو تو جو دین کو جھٹلاتا ہے (۲) پھر وہ وہ ہے جو یتیم کو

يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝۲ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝۳

دھکے دیتا ہے (۳) اور مسکین کو کھانا دینے کی رغبت نہیں دیتا (۴)

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝۴ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ

تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں۔

سَاهُوْنَ ۝۵ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝۶ وَيَمْنَعُوْنَ

(۵) وہ جو دکھاوا کرتے ہیں (۶) اور برتنے کی چیز

الْمَاعُوْنَ ۝۷

مانگے نہیں دیتے (۷)

(۱) سورۃ الماعون مکیہ ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ نصف مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی عاص بن وائل کے بارے میں اور نصف مدینہ طیبہ میں عبد اللہ بن ابی سلول منافق کے حق میں اس میں ایک رکوع سات آیتیں پچیس کلمے ایک سو پچیس حروف ہیں۔ (۲) یعنی حساب و جزا کا انکار کرتا ہے باوجود دلائل واضح ہونے کے **شانِ نزول** یہ آیتیں عاص بن وائل سہمی یا ولید بن مغیرہ کے حق میں نازل

Marfat.com

ہوئیں۔(۳) اور اس پر شدّت و سختی کرتا ہے اور اس کا حق نہیں دیتا۔(٤) یعنی نہ خود دیتا ہے اور نہ دوسرے سے دلاتا ہے انتہادرجہ کا بخیل ہے ۔(۵) مراد اس سے مُنافقین ہیں جو تنہائی میں نماز نہیں پڑھتے کیونکہ اس کے مُعتقِد نہیں اور لوگوں کے سامنے نمازی بنتے ہیں اور اپنے آپ کو نمازی ظاہر کرتے ہیں اور دکھانے کے لئے اٹھ بیٹھ لیتے ہیں اور حقیقت میں نماز سے غافل ہیں۔(٦) عبادتوں سے آگے ان کے بُخل کا بیان فرمایا جاتا ہے۔(۷) مثل سوئی دہانڈی دپیالے کے۔(۸)(مسئلہ) علماء نے فرمایا کہ مُستحَب ہے کہ آدمی اپنے گھر میں ایسی چیزیں اپنی حاجت سے زیادہ رکھے جن کی ہمسایوں کو حاجت ہوتی ہے اور انہیں عاریۃً دیا کرے۔

سورة الكوثر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا[۱]

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝۱ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝۲

اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں[۲] تو تم اپنے رب کیلئے نماز پڑھو[۳] اور

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝۳

قربانی کرو[۴] بے شک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے[۵]

(۱) سورۃ الکوثر جُمہور کے نزدیک مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع تین[۳] آیتیں دس[۱۰] کلمے بیالیس[۴۲] حرف ہیں (۲) اور فضائلِ کثیرہ عنایت کر کے تمام خَلق پر افضل کیا۔ حسنِ ظاہر بھی دیا حسنِ باطن بھی، نسبِ عالی بھی، نُبوّت بھی، کتاب بھی، حِکمت بھی، علم بھی، شَفاعت بھی، حوضِ کوثر بھی، مقامِ محمود بھی،

Marfat.com

کثرتِ امت بھی، اَعدائے دین پر غلبہ بھی، کثرتِ فُتوح بھی اور بیشمار نعمتیں اور فضیلتیں جن کی نہایت نہیں۔ (۳) جس نے تمہیں عزّت و شرافت دی۔ (٤) اس کے لئے اس کے نام پر بخلاف بُت پرستوں کے جو بُتوں کے نام پر ذبح کرتے ہیں اس آیت کی تفسیر میں ایک قول یہ بھی ہے کہ نماز سے نمازِ عید مراد ہے۔ (۵) نہ آپ کیونکہ آپ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا آپ کی اولاد میں بھی کثرت ہوگی اور آپ کے مُتّبعین سے دنیا بھر جائے گی آپ کا ذکر منبروں پر بلند ہوگا قیامت تک پیدا ہونے والے عالم اور واعظ اللہ تعالی کے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کرتے رہیں گے بے نام و نشان اور ہر بھلائی سے محروم تو آپ کے دشمن ہیں **شانِ نزول** جب سید عالم ﷺ کے فرزند حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کا وِصال ہوا تو کُفّار نے آپ کو اَبتر یعنی مُنقَطِعُ النّسل کہا اور یہ کہا کہ اب ان کی نسل نہیں رہی ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا یہ سب چرچا ختم ہو جائیگا اس پر سورہ کریمہ نازل ہوئی اور اللہ تعالی نے ان کفار کی تکذیب کی اور ان کا بالغ رد فرمایا۔

سورۃ الکافرون

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا (۱)

قُلۡ یٰۤاَیُّہَا الۡکٰفِرُوۡنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ لَاۤ

تم فرماؤ اے کافرو! (۲) نہ میں پوجتا ہوں جو تم پوجتے ہو اور نہ

اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ ۙ﴿۴﴾

تم پوجتے ہو جو میں پوجتا ہوں اور نہ میں پوجوں گا جو تم نے پوجا

وَ لَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ

اور نہ تم پوجو گے جو میں پوجتا ہوں تمہیں تمہارا دین

Marfat.com

وَلِيَ دِيْنِ ﴿٦﴾

اور مجھے میرا دین ۳

(۱) سورۃ الکافرون مکیہ ہے اس میں ایک رکوع چھ آیتیں چھبیس کلمے چورانوے حروف ہیں

شانِ نزول قریش کی ایک جماعت نے سیّد عالم ﷺ سے کہا تھا کہ آپ ہمارے دین کا اتباع کیجئے ہم آپ کے دین کا اتباع کریں گے ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے سیّد عالم ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ غیر کو شریک کروں کہنے لگے تو آپ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجئے ہم آپ کی تصدیق کردیں گے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے اس پر یہ سورۂ شریفہ نازل ہوئی اور سیّد عالم ﷺ مسجد حرام میں تشریف لے گئے وہاں قریش کی وہ جماعت موجود تھی حضور ﷺ نے یہ سورت انہیں پڑھ کر سنائی تو وہ مایوس ہوگئے اور حضور ﷺ کے اور حضور ﷺ کے اصحاب کے درپے ایذا ہوئے۔ (۲) مخاطب یہاں مخصوص کافر ہیں جو علم الٰہی میں ایمان سے محروم ہیں۔ (۳) یعنی تمہارے لئے تمہارا کفر اور میرے لئے میری توحید اور میرا اخلاص اور مقصود اس سے تہدید (ڈرانا) ہے وَهٰذِهِ الْاٰيَةُ مَنْسُوْخَةٌ بِاٰيَةِ الْقِتَالِ.

سورة النصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ﴿١﴾ وَرَاَيْتَ النَّاسَ

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے ۲ اور لوگوں کو تم دیکھو کہ

Marfat.com

يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ

اللہ کے دین میں فوج فوج داخل ہوتے ہیں ۳ تو اپنے رب کی ثناء

بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾

کرتے ہوئے اس کی پاکی بولو اور اس سے بخشش چاہو ۴ بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے ۵

(۱) سورۂ نصر مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع تین آیتیں سترہ کلمے ستتّر حرف ہیں۔ (۲) نبی کریم ﷺ کے لئے دشمنوں کے مقابلے میں اس سے یا عام فتوحاتِ اسلام مراد ہیں یا خاص فتحِ مکہ۔ (۳) جیسا کہ بعد فتحِ مکہ ہوا کہ لوگ اَقطارِ ارض سے شوقِ غلامی میں چلے آتے تھے اور شرفِ اسلام سے مشرّف ہوتے تھے۔ (٤) امّت کے لئے۔ (۵) اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سیّد عالم ﷺ نے (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ) کی بہت کثرت فرمائی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ یہ سورت حجۃ الوداع میں بمقام منیٰ نازل ہوئی اس کے بعد آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ نازل ہوئی اس کے نازل ہونے کے بعد اسی روز سیّد عالم ﷺ نے دنیا میں تشریف رکھی پھر آیۃ الکلالہ نازل ہوئی اس کے بعد حضور ﷺ پچاس روز تشریف فرما رہے پھر آیت وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ نازل ہوئی اس کے بعد حضور ﷺ اکیس روز یا سات روز تشریف فرما رہے اس سورت کے نازل ہونے کے بعد صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے سمجھ لیا تھا کہ دین

Marfat.com

کامل اور مکمل اور تمام ہو گیا تو اب حضور ﷺ دنیا میں زیادہ تشریف نہ رکھیں گے چنانچہ حضرت عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سورت سن کر اسی خیال سے رو دیئے اس سورت کے نازل ہونے کے بعد سیّد عالم ﷺ نے خُطبہ فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ تعالیٰ نے اختیار دیا ہے چاہے دنیا میں رہے چاہے اس کی لِقاء قبول فرمائے اس بندہ نے لِقائے الٰہی اختیار کی یہ سن کر حضرتِ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا آپ پر ہماری جانیں ہمارے مال ہمارے آباء ہماری اولادیں سب قُربان۔

سورة اللهب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا۔

تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۝١ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ

تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا (۱) اسے کچھ کام نہ آیا اس کا

مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝٢ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝٣

مال اور نہ جو کمایا (۲) اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ

وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝٤ فِىْ جِيْدِهَا حَبْلٌ

اور اس کی جورو (۳) لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی اس کے گلے میں کھجور کی

مِّنْ مَّسَدٍ ۝٥

چھال کا رسّا (۵)

Marfat.com

(۱) سورۂ ابی لہب مکیہ ہے اس میں ایک رکوع پانچ آیتیں بیس کلمے ستتر حروف ہیں
شانِ نزول جب نبی کریم ﷺ نے کوہِ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور ﷺ نے ان سے اپنے صدق وامانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا اِنِّیْ لَکُمْ نَذِیْرٌ، بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ اس پر ابولہب نے حضور ﷺ سے کہا تھا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا اس پر سورت شریفہ نازل ہوئی اور اللہ تعالی نے اپنے حبیبِ اکرم ﷺ کی طرف سے جواب دیا۔ (۲)۔ ابولہب کا نام عبد العزیٰ ہے یہ عبد المطلب کا بیٹا اور سیّد عالم ﷺ کا چچا تھا بہت ہی گورا خوبصورت آدمی تھا اسی لئے اس کی کنیت ابولہب ہے اور اسی کنیت سے وہ مشہور تھا دونوں ہاتھوں سے مراد اس کی ذات ہے۔ (۳)۔ یعنی اس کی اولاد۔ مروی ہے کہ ابولہب نے جب پہلی آیت سنی تو کہنے لگا کہ جو کچھ میرے بھتیجے کہتے ہیں اگر سچ ہے تو میں اپنی جان کے لئے اپنے مال واولاد کو فدیہ کردوں گا اس آیت میں اس کا رد فرمایا گیا کہ یہ خیال غلط ہے اس وقت کوئی چیز کام آنے والی نہیں ۔(٤)۔ اُمِ جمیل بنت حرب بن اُمیہ، ابو سفیان کی بہن جو رسول کریم ﷺ سے نہایت عناد و عداوت رکھتی تھی اور باوجود یہ کہ بہت دولتمند اور بڑے گھرانے کی تھی لیکن سید عالم ﷺ کی عداوت میں انتہا کو پہنچی تھی کہ خود اپنے سر پر کانٹوں کا گٹھا لا کر رسول ﷺ کے راستہ میں ڈالتی تاکہ حضور کو اور حضور کے اصحاب کو ایذا و تکلیف ہو اور حضور کی ایذارسانی اس کو اتنی پیاری تھی کہ وہ اس کام میں کسی دوسرے سے مدد لینا بھی گوارا نہ کرتی تھی۔ (۵)۔ جس سے کانٹوں کا گٹھا باندھتی تھی ایک روز یہ بوجھ اُٹھا کر لا رہی تھی کہ تھک کر آرام لینے کے لئے ایک پتھر پر بیٹھ گئی ایک فرشتے نے بحکمِ الٰہی اس کے پیچھے سے اس گٹھے کو کھینچا وہ گرا اور رسّی سے گلے میں پھانسی لگ گئی اور وہ مر گئی۔

Marfat.com

سورة الاخلاص

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا[۱]

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ﴿۲﴾ لَمۡ يَلِدۡ ۙ

تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے[۲] اللہ بے نیاز ہے[۳] نہ اسکی کوئی اولاد

وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۙ ﴿۳﴾ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۙ ﴿۴﴾

اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا[۵] اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی[۶]

(۱)۔ سورۂ اخلاص مکیہ وبقولے مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع چار یا پانچ آیتیں پندرہ کلمے سینتالیس حرف ہیں احادیث میں اس سورت کی بہت فضیلتیں وارد ہوئیں اس کو تہائی قرآن کے برابر فرمایا گیا یعنی تین مرتبہ اس کو پڑھا جائے تو پورے قرآن کی تلاوت کا ثواب ملے ایک شخص نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے اس سورت سے بہت محبت ہے فرمایا اس کی محبت تجھے جنت میں داخل کرے گی (ترمذی) **شانِ نزول** کفارِ عرب نے سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ ربّ العزت عزّ و علا تبارک وتعالیٰ کے متعلق طرح طرح کے سوال کئے کوئی کہتا تھا کہ اللہ کا نسب کیا۔ کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے کس چیز کا ہے۔ کسی نے کہا وہ کیا کھاتا ہے کیا پیتا ہے ربوبیت اس نے کس سے ورثہ میں پائی اور اس کا کون وارث ہوگا ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی اور اپنے ذات وصفات کا بیان فرما کر معرفت کی راہ واضح کی اور جاہلانہ خیالات واوہام کی تاریکیوں کو جن

Marfat.com

میں وہ لوگ گرفتار تھے اپنی ذات وصفات کے انوار کے بیان سے مُشَرَّف کر دیا۔(۲)۔ ربوبیت والوہیت میں صفات عظمت وکمال کے ساتھ موصوف ہے، مثل ونظیر وشبیہ سے پاک ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔(۳)۔ ہر چیز سے۔ نہ کھائے نہ پئے ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے۔(٤)۔ کیونکہ کوئی اس کا مُجانِس (ہم جنس) نہیں۔(۵)۔ کیونکہ وہ قدیم ہے اور پیدا ہونا حادث کی شان ہے۔(٦) یعنی اس کا کوئی ہمتا وعدیل نہیں، اس سورت کی چند آیتوں میں "علم الٰہیات" کے نفیس واعلیٰ مطالب بیان فرمادیئے گئے جن کی تفصیلات سے کتب خانے کے کتب لبریز ہو جائیں۔

سورۃ الفلق

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ﴿۱﴾ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿۲﴾ وَ مِنۡ

تم فرماؤ میں اس کی پناہ لیتا ہوں جو صبح کا پیدا کرنے والا ہے ۱؎ اس کی سب مخلوق کی شر

شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿۳﴾ وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی

سے ۲؎ اور اندھیری ڈالنے والے کے شر سے جب وہ ڈوبے ۳؎ اور ان عورتوں کے شر سے جو

الۡعُقَدِ ﴿۴﴾ وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

گرہوں میں پھونکتی ہیں ۵؎ اور حسد والے کے شر سے جب وہ مجھ سے جلے ۶؎

Marfat.com

(۱) سورہ فَلَق مَدنیہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ مکیہ ہے وَالْاَوَّلُ اَصَحُّ اس سورت میں ایک رکوع پانچ آیتیں تیئس کلمے چوہتر حروف ہیں **شانِ نزول** یہ سورت اور سورۃ النّاس جو اس کے بعد ہے یہ اس وقت نازل ہوئی جب کہ لُبَیْدْ بن اَعْصَم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور سیّد عالم ﷺ پر جادو کیا اور حضور ﷺ کے جسم مبارک اور اَعضاءِ ظاہرہ پر اس کا اثر ہوا۔ قَلْب و عقل و اعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا چند روز کے بعد جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اور جادو کا جو کچھ سامان ہے وہ فلاں کوئیں میں ایک پتھر کے نیچے داب دیا ہے حضور سید عالم ﷺ نے علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ کو بھیجا انہوں نے کوئیں کا پانی نکالنے کے بعد پتھر اٹھایا اس کے نیچے سے کھجور کے گابھے کی تھیلی برآمد ہوئی اس میں حضور ﷺ کے مُوئے شریف جو کنگھی سے برآمد ہوئے تھے اور حضور ﷺ کی کنگھی کے چند دَندانے اور ایک ڈورا یا کمان کا چِلّہ جس میں گیارہ گرہیں لگی تھیں اور ایک مُوم کا پُتلہ جس میں گیارہ سوئیاں چبھیں تھیں یہ سب سامان پتھر کے نیچے سے نکالا اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا اللہ تعالی نے یہ دونوں سورتیں نازل فرمائیں ان دونوں سوتوں میں گیارہ آیتیں ہیں پانچ سورۃ فلق میں ہر ایک آیت کے پڑھنے کیساتھ ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی یہاں تک کہ سب گرہیں کُھل گئیں اور حضور ﷺ بالکل تندرست ہو گئے (مسئلہ) تعویز اور عمل جس میں کوئی کلمہ کُفر یا شرک کا نہ ہو جائز ہے خاص کر وہ عمل جو آیاتِ قرآنیہ سے کئے جائیں یا اَحادیث میں وارد ہوئے ہوں حدیث شریف میں ہے کہ اَسْماء بنت عُمَیْس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جعفر رضی اللہ عنہ کے بچوں کو جلد جلد نظر ہوتی ہے کیا مجھے اجازت ہے کہ ان کے لئے عمل کروں حضور ﷺ نے اجازت دی (ترمذی)۔ (۲) **تعوُّذ** میں اللہ تعالی کا اس وصف کے ساتھ ذکر اس لئے ہے کہ اللہ تعالی صبح پیدا کر کے شب کی تاریکی دور فرماتا ہے تو وہ قادر ہے کہ پناہ چاہنے والے کو جن حالات سے خوف ہے ان کو دور فرمائے نیز جس طرح شبِ تار میں آدمی طلوعِ صبح کا انتظار کرتا

Marfat.com

ہے ایسا ہی خائف اَمن و راحت کا مُنتظر رہتا ہے علاوہ بریں صبح اہل اِضطرار و اِضطراب کی دُعاؤں کا اور ان کے قبول ہونے کا وقت ہے تو مراد یہ ہوئی کہ جس وقت اَرْباب کَرْب و غم کو کشائش دی جاتی ہیں اور دُعائیں قبول کی جاتی ہیں میں اس وقت کے پیدا کرنے والے کی پناہ چاہتا ہوں ایک قول یہ بھی ہے کہ فَلَق جہنَّم میں ایک وادی ہے۔ (۳) جاندار ہو یا بے جان مکلَّف ہو یا غیرِ مکلَّف۔ بعض مُفسِّرین نے فرمایا ہے کہ مخلوق سے مراد خاص ابلیس ہے جس سے بدتر مخلوق میں کوئی نہیں اور جادو کے عمل اس کی اور اس کے اَعْوان ولشکروں کی مدد سے پورے ہوتے ہیں۔

(٤) حضرت اُمُّ المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے چاند کی طرف نظر کر کے ان سے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ عزوجل کی پناہ اس کے شر سے یہ اندھیری ڈالنے والا ہے جب ڈُوبے (ترمذی) یعنی آخر ماہ میں جب چاند چھپ جائے تو جادو کے وہ عمل جو بیمار کرنے کے لئے ہیں اِسی وقت میں کئے جاتے ہیں۔ (۵) یعنی جادوگر عورتیں جو ڈوروں میں گرہ لگا لگا کر ان میں جادو کے منتر پڑھ پڑھ کر پھونکتی ہیں جیسے کہ لُبَیْد کی لڑکیاں (مسئلہ) گنڈے بنانا اور ان پر گرہ لگانا آیاتِ قرآن یا اَسماءِ الٰہیہ دم کرنا جائز ہے جُمہور صحابہ و تابعین علیھم الرضوان اسی پر ہیں اور حدیثِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں ہے کہ جب حضور سیّد عالم ﷺ کے اہل میں سے کوئی بیمار ہوتا تو حضور ﷺ مُعوِّذات پڑھ کر اس پر دَم فرماتے۔ (٦) حَسد والا وہ ہے جو دوسرے کے زَوالِ نعمت کی تمنّا کرے یہاں حاسد سے یَہُود مراد ہیں جو نبی کریم ﷺ سے حَسد کرتے تھے یا خاص لُبَیْد بن اَعْصم یہودی۔ حَسد بدترین صفت ہے اور یہی سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں ابلیس سے سرزد ہوا اور زمین میں قابیل سے۔

Marfat.com

سورة الناس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ١

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِکِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰہِ

تم کہو میں اس کی پناہ میں آیا جو سب لوگوں کا رب ٢ سب لوگوں کا بادشاہ ٣ سب لوگوں

النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾

کا خدا ٤ اس کے شر سے جو دل میں برے خطرے ڈالے ٥ اور دبک رہے ٦

الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ

وہ جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں جن

الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ٪﴿۶﴾

اور آدمی ٧

(١) سورۃ الناس بقولِ اَصح مدنیہ ہے اس میں ایک رکوع چھ آیتیں بیس کلمے اناسی حروف ہیں۔ (٢) سب کا خالق مالک۔ ذکر میں انسانوں کی تخصیص ان کی تشریف کے لئے ہے کہ انہیں اشرف المخلوقات کیا۔ (٣) ان کے کاموں کی تدبیر فرمانے والا۔ (٤) کہ الٰہ معبود ہونا اسی کے ساتھ خاص ہے۔ (٥) مراد اس سے شیطان ہے۔ (٦) یہ اس کی عادت ہی ہے کہ انسان جب

Marfat.com

غافل ہوتا ہے تو اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دُبک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے۔ (۷) یہ بیان ہے وسوسے ڈالنے والے شیطان کا کہ وہ جِنوں میں سے بھی ہوتا ہے اور انسانوں میں سے بھی جیسا شیاطین جِنّ انسانوں کو وسوسے میں ڈالتے ہیں ایسے ہی شیاطین اِنس بھی نَاصِح بن کر آدمی کے دل میں وَسْوَسے ڈالتے ہیں پھر اگر آدمی ان وسوسوں کو مانتا ہے تو اس کا سلسلہ بڑھ جاتا ہے اور خوب گمراہ کرتے ہیں اگر اس سے مُتَنَفِّر ہوتا ہے تو ہٹ جاتے ہیں اور دُبک رہتے ہیں آدمی کو چاہئے کہ شیاطین جِنّ کے شر سے بھی پناہ مانگے اور شیاطین اِنس کے شَر سے بھی بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ سید عالم ﷺ شب کو جب بستر مبارک پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں دَستِ مبارک جمع فرما کر ان میں دم کرتے اور سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر اپنے مبارک ہاتھوں کو سر مبارک سے لے کر تمام جسمِ اقدس پر پھیرتے جہاں تک دست مبارک پہنچ سکتے یہ عمل تین ۳ مرتبہ فرماتے۔

Marfat.com

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ
اے اللہ ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے
وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ
ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف
الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ
کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے
مَنْ يَّفْجُرُكَ ط اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ
ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے، اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز
وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا
پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور تیری
رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ
رحمت کے امید وار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو
بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط
ملنے والا ہے

تشہد

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ
تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی

Marfat.com

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ
کے لیے ہیں۔ سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمتیں
وَبَرَکَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ
اور اس کی برکتیں سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک
الصّٰلِحِیْنَ ○ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط
میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آ
الٰہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور
لِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ وَعَلٰی آ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر صلوٰۃ بھیج جس طرح تو نے صلوٰۃ بھیجی حضرت ابراہیم علیہ السلام
لِ اِبْرٰهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ○ اَللّٰهُمَّ
پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے الٰہی برکت

Marfat.com

بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا

دے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو

بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ

جس طرح تو نے برکت دی حضرت ابراہیمؑ کو اور حضرت ابراہیمؑ کی آل کو بیشک تو

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ○ رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ

تعریف کیا گیا ہے بزرگ ہے۔ اے میرے پروردگار مجھ کو نماز کا پابند بنا دے

وَمِنْ ذُرِّيَّتِیْ ق رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ط ○ رَبَّنَا

اور میری اولاد کو بھی اے ہمارے پروردگار میری دعا قبول فرمائے ہمارے

اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ

پروردگار مجھ کو میرے ماں باپ کو اور سارے مسلمانوں کو بخش دے اس روز جبکہ اعمالوں کا

الْحِسَابُ ○

حساب ہونے لگے۔

شش کلمے

چھ۶ کلمے، ایمان مفصل اور ایمان مجمل یہ سب ترجمے کے ساتھ زبانی یاد کریں۔

اوّل کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

Marfat.com

دوسرا کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے

لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں

تیسرا کلمہ تمجید سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ

اللہ پاک ہے اور سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور اللہ کے سوا

اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق نہیں

بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

مگر اللہ کی طرف سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک

لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ

نہیں، اسی کے لیے ہے بادشاہی اور اسی کے لیے تعریف ہے وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے

Marfat.com

وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَ

اور وہ زندہ ہے اس کو ہرگز کبھی موت نہیں آئے گی بڑے جلال اور بزرگی

الْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

والا ہے۔ اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ

میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر

ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً

گناہ سے جو میں نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر۔ چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر

وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ

اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اس

الذَّنْبِ الَّذِيْ لَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ

گناہ سے جس کو میں نہیں جانتا (اے اللہ) بیشک تو غیبوں کا جاننے والا اور

وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَ

عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت

Marfat.com

لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ کی مدد سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردِ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ

اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا

میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے

لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَ

اس (شرک) کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے

الشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ

اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے

وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا

اور بےحیائیوں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں

وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

اسلام لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا (ہے)

ایمانِ مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر

وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ

اور اسکے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر

مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

کا خالق اللہ ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں

وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ

اور اپنی صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے زبان

بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ ط

سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے۔

Marfat.com

بالغ مرد و عورت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ

الٰہی بخش دے ہمارے ہر زندہ کو اور

مَیِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا

ہمارے ہر متوفی کو اور ہمارے ہر حاضر اور ہمارے ہر غائب کو اور ہمارے ہر چھوٹے کو اور ہمارے

وَذَكَرِنَا وَاُنْثٰنَا ط اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا

ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو الٰہی تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو

فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا

اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو موت دے

فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط

تو اس کو ایمان پر موت دے۔

نابالغ لڑکے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّ

الٰہی اس (لڑکے) کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا

اجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا

بنا دے اور اس کو ہمارے لیے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنیوالا بنا دے اور اس کو ہماری سفارش

وَّمُشَفَّعًا ط کرنے والا بنا دے اور وہ جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

Marfat.com

نابالغ لڑکی کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّ

الٰہی اس (لڑکی) کو ہمارے لیے آگے پہنچ کر سامان کرنے والی بنادے اور

اجْعَلْھَا لَنَآ اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً

اس کو ہمارے لیے اجر (کی موجب) [illegible] بنادے اور اس کو ہمارے لیے سفارش کرنے والی بنادے

وَّمُشَفَّعَةً ط

تلبیہ یعنی لَبَّیْكَ (ترجمے کے ساتھ) زبانی یاد کریں۔

لَبَّیْكَ

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ ط لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ط

ترجمہ: میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَا شَرِیْكَ لَكَ ط

تمام خوبیاں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور تیرا ہی ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔

Marfat.com

پڑھنے یا سننے کے مدنی انعامات

(فہرست)

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
۱	بہار شریعت حصّہ ۹ سے مرتد کا بیان	
۲	〃 〃 ۲ سے نجاستوں کا بیان	
۳	〃 〃 〃 کپڑے پاک کرنے کا طریقہ	
٤	〃 〃 ۱٦ سے جھوٹ کا بیان	
۵	〃 〃 〃 غیبت اور چغلی کا بیان	
٦	〃 〃 〃 بغض وحسد کا بیان	
۷	〃 〃 〃 تکبر کا بیان	
۸	〃 〃 〃 والدین کے حقوق کا بیان	
۹	شادی شدہ اسلامی بھائی اور بہنوں کیلئے	
۱۰	بہار شریعت حصّہ ۷ سے محرمات کا بیان	
۱۱	〃 〃 〃 حقوق الزوجین کا بیان	
۱۲	〃 〃 ۸ سے بچوں کی پرورش کا بیان	
۱۳	〃 〃 〃 طلاق کا بیان	
۱٤	〃 〃 〃 ظہار کا بیان	
۱۵	〃 〃 〃 طلاق کے کنایہ کا بیان	

برائے مدینہ:- تمہید الایمان، حسام الحرمین اور امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے تمام رسائل مدرسے میں مہیا کریں اور ان کا جلد مطالعہ فرمائیں یا سُن لیں۔ اور درست مخارج کے ساتھ ایکبار قرآن پاک ناظرہ پڑھنے کا سلسلہ بھی جلد شروع کردیں۔

Marfat.com

(بہار شریعت حصہ ۹ سے)

مُرتد[1] کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:-

وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (البقرۃ ۲۱۷ پ ۲)

ترجمہ: تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مُرتد ہوجائے اور کُفر کی حالت میں مرے اس کے تمام اَعمال دُنیا اور آخرت میں رائے گاں ہیں اور وہ لوگ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اور فرماتا ہے:- يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۵۴ (المائدہ ۵ آیت ۵۴)

اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مُرتد ہوجائے تو عنقریب اللہ ایک ایسی قوم لائے گا جو اللہ کو محبوب ہوگی اور وہ اللہ عزوجل کو محبوب رکھے گی۔ مسلمانوں کے سامنے ذلیل اور کافروں پر سخت ہوگی وہ لوگ اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کریں گے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ عزوجل کا فضل

[1] اسلام سے پھرنے والا

Marfat.com

ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

اور فرماتا ہے:۔

قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ (التوبہ ۶۵)

تم فرمادو کیا اللہ عزوجل اور اس کی آیتوں اور اسکے رسول ﷺ کیساتھ تم مسخرہ پن کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے۔

حدیث۱:۔امام بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا بندہ کبھی اللہ عزوجل کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی اپنے نزدیک ایک معمولی بات کہتا ہے) اللہ عزوجل اس کی وجہ سے اس کے بہت درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ عزوجل کی ناراضگی کی بات کرتا ہے اور اس خیال بھی نہیں کرتا اس کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ مشرق ومغرب کے درمیان میں جو فاصلہ ہے اس سے بھی فاصلہ پر جہنم میں گرتا ہے

حدیث۲و۳:۔ صحیح بخاری ومسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے اس کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے وہ کسی کو قتل کرے اور ثیب زانی [1] اور دین سے نکل جانے والا جو جماعت

[1] شادی شدہ زانی

بقیہ

Marfat.com

مسلمین کو چھوڑ دیتا ہے اور ترمذی ونسائی وابن ماجہ نے اسی کی مثل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث ٤:- صحیح بخاری شریف میں عکرمہ سے مروی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں چند زِندیق ١ پیش کئے گئے انہوں نے ان کو جلادیا جب یہ خبر عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو یہ فرمایا کہ میں ہوتا تو نہیں جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اِس سے منع کیا فرمایا کہ "اللہ عزوجل کے عذاب کے ساتھ تم عذاب مت دو" اور میں انہیں قتل کرتا اس لئے کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے، "جو شخص اپنے دین کو بدل دے اسے قتل کرڈالو۔"

مسئلہ: کُفروشِرک سے بد تر کوئی گناہ نہیں اور وہ بھی اِرْتِدَاد کہ یہ کفرِ اصلی سے بھی بااعتبار اَحکام سخت تر ہے جیسا کہ اس کے اَحکام سے معلوم ہوگا مسلمان کو چاہئے کہ اس سے پناہ مانگتا رہے کہ شیطٰن ہر وقت ایمان کی گھات میں ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شیطٰن انسان کے بدن میں خون کی طرح تیرتا ہے۔ آدمی کو کبھی اپنے اوپر یا اپنی اِطاعت واَعمال پر بھروسہ نہ چاہئے ہر وقت خدا عزّوجلّ پر اعتماد کرے او اسی سے بقائے ایمان کی دُعا چاہے کہ اسی کے ہاتھ میں قلب ہے اور قلب کو قلب اسی وجہ سے

١ بے دین

Marfat.com

کہتے ہیں کہ لوٹ پوٹ ہوتا رہتا ہے ایمان پر ثابت رہنا اسی کی توفیق سے ہے جس کے دستِ قدرت میں قلب ہے اور حدیث میں فرمایا کہ شرک سے بچو کہ وہ چیونٹی کی چال سے مخفی ہے اور اس سے بچنے کی حدیث میں ایک دعا ارشاد فرمائی اسے ہر روز تین مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ شرک سے محفوظ رہو گے وہ دعا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ. مُرْتَد وہ شخص ہے کہ اسلام کے بعد کسی اَمْر کا اِنکار کرے جو ضروریاتِ دین سے ہو یعنی زبان سے کلمہ کفر بکے جس میں تاویلِ صحیح کی گنجائش نہ ہو یوہیں بعض اَفعال بھی ایسے ہیں جن سے کافر ہوجاتا ہے مثلا بُت کو سجدہ کرنا۔ مُصْحَف شریف[1] کو نجاست کی جگہ پھینک دینا۔

مسئلہ: جو بطور تمسخر اور ٹھٹھے کے کُفْر کرے گا وہ بھی مُرْتَد ہے اگرچہ کہتا ہے کہ ایسا اِعْتِقاد نہیں رکھتا (درمختار)

مسئلہ: کسی کلام میں چند معنی بنتے ہیں بعض کفر کی طرف جاتے ہیں بعض اسلام کی طرف تو اس شخص کی تکفیر نہیں کی جائے گی ہاں اگر معلوم ہو کہ فاعل نے معنیِ کفر کا اِرادہ کیا مثلا وہ خود کہتا ہے کہ میری مُراد یہی ہے تو کلام کا مُحْتَمَل ہونا نفع نہ دے گا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ

[1] قرآن مجید

کلمہ کے کُفْر ہونے سے فَاعِل کا کافر ہونا ضروری نہیں (ردالمختار وغیرہ)
آج کل بعض لوگوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ کسی شخص میں ایک بات بھی اسلام کی ہو تو اسے کافر نہ کہیں گے یہ بالکل غلط ہے کیا یَہُود ونصارٰی میں اسلام کی کوئی بات نہیں پائی جاتی حالانکہ قران عظیم میں انہیں کافر فرمایا گیا بلکہ بات یہ ہے کہ علمائے کرام نے فرمایا تھا کہ اگر کسی مسلمان نے ایسی بات کہی جس کے بعض معنی اسلام کے مطابق ہیں تو کافر نہ کہیں گے اس کو ان لوگوں نے یہ بنالیا۔ ایک یہ وبا بھی پھیلی ہوئی ہے کہتے ہیں کہ "ہم تو کافر کو بھی کافر نہ کہیں گے کہ ہمیں کیا معلوم کہ اس کا خاتمہ کُفْر پر ہوگا" یہ بھی غلط ہے قران عظیم نے کافر کو کافر کہا اور کافر کہنے کا حکم دیا قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور اگر ایسا ہے تو مسلمان کو بھی مسلمان نہ کہو تمھیں کیا معلوم کہ اِسلام پر مرے گا۔ خاتمہ کا حال تو خدا عزوجل جانے مگر شریعت نے کافر و مسلم میں اِمْتِیاز رکھا ہے۔ اگر کافر کو کافر نہ جانا جائے تو کیا اس کے ساتھ وہی مُعَاملات کرو گے جو مسلم کے ساتھ ہوتے ہیں حالانکہ بہت سے اُمُور ایسے ہیں جن میں کفّار کے اَحْکام مسلمانوں سے بالکل جُدا ہیں مثلاً ان کے جنازہ کی نماز نہ پڑھنا ان کے لئے اِسْتِغْفار نہ کرنا ان کو مسلمانوں کی طرح دفن نہ کرنا ان کو اپنی لڑکیاں

Marfat.com

نہ دینا ان پر جہاد کرنا ان سے جِزْیَہ ۱ لینا اس سے اِنکار کریں تو قتل کرنا وغیرہ وغیرہ بعض جاہل یہ کہتے ہیں کہ "ہم کسی کو کافر نہیں کہتے عالم لوگ جانیں وہ کافر کہیں" مگر کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ عوام کے تو وہی عَقائد ہوں گے جو قرآن وحدیث وغیرہما سے عُلَماء نے انہیں بتائے یا عوام کیلئے کوئی شریعت جداگانہ ہے؟ جب ایسا نہیں تو پھر عالمِ دین کے بتائے پر کیوں نہیں چلتے نیز یہ کہ ضروریات کا انکار کوئی ایسا امر نہیں جو عُلَماء ہی جانیں عوام جو علماء کی صحبت سے مُشَرَّف ہوتے رہتے ہیں وہ بھی ان سے بے خبر نہیں ہوتے پھر ایسے معاملہ میں پَہلو تَہی اور اِعْرَاض کے کیا معنی

مسئلہ: کہنا کچھ چاہتا تھا اور زبان سے کُفْر کی بات نکل گئی تو کافر نہ ہوا یعنی جب کہ اس امر سے اِظْہارِ نفرت کرے کہ سننے والوں کو بھی معلوم ہوجائے کہ غلطی سے یہ لفظ نکلا ہے اور اگر بات کی پَچْ ۲ کی تو کافر ہوگیا کہ کُفْر کی تائید کرتا ہے۔

مسئلہ: کفری بات کادل میں خَیال پیدا ہوا اور زبان سے بولنا برا جانتا ہے تو یہ کُفْر نہیں بلکہ خاص ایمان کی عَلامت ہے کہ دل میں ایمان نہ ہوتا تواسے بُرا کیوں جانتا۔

مسئلہ: مُرْتَد ہونے کی چَنْد شرطیں ہیں(۱) ۔ عَقْل۔ ناسمجھ بچہ اور پاگل

---

۱ وہ رقم جو غیر مسلم حاکم اسلام کو دارالاسلام میں رہنے کے عوض دیتا ہے۔ ۲ ضد

Marfat.com

سے ایسی بات نکلی تو حکم کفر نہیں۔(۲)ہوش۔ اگر نشہ میں بکا تو کافر نہ ہوا۔(۳)اختیار ۔مجبوری اور اِکْرَاہ ۱؎کی صورت میں حکم کفر نہیں مجبوری کے یہ معنی ہیں کہ جان جانے یا عُضْو کٹنے یاضَرْب شدیدکا صحیح اندیشہ ہواس صورت میں صرف زَبان سے اس کلمہ کے کہنے کی اجازت ہے بشرطیکہ دل میں وہی اطمینانِ ایمانی ہو اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ

مسئلہ: جو شخص مَعاذاللہ عزّوجل مُرتَد ہوگیا تو مُسْتَحَب ہے کہ حاکمِ اسلام اُس پر اِسلام پیش کرے اور اگر وہ کچھ شُبہ بیان کرے تو اس کا جواب دے اوراگر مُہلت مانگے تو تین۳ دن قید میں رکھے اور ہر روز اِسلام کی تلقین کرے یوہیں اگر اس نے مُہلت نہ مانگی مگر اُمّید ہے کہ اسلام قبول کرلے گا جب بھی تین۳ دن قید میں رکھا جائے پھر اگر مسلمان ہوجائے فَبِہَا ورنہ قتل کردیا جائے بغیر اِسلام پیش کئے اسے قتل کرڈالنا مَکْرُوْہ ہے (درمختار)مُرتَد کو قید کرنااور اِسلام نہ قبول کرنے پر قتل کرڈالنا بادشاہِ اسلام کا کام ہے اور اس سے مَقصود یہ ہے کہ ایسا شخص اگر زندہ رہا اور اس سے تَعَرُّض ۲؎ نہ کیا گیاتو ملک میں طرح طرح کے فسادہوں گے اور فتنہ کا سلسلہ روز بروز ترقی پذیر ہوگا جس کی وجہ سے امنِ عامہ میں خَلل پڑے گا لہذا ایسے شخص کو ختم کردینا ہی مُقتَضائے حکمت تھا اب

۱؎ زبردستی۔ ۲؎ درپے ہونا

Marfat.com

چونکہ حکومتِ اسلام ہندوستان میں باقی نہیں کوئی رُوک تھام کرنے والا باقی نہ رہا۔ ہر شخص جو چاہتا ہے بکتا ہے اور آئے دن مسلمانوں میں فساد پیدا ہوتا ہے نئے نئے مذہب پیدا ہوتے ہیں ایک خاندان بلکہ بعض جگہ ایک گھر میں کئی مذہب ہیں اور بات بات پر جھگڑے لڑائی ہیں۔ان تمام خرابیوں کا باعث یہی نیا مذہب ہے۔ ایسی صورت میں سب سے بہتر ترکیب وہ ہے جو ایسے وقت کے لئے قُران وحدیث میں ارشاد ہوئی ۔ اگر مسلمان اِس پر عمل کریں تمام قِصّوں سے نجات پائیں دنیا وآخرت کی بھلائی ہاتھ آئے وہ یہ کہ ایسے لوگوں سے بالکل میل جول چھوڑدیں۔ سَلام وکلام ترک کردیں ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا انکے ساتھ کھانا پینا ان کے یہاں شادی بیاہ کرنا غرض ہر قسم کے تعلّقات ان سے قَطَع کردیں گویا سمجھیں کہ وہ اب رہا ہی نہیں واللہ الموافق

مسئلہ: کسی دین باطل کو اختیار کیا مثلاً یہودی یانَصرانی ہوگیا ایسا شخص مسلمان اس وقت ہوگا کہ اس دینِ باطل سے بیزاری ونفرت ظاہر کرے اور دینِ اسلام قبول کرے اور اگر ضَروریاتِ دین میں سے کسی بات کا انکار کیا ہو تو جب تک اس کا اِقرار نہ کرے جس سے اِنکار کیا ہے محض کلمہ شہادت پڑھنے پر اس کے اِسلام کا حکم نہ دیا جائے گا کہ کلمہِ شہادت کا اس

Marfat.com

نے بظاہر انکار نہ کیا تھا مثلاً نماز یا روزہ کی فرضیت سے انکار کرے یا شراب اور سُوئر کی حُرمَت نہ مانے تو اس کے اسلام کے لئے یہ شرط ہے کہ جب تک خاص اس اَمر کا اقرار نہ کرے اس کا اسلام قبول نہیں یا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی جناب میں گُستاخی کرنے سے کافر ہوا تو جب تک اس سے توبہ نہ کرے مسلمان نہیں ہوسکتا۔(درِ مختار، ردالمحتار)

مسئلہ: عورت یا نابالغ سمجھ والا بچہ مُرتد ہوجائے تو قتل نہ کریں گے بلکہ قید کریں گے یہاں تک کہ توبہ کرے اور مسلمان ہوجائے (عالمگیری)

مسئلہ: مرتد اگر اِرْتِدَاد[1] سے توبہ کرے تواس کی توبہ مقبول ہے مگر بعض مرتدین مثلاً کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کہ اس کی توبہ مقبول نہیں توبہ قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد بادشاہِ اسلام اسے قتل نہ کرے گا۔

مسئلہ: مُرتَد اگر اپنے اِرْتِدَاد سے انکار کرے تو یہ انکار بمنزلہِ توبہ کے ہے اگرچہ گواہانِ عادل سے اس کا اِرْتِدَاد ثابت ہو یعنی اس صورت میں یہ قرار دیا جائے گا کہ اِرْتِدَاد تو کیا مگر اب توبہ کرلی لہذا قتل نہ کیا جائے گا اور اِرْتِدَاد کے باقی اَحْکام جاری ہونگے مثلاًاس کی عورت نکاح سے نکل جائے گی جو کچھ اعمال کیے تھے سب اکارت ہوجائیں گے حج کی استطاعت

[1] مرتد ہونا

Marfat.com

رکھتا ہو تو اب پھر حج فرض ہے پہلا حج جو کر چکا تھا بے کار ہوگیا۔ (درمختار، البحرالرائق) اگر اس قول سے اِنکار نہیں کرتا مگر لایعنی تقریروں سے اس کو صحیح بتاتا ہے جیسا زمانۂ حال کے مُرتدِّین کا شیوہ ہے تو یہ نہ انکار ہے نہ توبہ مثلاً قادیانی کہ نبوّت کا دعویٰ کرتا ہے اور خاتم النّبیّن کے غلط معنیٰ بیان کر کے اپنی نبوّت کو برقرار رکھنا چاہتا ہے یا حضرتِ سیّدنا مسیح عیسیٰ علیہ افضل الصلوۃ والثنا کی شانِ پاک میں سَخت سخت حملے کرتا ہے پھر حیلے گھڑتا ہے یا بعض عمائد وہابیہ کہ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان رفیع میں کلماتِ دُشنام[1] استعمال کرتے اور تاویلِ غیر مقبول کر کے اپنے اوپر سے کُفر اٹھانا چاہتے ہیں ایسی باتوں سے کفر نہیں ہٹ سکتا۔ کفر اٹھانے کا جو نہایت آسان طریقہ ہے کاش اسے برتتے تو ان زحمتوں میں نہ پڑتے اور عذابِ آخرت سے بھی اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل رہائی کی صورت نکلتی وہ صرف توبہ ہے کہ کفر و شرک سب کو مٹادیتی ہے مگر اس میں وہ اپنی ذِلّت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ خدا کو محبوب اس کے محبوبوں کو پسند تمام عُقلا کے نزدیک اس میں عزت۔

مسئلہ: زمانہء اسلام میں کچھ عبادات قضا ہوگئیں اور ادا کرنے سے پہلے مُرتد ہوگیا پھر مسلمان ہوا تو ان عبادات کی قضا کرے اور جو ادا

[1] برے کلمات

Marfat.com

ہوچکا تھا اگرچہ اِرْتِدَاد سے باطل ہوگئیں مگر اس کی قضا نہیں البتہ اگر صاحبِ اِسْتِطَاعت ہو تو حج دوبارہ فرض ہوگا (درِ مختار)

مسئلہ: اگر کفرِ قطعی ہو تو عورت نِکاح سے نکل جائے گی پھر اِسلام لانے کے بعد اگر عورت راضی ہو تو دوبارہ اس سے نکاح ہوسکتا ہے ورنہ جہاں پسند کرے نکاح کرسکتی ہے اس کا کوئی حق نہیں کہ عورت کو دوسرے کے ساتھ نکاح کرنے سے روک دے اور اگر اسلام لانے کے بعد عورت کو بدستور رکھ لیا دوبارہ نکاح نہ کیا تو قربت زنا ہوگی اور بچے وَلَدُالزِّنا اور اگر کفرِ قطعی نہ ہو یعنی بعض عُلَماء کافر بتاتے ہوں اور بعض نہیں یعنی فُقَہا کے نزدیک کافر ہو اور مُتَکَلِّمِین کے نزدیک نہیں تو اس صورت میں بھی تَجْدِیدِ اسلام وَ تجدیدِ نکاح کا حُکْم دیا جائے گا۔(درمختار)

مسئلہ: عورت کو خبر ملی کہ اس کا شوہر مُرْتَد ہوگیا ہے تو عِدَّت گزار کر دوسرا نکاح کرسکتی ہے۔ خبر دینے والے دو مرد ہوں یا ایک مرد اور دو عورتیں بلکہ ایک عادل کی خبر کافی ہے۔(درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ: عورت مُرْتَد ہوگئی پھر اِسلام لائی تو شوہرِ اول سے نکاح کرنے پر مجبور کی جائیگی یہ نہیں ہوسکتا کہ دوسرے سے نکاح کرے اسی پر فتوٰی ہے۔(درمختار)

Marfat.com

مسئلہ: مُرْتَد کا نکاح بالاتفاق باطل ہے وہ کسی عورت سے نکاح نہیں کر سکتا نہ مُسْلِمَہ سے نہ کافرہ سے نہ مُرْتَدَّہ سے نہ حُرَّہ[1] سے نہ کَنِیز سے (عالمگیری)

مسئلہ: مُرْتَد کا ذَبِیْحَہ مُرْدَار ہے اگرچہ بِسْمِ اللہ کر کے ذِبح کرے یوہیں کُتّے یا باز یا تیر سے جو شکار کیا ہے وہ بھی مُرْدَار ہے اگرچہ چھوڑتے وقت بِسْمِ اللہ کہہ لی ہو (عالمگیری)

مسئلہ: مُرْتَد کسی معاملہ میں گواہی نہیں دے سکتا اور کسی کا وَارِث نہیں ہو سکتا اور زمانہ اِرْتِداد میں جو کچھ کمایا ہے اس میں مُرْتَد کا کوئی وارث نہیں ہو سکتا۔ (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ: ارتداد سے مِلک جاتی رہتی ہے یعنی جو کچھ اس کے اَمْلاک وَاَمْوال تھے سب اس کی مِلک سے خارج ہوگئے مگر جبکہ پھر اِسلام لائے اور کفر سے توبہ کرے تو بدستور مالک ہو جائے گا اور کفر پر ہی مر گیا یا دَارُالحرْب کو چلا گیا تو زمانہِ اسلام کے جو کچھ اَمْوال ہیں ان سے اوّلاً ان دُیُون کو ادا کرینگے جو زمانہِ اسلام میں اسکے ذِمّہ تھے۔ اس سے جو بچے وہ مسلمان ورثہ کو ملیگا اور زمانہ اِرْتِداد میں جو کچھ کمایا ہے اس سے زمانہِ ارتداد کے دُیُون[2] ادا کریں گے اس کے بعد جو بچے وہ فَئے[3] ہے (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ: عورت کو طَلاق دی تھی وہ ابھی عِدّت ہی میں تھی کہ شوہر

[1] آزاد عورت۔ [2] قرضوں۔ [3] بیت المال کا حصہ

Marfat.com

مُرْتَد ہو کر دَارُالحَرْب کو چلا گیا یا حالتِ ارتداد میں قتل کیا گیا تو وہ عورت وارث ہوگی (تبیین)

مسئلہ: مُرْتَد دَارُالحَرْب[1] کو چلا گیا یا قاضی نے لِحاق یعنی دارالحرب میں چلے جانے کا حکم دے دیا تو اس کے مُدَبَّر[2] اور اُمِّ وَلَد آزاد ہوگئے اور جتنے دُیُون میعادی تھے ان کی میعاد پوری ہوگئی یعنی اگرچہ ابھی میعاد پوری ہونے میں کچھ زمانہ باقی ہو مگر اسی وقت وہ دَیْن واجب الادا ہوگئے اور زمانۂ اسلام میں جو کچھ وَصِیَّت کی تھی وہ سب باطل ہے (فتح القدیر)

مسئلہ: مُرْتَد ہِبَہ قبول کرسکتا ہے۔ کنیز کو اُمِّ وَلَد کرسکتا ہے یعنی اس کی لونڈی کو حمل تھا اور زمانہ ارتداد میں بچّہ پیدا ہوا تو اس بچہ کے نسب کا دعوٰی کرسکتا ہے کہہ سکتا ہے کہ یہ میرا بچہ ہے لہذا یہ بچہ اس کا وارث ہوگا اور اس کی ماں اُمِّ ولد ہوجائیگی (عالمگیری)

مسئلہ: مُرْتَد دارالحرب کو چلا گیا پھر مسلمان ہوکر واپس آیا تو اگر قاضی نے ابھی تک دارالحرب جانے کا حکم نہیں دیا تھا تو تمام اَمْوال اسکو ملیں گے اور اگر قاضی حکم دے چکا تھا تو جو کچھ ورثہ کے پاس موجود ہے وہ ملے گا اور ورثہ جو کچھ خرچ کرچکے یا بَیْع[3] وغیرہ کرکے انتقالِ مِلک کرچکے اس میں کچھ نہیں (عالمگیری) **تنبیہ**: زمانہ حال میں جو لوگ باوجود

---

[1] وہ ملک جہاں اسلامی حکومت نہ ہو اور مسلمانوں کو فرائض کی ادائگی سے روکا جاتا ہو۔ [2] غلام کی ایک قسم جس کی آزادی آقا کی موت پر موقوف ہو۔
[3] فروخت

Marfat.com

اِدّعائے اسلام کلماتِ کُفر بکتے ہیں یا کُفری عقائد رکھتے ہیں ان کے اَقوال وَاَفعال کا بیان "حصہ اوّل" میں گزرا یہاں چند دیگر کلمات کفر جو لوگوں سے صادر ہوتے ہیں بیان کیے جاتے ہیں تاکہ ان کا بھی علم حاصل ہو اور ایسی باتوں سے توبہ کی جائے اور اسلامی حدود کی مُحافُظت کی جائے۔

مسئلہ: جس شخص کو اپنے ایمان میں شک ہو یعنی کہتا ہے کہ مجھے اپنے مُؤمن ہونے کا یقین نہیں یا کہتا ہے "معلوم نہیں میں مومن ہوں یا کافر" وہ کافر ہے ہاں اگر اس کا مطلب یہ ہو کہ معلوم نہیں میرا خاتمہ ایمان پر ہوگا یا نہیں تو کافر نہیں جو شخص ایمان وکفر کو ایک سمجھے یعنی کہتا ہے کہ سب ٹھیک ہے خدا کو سب پسند ہے وہ کافر ہے یوہیں جو شخص ایمان پر راضی نہیں یا کفر پر راضی ہے وہ بھی کافر ہے۔ (عالمگیری)

مسئلہ: ایک شخص گناہ کرتا ہے لوگوں نے اسے منع کیا تو کہنے لگا اسلام کا کام اسی طرح کرنا چاہئے یعنی جو گناہ و مَعْصِیَت کو اسلام کہتا ہے وہ کافر ہے یوہیں کسی نے دوسرے سے کہا میں مسلمان ہوں اس نے جواب میں کہا تجھ پر بھی لَعْنت اور تیرے اِسلام پر بھی لعنت ایسا کہنے والا بھی کافر ہے (عالمگیری)

مسئلہ: اگر یہ کہا خدا مجھے اس کام کے لئے حکم دیتا جب بھی نہ کرتا

Marfat.com

تو کافر ہے یوہیں ایک نے دوسرے سے کہا میں اور تم خدا کے حکم کے مُوافق کام کریں دوسرے نے کہا میں خدا کا حکم نہیں جانتا یا کہا یہاں کسی کا حکم نہیں چلتا(عالمگیری)

مسئلہ:کوئی شخص بیمار نہیں ہوتا یا بہت بُوڑھا ہے مَرتا نہیں اس کیلئے یہ کہنا کہ"اسے اللہ میاں بھول گئے ہیں"یا کسی زبان دراز آدمی سے یہ کہنا کہ خدا عزوجل تمھاری زبان کا مقابلہ کر ہی نہیں سکتا میں کس طرح کروں یہ کفر ہے(خلاصۃ الفتاوٰی)یوہیں ایک نے دوسرے سے کہا،"اپنی عورت کو قابو میں نہیں رکھتا"اس نے کہا،"عورتوں پر خدا کو تو قدرت ہے نہیں مجھ کو کہاں سے ہو گی۔"

مسئلہ:خدا کیلئے مکان ثابت کرنا کفر ہے کہ وہ مکان سے پاک ہے یہ کہنا کہ اوپر خدا ہے نیچے تم یہ کلمہ کفر ہے(خانیہ)

مسئلہ:کسی نے کہا گناہ نہ کرو ورنہ خدا تجھے جہنّم میں ڈالیگا اس نے کہا میں جہنّم سے نہیں ڈرتا یا کہا خدا کے عذاب کی کچھ پروا نہیں یا ایک نے دوسرے سے کہا"تو خدا سے نہیں ڈرتا"اس نے غُصّہ میں کہا"نہیں"یا کہا"خدا کیا کرسکتا ہے اس کے سوا کہ دوزخ میں ڈالدے"یا کہا"خدا سے ڈر"اس نے کہا"خدا کہاں ہے"یہ سب کفر کے کلمات ہیں(عالمگیری)

مسئلہ:کسی سے کہا"اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل تم اس کام کو کرو گے"اس نے

Marfat.com

کہا،"میں بغیر ان شآء اللہ کرونگا"یا ایک نے دوسرے پر ظلم کیا مظلوم نے کہا "خدانے یہی مُقدّر کیا تھا" ظالم نے کہا،"میں بغیر اللہ کے مقدر کئے کرتا ہوں" یہ کُفر ہے(عالمگیری)

مسئلہ:کسی مسکین نے اپنی محتاجی کو دیکھ کر یہ کہا،"اے خدافلاں بھی تیرا بندہ ہے اسکو تونے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قدر رنج وتکلیف دیتا ہے آخر یہ کیا انصاف ہے"۔ایسا کہنا کفر ہے(عالمگیری)حدیث میں ایسے ہی کیلئے فرمایا کَادَالْفَقْرُاَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا محتاجی کفر کے قریب ہے کہ جب محتاجی کے سبب ایسے نا ملائم کلمات صادر ہوں جو کفر ہیں تو گویا خود محتاجی قریب بکفر ہے۔

مسئلہ:اللہ عزوجل کے نام کی تَصْغِیر کرنا کفر ہے جیسے کسی کا نام عبداللہ،عبدالخالق یاعبدالرحمٰن ہو اسے پکارنے میں آخر میں الف وغیرہ ایسے حروف ملادیں جس سے تصغیر سمجھی جاتی ہے(البحرالرائق)

مسئلہ:ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اسکا لڑکا باپ کو تلاش کررہا تھا اور روتا تھاکسی نے کہا "چپ رہ تیرا باپ اللہ اللہ کرتاہے" یہ کہنا کفر نہیں کیونکہ اسکے معنی یہ ہیں کہ خدا کی یاد کرتاہے(عالمگیری)اور بعض جاہل کہتے ہیں کہ"لاالہ پڑھتا ہے"یہ بہت قبیح ہے کہ یہ نفی محض ہے جسکا

Marfat.com

مطلب یہ ہوا کہ کوئی خدا نہیں اور یہ معنی کفر ہیں۔

مسئلہ: انبیاء علیھم الصلاۃ والسلام کی توہین کرنا ان کی جناب میں گستاخی کرنا یا ان کو فَواحش و بے حیائی کی طرف منسوب کرنا کفر ہے مثلاً معاذاللہ یوسف علیہ السلام کو زِنا کی طرف نسبت کرنا۔

مسئلہ: جو شخص حضور اقدس ﷺ کو تمام انبیاء میں آخر نبی نہ جانے یا حضور ﷺ کی کسی چیز کی توہین کرے یا عیب لگائے، آپکے موئے مبارک کو تحقیر سے یاد کرے، آپکے لباس مبارک کو گندہ اور میلا بتائے، حضور ﷺ کے ناخن مبارک بڑے بڑے کہے یہ سب کفر ہے بلکہ اگر کسی کے اس کہنے پر کہ حضور کو کدّو پسند تھا کوئی یہ کہے مجھے پسند نہیں تو بعض علما کے نزدیک کافر ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر اس حیثیت سے اسے ناپسند ہے کہ حضور کو پسند تھا تو کافر۔ ہے یوہیں کسی نے یہ کہا کہ حضور اقدس ﷺ کھانا تناوُل فرمانے کے بعد تین بار انگُشت ہائے مبارک چاٹ لیا کرتے تھے اس پر کسی نے کہا "یہ ادب کے خلاف ہے" یا کسی سنت کی تحقیر کرے مثلاً داڑھی بڑھانا مونچھیں کم کرنا عِمامہ باندھنا یا شِملہ لٹکانا ان کی اہانت کفر ہے جبکہ سنّت کی توہین مقصود ہو۔

مسئلہ: اب جو اپنے کو کہے "میں پیغمبر ہوں" اور اسکا مطلب یہ بتائے کہ

Marfat.com

میں پیغام پہنچاتا ہوں وہ کافر ہے یعنی یہ نادیل مسموع ۱؎ نہیں کہ عُرف میں یہ لفظ رسول ونبی کے معنے میں ہے (عالمگیری)

مسئلہ: حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی شانِ پاک میں سبّ وشتم ۲؎ کرنا تبرّا ۳؎ کہنا یا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی صُحبت یاامامت وخِلافت سے انکار کرنا کفر ہے(عالمگیری وغیرہ)حضرت امّ المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان پاک میں قذف ۴؎ جیسی ناپاک تہُمت لگانا یقیناً قطعاً کفر ہے۔

مسئلہ: دشمن ومبغوض ۵؎ کو دیکھکر یہ کہنا ملک الموت آگئے یاکہا اُسے ویساہی دشمن جانتا ہوں جیسا ملک الموت کو۔" اسمیں اگر ملکُ الموت کو برا کہنا ہے تو کفر ہے اور موت کی ناپسندیدگی کی بنا پر ہے تو کفر نہیں یوہیں جبرئیل یا میکائیل یاکسی فرشتہ کو جو شخص عیب لگائے یا توہین کرے کافر ہے۔

مسئلہ: قران کی کسی آیت کو عیب لگانا یا اس کی توہین کرنا یا اس کے ساتھ مسخرہ پن کرنا کفر ہے مثلا داڑھی مونڈانے سے منع کرنے پر اکثر داڑھے منڈے کہتے ہیں کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ جس کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں "کلا صاف کرو" یہ قران کی تحریف وتبدیل بھی ہے اور اس کے ساتھ مذاق اور دل لگی بھی اور یہ دونوں باتیں کفر اسی طرح اکثر باتوں میں قران مجید کی آیتیں بے موقع پڑھ دیا کرتے ہیں اور مقصود ہنسی کرنا ہوتا

۱؎ سنی نہیں جائے گی۔ ۲؎ گالیاں دینا۔ ۳؎ برا بھلا کہنا۔ ۴؎ زنا کی تہمت۔ ۵؎ جس سے بغض ہے

Marfat.com

ہے جیسے کسی کو نماز باجماعت کیلئے بلایا وہ کہنے لگا میں جماعت سے نہیں بلکہ تنہا پڑھونگا کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰے

مسئلہ: مزَامیر کے ساتھ قران پڑھنا کفر ہے گراموفون میں قران سننا منع ہے اگرچہ یہ باجا نہیں۔ بلکہ ریکارڈ میں جس طرح کی آواز بھری ہوتی ہے وہی اس سے نکلتی ہے اگر باجے کی آواز بھری جائے تو باجے کی آواز سننے میں آئیگی اور نہیں تو نہیں مگر گراموفون عموماً لَہْو و لَعِب کی مجالس میں بجایا جاتا ہے اور ایسی جگہ قران مجید پڑھنا سخت ممنوع ہے۔

مسئلہ: کسی سے نماز پڑھنے کو کہا اس ۔نے جواب دیا"نماز پڑھتا تو ہوں مگر اس کا کچھ نتیجہ نہیں" یا کہا "تم نے نماز پڑھی کیا فائدہ ہوا؟" یا کہا "نماز پڑھ کے کیا کروں کس کے لئے پڑھوں ماں باپ تو مرگئے" یا کہا "بہت پڑھ لی اب دل گھبراگیا" یا کہا "پڑھنا نہ پڑھنا دونوں برابر ہے" غرض اسی قسم کی بات کرنا جس سے فرضیت کا انکار سمجھا جاتا ہو یا نماز کی تحقیر ہوتی ہو یہ سب کفر ہے۔

مسئلہ: کوئی شخص صرف رَمضان میں نماز پڑھتا ہے بعد میں نہیں پڑھتا اور کہتا یہ ہے کہ یہی بہت ہے یا جتنی پڑھی یہی زیادہ ہے کیونکہ رمضان میں ایک نماز ستّر نماز کے برابر ہے ایسا کہنا کفر ہے اس لئے کہ اس سے

Marfat.com

نماز کی فرضیت کا انکار معلوم ہوتا ہے۔

مسئلہ:اذان کی آواز سن کر یہ کہنا"کیا شور مچا رکھا ہے" اگر یہ قول بر وجہِ انکار ہو کفر ہے (عالمگیری)

مسئلہ:روزۂ رمضان نہیں رکھتا اور کہتا ہے کہ" روزہ وہ رکھے جسے کھانا نہ ملے" یا کہتا ہے" جب خدانے کھانے کو دیا ہے تو بھوکے کیوں مریں" یا اسی قسم کی اور باتیں جن سے روزہ کی ہتک و تحقیر ہو کہنا کفر ہے

مسئلہ:علمِ دین اور عُلَماء کی توہین بے سبب یعنی محض اس وجہ سے کہ عالم دین ہے کفر ہے یوہیں عالم دین کی نقل کرنا مثلاً کسی کو منبر وغیرہ کسی اونچی جگہ پر بٹھائیں اور اس سے مسائل بطور اِسْتِہزاء[1] دریافت کریں پھر اسے تکیہ وغیرہ سے ماریں اور مذاق بنائیں یہ کفر ہے (عالمگیری) یوہیں شرع کی توہین کرنا مثلاً کہے،"میں شرع ورع نہیں جانتا "یا عالم دین محتاط کا فتوی پیش کیا گیا اس نے کہا ،"میں فتوی نہیں مانتا "یا فتوی کو زمین پر پٹک دیا۔

مسئلہ:کسی شخص کو شریعت کا حکم بتایا کہ اس معاملہ میں یہ حکم ہے اس نے کہا،" ہم شریعت پر عمل نہیں کرینگے ہم تو رسم کی پابندی کرینگے" ایسا کہنا بعض مشائخ کے نزدیک کفر ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ:شراب پیتے وقت یا زنا کرتے وقت یا جوا کھیلتے وقت بسم اللہ کہنا

[1] مذاق

Marfat.com

کفر ہے دو شخص جھگڑ رہے تھے ایک نے کہا ، " لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰه "
دوسرے نے کہا ، " لَاحَوْل کا کیاکام ہے یاکہا اس لَاحَوْل کو میں کیا کروں
یا لَاحَوْل روٹی کی جگہ کام نہ دیگا" یوہیں سُبْحٰنَ اللّٰہِ اور لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہ کے متعلق
اسی قسم کے الفاظ کہنا کفر ہے۔(عالمگیری)

مسئلہ:بیماری میں گھبرا کر کہنے لگا ، " تجھے اختیار ہے چاہے کافر مار یا
مسلمان مار" یہ کفر ہے یوہیں مصائب میں مبتلا ہو کر کہنے لگا ، " تونے میرا
مال لیا اور اولاد لے لی اور یہ لیاوہ لیا اب کیا کریگا اور کیاباقی ہے جو تونے
نہ کیا" اسطرح بکنا کفر ہے ۔

مسئلہ:مسلمان کو کلماتِ کفر کی تعلیم و تلقین کرنا کفر ہے اگرچہ کھیل
اور مذاق میں ایسا کرے یوہیں کسی کی عورت کو کفر کی تعلیم کی اور یہ کہا ،
" تُو کافر ہوجا تاکہ شوہر سے پیچھا چھوٹے" تو عورت کفر کرے یا نہ کرے
یہ کہنے والا کافر ہوگیا۔(خانیہ)

مسئلہ:ہولی اور دیوالی پوجنا کفر ہے کہ یہ عبادت غیرُاللہ ہے کفار کے
میلوں ، تہواروں میں شریک ہو کر ان کے میلے اور جُلوسِ مذہبی کی شان
وشوکت بڑھانا کفر ہے جیسے رام لیلا اور جنم اسٹمی اور رام نومی وغیرہ کے
میلوں میں شریک ہونا یوہیں ان کے تہواروں کے دن محض اس وجہ سے

Marfat.com

چیزیں خریدنا کہ کہ کفار کا تہوار ہے یہ بھی کفر ہے جیسے دیوالی میں کھلونے اور مٹھائیاں خریدی جاتی ہیں کہ آج خریدنا دیوالی منانے کے سوا کچھ نہیں یوہیں کوئی چیز خرید کر اس روز مشرکین کے پاس ہدیہ کرنا جبکہ مقصود اس دن کی تعظیم ہو تو کفر ہے (البحرالرائق) مسلمانوں پر اپنے دین ومذہب کا تحفظ لازم ہے دینی حمیّت اور دینی غیرت سے کام لینا چاہئے کافروں کے کفری کاموں سے الگ رہیں مگر افسوس کہ مشرکین تو مسلمانوں سے اجتناب کریں اور مسلمان ہیں کہ ان سے اِختِلاط رکھتے ہیں اسمیں سَراسَر مسلمانوں کا نقصان ہے۔اسلام خدا کی بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور جس بات میں اِیمان کا نقصان ہے اس سے دور بھاگو ورنہ شیطان گمراہ کردیگا اور یہ دولت تمھارے ہاتھ سے جاتی رہے گی پھر کَفِ افسوس ملنے کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئیگا اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ تو ہمیں صراطِ مستقیم پر قائم رکھ اور اپنی ناراضی کے کاموں سے بچا اور جس بات میں تو راضی ہے اس کی توفیق دے ۔تو ہر دشواری کو دور کرنے والا ہے اور ہر سختی کو آسان کرنے والا -

وصلے اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین والحمدللہ رب العالمین.

Marfat.com

بہار شریعت حصہ ۲ سے

نَجاستوں کا بیان کپڑے پاک کرنیکا طریقہ

حدیث۱۔ صحیح بُخاری و مسلم میں اَسْماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا ،"یارسول اللہ ﷺ ہم میں جب کسی کے کپڑے کو حَیض کاخون لگ جائے تو کیاکرے۔ "فرمایا ،"جب تم میں سے کسی کا کپڑا حَیض کے خُون سے آلودہ ہوجائے تو اسے کُھرچے پھر پانی سے دُھوئے تب اس میں نماز پڑھے۔"

حدیث۲۔ صَحِیْحَین میں ہے اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ، "رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے مَنی کو میں دُھوتی پھر حضور ﷺ نماز کو تشریف لے جاتے اور دھونے کا نشان اس میں ہوتا۔"

حدیث۳۔ صحیح مسلم میں ہے فرماتی ہیں کہ ،"میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے مَنی کو کَھُرچ ڈالتی پھر حضور ﷺ اس میں نماز پڑھتے۔"

حدیث۴۔ صحیح مسلم میں میں عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ عنہما سے مروی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں،" چمڑا جب پکالیا جائے پاک ہوجائے گا۔"

حدیث۵۔ امام مالک اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی، رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ،"مُردار کی کھالیں جب پکالی جائیں تو انہیں کام میں لایا جائے ۔"

Marfat.com

حدیث۶۔امام احمد و ابوداؤد و نسائی نے روایت کی،"رسول اللہ ﷺ نے درندوں کی کھال سے منع فرمایا۔"

حدیث۷۔دوسری روایت میں ہے ،"ان کے پہننے اور ان پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔"

نجاستوں کے متعلق اَحکام

نَجاست دو قِسم کی ہے ایک وہ جس کا حکم سخت ہے اس کو غَلِیْظَہ کہتے ہیں دوسری وہ جس کا حکم ہلکا ہے اس کو خَفِیْفَہ کہتے ہیں۔نجاستِ غَلیظہ کا حکم یہ ہے کہ اگر کپڑے یا بدن میں ایک دِرْہَم سے زیادہ لگ جائے تو اس کا پاک کرنا فرض ہے۔ بے پاک کئے نماز پڑھ لی تو ہوگی ہی نہیں اور قَصداً پڑھی تو گناہ بھی ہوا اور اگر بہ نیت اِسْتِخْفاف[۱] ہے تو کفر ہوا۔اور اگر دِرْہم کے برابر ہے تو پاک کرنا واجب ہے کہ بے پاک کئے نماز پڑھی تو مَکْرُوہِ تَحْرِیْمی ہوئی یعنی ایسی نماز کا اِعَادہ وَاجِب ہے اور قصداً پڑھی تو گنہگار بھی ہوا اور اگر دِرْہم سے کم ہے تو پاک کرنا سُنَّت ہے کہ بے پاک کئے نماز ہوگئی مگر خلافِ سُنَّت ہوئی اور اسکا اِعادہ بہتر ہے۔

مسئلہ:اگر نَجاست گاڑھی ہے جیسے پاخانہ ،لید، گُوبر تو دِرْہَم کے برابر یا کم یا زیادہ کے معنی یہ ہیں کہ وزن میں اسکے برابر کم یا زیادہ ہو اور درہم کا وزن شریعت میں اس جگہ ساڑھے چار ماشے اور زکوۃ میں تین

[۱] ہلکا جان کر

Marfat.com

ماشہ ۱/۵ رتی ہے اور اگر پتلی ہو جیسے آدمی کا پیشاب اور شراب تو درہم سے مراد اسکی لمبائی چوڑائی ہے اور شریعت نے اس کی مقدار ہتھیلی کی گہرائی کے برابر بتائی۔ یعنی ہتھیلی خوب پھیلا کر ہموار رکھیں اور اس پر آہستہ سے اتنا پانی ڈالیں کہ اس سے زیادہ پانی نہ رک سکے اب پانی کا جتنا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا درہم سمجھا جائے اور اس کی مقدار تقریباً یہاں کے روپے کے برابر ہے۔

مسئلہ: نَجِس تیل کپڑے پر گرا اور اس وقت درہم کے برابر نہ تھا پھر پھیل کر درہم کے برابر ہوگیا تو اس میں عُلَماء کو بہت اختلاف ہے اور راجح [1] یہ ہے کہ اب پاک کرنا واجب ہوگیا۔

مسئلہ: نجاستِ خَفِیفہ کا یہ حکم ہے کہ کپڑے کے حصّے یا بدن کے جس عُضْو میں لگی ہے اگر اس کی چوتھائی سے کم ہے (مثلا دامن میں لگی ہے تو دامن کی چوتھائی سے کم، آستین میں اس کی چوتھائی سے کم یونہی ہاتھ میں ہاتھ کی چوتھائی سے کم ہے) تو مُعاف ہے کہ اس سے نماز ہو جائے گی اور اگر پوری چوتھائی میں ہو تو بے دھوئے نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ: نجاستِ خفیفہ اور غلیظہ کے جو الگ الگ اَحکام بتائے گئے یہ اسی وقت ہیں کہ بدن یا کپڑے میں لگے اور اگر کسی پتلی چیز جیسے پانی یا سرکہ

[1] جس کو ترجیح دی گئی ہے

میں گرے تو چاہے غلیظہ ہو یا خفیفہ کل ناپاک ہوجائے گی اگر چہ ایک قطرہ گرے جب تک وہ پتلی چیز حدِ کثرت پر یعنی دِہ دَردِہ نہ ہو۔

مسئلہ: انسان کے بدن سے جو ایسی چیز نکلے کہ اس سے غُسل یا وُضُو واجب ہو نجاستِ غلیظہ ہے جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، منہ بھر قے حَیض و نِفاس و اِستحاضہ کا خون، مَنِی[2]، مَذِی[3]، وَدِی[4]۔

مسئلہ: شہیدِ فِقہی کا خون جب تک اس کے بدن سے جُدا نہ ہو پاک ہے۔

مسئلہ دُکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے نجاستِ غَلیظہ ہے۔ یونہی ناف، پِستان سے دَرد کے ساتھ جو پانی نکلے نجاستِ غلیظہ ہے۔

مسئلہ: بلغمی رَطُوبت ناک یا منہ سے نکلے نَجِس نہیں اگرچہ پیٹ سے چڑھے اگر چہ بیماری کے سبب ہو۔

مسئلہ: دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نجاستِ غلیظہ ہے یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ "دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے" محض غلط ہے۔

مسئلہ: شیر خوار[5] بچے نے دودھ ڈال دیا اگرمنہ بھر ہے نجاستِ غلیظہ ہے۔

مسئلہ: خشکی کے ہر جانور کا بہتا خون مُردار کا گوشت اور چربی (یعنی وہ جانور جس میں بہتا ہوا خون ہوتا ہے) اگر بغیر ذِبح شرعی کے مرجائے

[1] سو ہاتھ [2] وہ سفید مادہ جو شرم گاہ سے نکلے۔ [3] وہ بے رنگ مادہ جو شرم گاہ سے انتشار کی حالت میں نکلے۔
[4] وہ گاڑھا پیلا مادہ جو پیشاب سے پہلے یا بعد آئے۔ [5] دودھ پیتا بچہ

Marfat.com

مُردار ہے اگرچہ ذبح کیا گیا ہو جیسے مجوسی یا بُت پرست یا مُرتَد کا ذبیحہ اگرچہ اس نے حلال جانور مثلاً بکری وغیرہ کو ذِبح کیاہو اس کا گوشت پُوست سب ناپاک ہے اور اگر حرام جانور ذِبح شرعی سے ذبح کر لیا گیا تو اس کا گوشت پاک ہوگیا اگرچہ کھانا حرام ہے سوا خنزیر کے کہ وہ نَجِسُ الْعَیْن ہے کسی طرح پاک نہیں ہوسکتا حَرام چوپائے جیسے کتّا، شیر، لُومڑی، بِلّی، چُوہا، گدھا، خچّر، ہاتھی، سُوَر کا پاخانہ، پیشاب اور گھوڑے کی لِید اور ہر حَلال چوپایہ کا پاخانہ جیسے گائے، بھینس کا گُوبر، بکری، اونٹ کی مینگنی اور جو پرند کہ اونچا نہ اڑے اس کی بیٹ جیسے مرغی، بطخ چھوٹی ہو خواہ بڑی اور ہر قسم کی شراب اور نشہ لانے والی تاڑی اور سیندھی اور سانپ کا پاخانہ، پیشاب اور اس جنگلی سانپ اور مینڈک کا گوشت جن میں بہتا خون ہوتا ہے اگرچہ ذِبح کئے گئے ہوں یونہی ان کی کھال اگرچہ پکائی گئی ہو اور سؤر کا گوشت اور ہڈی اور بال اگرچہ ذبح کیا گیا ہو یہ سب نَجاستِ غلیظہ ہیں۔

مسئلہ: انگور کا شِیرہ کپڑے پر پڑا تو اگرچہ کئی دن گزر جائیں کپڑا پاک ہے۔

مسئلہ: ہاتھی کی سُونڈ کی رَطُوبت اور شیر، کتّے، چیتے اور دوسرے درندے چُوپایوں کا لُعابِ[۱] نجاستِ غلیظہ ہے۔

مسئلہ: جن جانوروں کا گوشت حلال ہے (جیسے گائے، بیل، بھینس

---

[۱] تھوک

Marfat.com

بکری ، اُونٹ وغیرہا) ان کا پیشاب نیز گھوڑے کا پیشاب اور جس پرند کا گوشت حرام ہے خواہ شِکاری ہو یا نہیں (جیسے کوّا ، چِیل ، شِکرا ، بَاز ، بَہری) اس کی بیٹ نجاستِ خفیفہ ہے۔

مسئلہ: چمگاڈر کی بِیٹ اور پیشاب دونوں پاک ہیں۔

مسئلہ: جو پرند حلال اونچے اڑتے ہیں جیسے کبوتر، مینا، مُرغابی، قَاز ان کی بیٹ پاک ہے۔

مسئلہ: ہر چوپائے کی جُگالی کا وہی حکم ہے جو اس کے پاخانہ کا۔

مسئلہ: ہر جانور کے پِتّے کا وہی حکم ہے جو اس کے پیشاب کا۔ حرام جانوروں کا پِتّا نجاستِ غلیظہ اور حلال کا نجاستِ خفیفہ ہے۔

مسئلہ: نَجاست غلیظہ خفیفہ میں مل جائے تو کُلْ غلیظہ ہے۔

مسئلہ: مَچھلی اور پانی کے دیگر جانوروں اور کھٹل اور مچھر کا خون اور خچّر اور گدھے کا لُعاب اور پسینہ پاک ہے۔

مسئلہ: پیشاب کی نہایت باریک چھینٹیں سُوئی کی نوک برابر کی بدن یا کپڑے پر پڑجائیں تو کپڑا اور بدن پاک رہیگا۔

مسئلہ: جس کپڑے پر پیشاب کی ایسی ہی باریک چھینٹیں پڑگئیں اگر وہ کپڑا پانی میں پڑگیا تو پانی بھی ناپاک نہ ہوگا۔

Marfat.com

مسئلہ: جو خون زخم سے بہا نہ ہو پاک ہے۔

مسئلہ: گوشت، تلّی، کلیجی میں جو خون باقی رہ گیا پاک ہے اور اگر یہ چیزیں بہتے خون میں سَن جائیں تو ناپاک ہیں۔ بغیر دھوئے پاک نہ ہوں گی۔

مسئلہ: جو بچّہ مُردہ پیدا ہوا اس کو گود میں لے کر نماز پڑھی اگر چہ اس کو غسل دے لیا ہو نماز نہ ہوگی اور اگر زندہ پیدا ہو کر مر گیا اور بے نہلائے گود میں لے کر نماز پڑھی جب بھی نہ ہوگی ہاں اگر غسل دے کر گود میں لے لیا تھا تو ہو جائے گی مگر خلافِ مُستَحَب ہے۔ یہ احکام اس وقت ہیں کہ مسلمان کا بچّہ ہو اور کافر کا مُردہ بچہ ہے تو کسی حال میں نماز نہ ہوگی غسل دیا ہو یا نہیں۔

مسئلہ: اگر نماز پڑھی اور جیب وغیرہ میں شیشی ہے اور اس میں پیشاب یا خُون یا شَراب ہے تو نماز نہ ہوگی اور جیب میں انڈا ہے اور اس کی زردی خون ہو چکی ہے تو نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ: روئی کا کپڑا ادھیڑا گیا اور اس کے اندر چوہا سُوکھا ہوا ملا تو اگر اس میں سوراخ ہے تو تین۳ دن تین۳ راتوں کی نمازوں کا اِعادہ کرلے اور سوراخ نہ ہو تو جتنی نمازیں اس سے پڑھی ہیں سب کا اِعادہ کرے

مسئلہ: کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاست غلیظہ لگی اور کسی جگہ درہم

کے برابر نہیں مگر مجموعہ درہم کے برابر ہے تو درہم کے برابر سمجھی جائے گی اور زائد ہے تو زائد۔ نجاستِ خفیفہ میں بھی مجموعہ ہی پر حکم دیا جائے گا۔

مسئلہ: حَرام جانوروں کا دودھ نَجِس ہے البتہ گھوڑی کا دودھ پاک ہے مگر کھانا جائز نہیں۔

مسئلہ: چُوہے کی مینگنی گیہوں میں مل کر پِس گئی یا تیل میں پڑگئی تو آٹا اور تیل پاک ہے ہاں اگر مزے میں فرق آجائے تو نجس ہے اور اگر روٹی کے اندر ملی تو اس کے آس پاس سے تھوڑی سی الگ کردیں باقی میں کچھ حَرج نہیں ہے۔

مسئلہ: ریشم کے کیڑے کی بیٹ اور اسکا پانی پاک ہے۔

مسئلہ: ناپاک کپڑے میں پاک کپڑا یا پاک کپڑے میں ناپاک کپڑا لپیٹا اور ناپاک کپڑے سے یہ پاک کپڑا نم ہوگیا تو ناپاک نہ ہوگا۔ بشرطیکہ نجاست کا رنگ یا بُو اس کپڑے میں ظاہر نہ ہو ورنہ نم ہوجانے سے بھی ناپاک ہوجائے گا۔ ہاں اگر بھیگ جائے تو ناپاک ہوجائیگا اور یہی صُورت اس میں ہے کہ وہ ناپاک کپڑا پانی سے تَر ہوا ہو اور اگر پیشاب یا شَراب کی تری اس میں ہے تو وہ پاک کپڑا نَم ہوجانے سے بھی نَجس ہو جائے گا۔ اور اگر ناپاک کپڑا سُوکھا تھا اور پاک تَر تھا اور اس پاک کی تری سے وہ ناپاک تر ہوگیا اور اس ناپاک کی اتنی تری پہنچی کہ اس سے چھُوٹ کر اس پاک کو

لگی تو یہ ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ: بھیگے ہوئے پاؤں نجس زمین یا بچھونے پر رکھے تو ناپاک نہ ہوں گے اگرچہ پاؤں کی تری کا اس پر دھبہ محسوس ہو۔ ہاں اگر اس زمین یا بچھونے کو اتنی تری پہنچی کہ اس کی تری پاؤں کو لگی تو پاؤں نجس ہو جائینگے۔

مسئلہ: بھیگی ہوئی ناپاک زمین یا نجس بچھونے پر سوکھے ہوئے پاؤں رکھے اور پاؤں میں تری آگئی تو نجس ہو گئے اور سِیل ہے تو نہیں۔

مسئلہ: جس جگہ کو گوبر سے لیپا اور وہ سوکھ گئی بھیگا کپڑا اس پر رکھنے سے نجس نہ ہوگا جب تک کپڑے کی تری اسے اتنی نہ پہنچے کہ اس سے چھوٹ کر کپڑے کو لگے۔

مسئلہ: نجس کپڑا پہن کر یا نجس بچھونے پر سویا اور پسینہ آگیا اگر پسینہ سے ناپاک جگہ بھیگ گئی پھر اس سے بدن تر ہو گیا تو ناپاک ہو گیا ورنہ نہیں۔

مسئلہ: ناپاک چیز پر ہوا ہو کر گزری اور بدن یا کپڑے کو لگی تو ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ: میانی تر تھی اور ہوا نکلی تو کپڑا نجس نہ ہوگا۔

مسئلہ: ناپاک چیز کا دھواں کپڑے یا بدن کو لگے تو ناپاک نہیں۔ یوہیں ناپاک چیز کے جلانے سے جو بخارات اٹھیں اس سے بھی نجس نہ ہو گا اگرچہ ان سے پورا کپڑا ہی بھیگ جائے ہاں اگر نجاست کا اثر [1] اس میں

بقیہ

[1] رنگ، بو، ذائقہ

Marfat.com

ظاہر ہو تو نجس ہو جائے گا۔

مسئلہ: اُپلے کا دھواں روٹی میں لگا تو روٹی ناپاک نہ ہوئی۔

مسئلہ: کوئی نجس چیز دِہ دَر دِہ پانی میں پھینکی اور اس کے پھینکنے کی وجہ سے پانی کی چھینٹیں کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہوگا۔ہاں اگر معلوم ہو کہ یہ چھینٹیں اس نَجس شے کی ہیں تو اس صورت میں نجس ہو جائے گا۔

مسئلہ: پاخانہ پر سے مکھیاں اُڑ کر کپڑے پر بیٹھیں کپڑا نجس نہ ہوگا۔

مسئلہ: راستہ کی کیچڑ پاک ہے جب تک اس کا نجس ہونا معلوم نہ ہو۔تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نماز پڑھ لی ہو گئی مگر دھو لینا بہتر ہے۔

مسئلہ: سڑک پر پانی چھڑکا جارہا تھا زمین سے چھینٹیں اڑ کر کپڑے پر پڑیں کپڑا نجس نہ ہوا مگر دُھولینا بہتر ہے۔

مسئلہ: آدمی کی کھال اگر چہ ناخن برابر تھوڑے پانی (یعنی دِہ دَر دِہ سے کم) میں پڑجائے وہ پانی ناپاک ہوگیا اور خود ناخن گرجائے تو ناپاک نہیں۔

مسئلہ: بعدِ پاخانہ و پیشاب کے ڈھیلوں سے اِستنجا کرلیا پھر اس جگہ سے پسینہ نکل کر کپڑے یا بدن میں لگا تو بدن اور کپڑے ناپاک نہ ہوں گے۔

مسئلہ: مٹی میں ناپاک بُھس ملایا اگر تھوڑا ہو تو مطلقاً پاک ہے اور جو

Marfat.com

زیادہ ہو تو جب تک خشک نہ ہو ناپاک ہے۔

مسئلہ: کتّا بدن یا کپڑے سے چھو جائے تو اگرچہ اس کا جسم تر ہو بدن اور کپڑا پاک ہے ہاں اگر اس کے بدن پر نجاست لگی ہو تو اور بات ہے یا اس کا لُعاب لگے تو ناپاک کردے گا۔

مسئلہ: کتے وغیرہ کسی ایسے جانور نے جس کا لُعاب ناپاک ہے آٹے میں منہ ڈالا تو اگر گندھا ہوا تھا تو جہاں اس کا منہ پڑا اس کو علیحدہ کردے باقی پاک ہے اور سوکھا تھا تو جتنا تر ہوگیا وہ پھینک دے۔

مسئلہ: آب مستعمل [1] پاک ہے نوشادر [2] پاک ہے۔

مسئلہ: سوا سؤر کے تمام جانوروں کی وہ ہڈی جس پر مُردار کی چکنائی نہ لگی ہو اور بال اور دَانت پاک ہیں۔

مسئلہ: عورت کے پیشاب کے مقام سے جو رَطُوبت نکلے پاک ہے کپڑے یا بدن میں لگے تو دھونا کچھ ضروری نہیں ہاں دھولینا بہتر ہے

مسئلہ: جو گوشت سَڑ گیا بدبو لے آیا اس کا کھانا حَرام ہے اگرچہ نجس نہیں۔

نجس چیزوں کے پاک کرنے کا طریقہ

جو چیزیں ایسی ہیں کہ وہ خود بخود نَجِس ہیں (جن کو ناپاکی اور نَجاست کہتے ہیں) جیسے شراب یا ایسی چیزیں جب تک اپنی اصل کو چھوڑ کر کچھ اور نہ ہو

[1] وہ پانی جس سے وضو، غسل یا ثواب والا کوئی کام کیا ہو۔ [2] ایک مرکب جو امونیم اور کلورین سے بنتا ہے۔

جائیں پاک نہیں ہو سکتیں۔ شراب جب تک شراب ہے نجس ہی رہے گی اور سرکہ ہو جائے تو اب پاک ہے۔

مسئلہ: جس برتن میں شراب تھی اور سرکہ ہو گئی وہ برتن بھی اندر سے اتنا پاک ہو گیا جہاں تک اس وقت سرکہ ہے اگر اوپر شراب کی چھینٹیں پڑی تھیں تو وہ شراب کے سرکہ ہونے سے پاک نہ ہو گی یونہی اگر شراب مثلاً منہ تک بھری تھی پھر کچھ گر گئی کہ برتن تھوڑا خالی ہو گیا اسکے بعد سرکہ ہوئی تو یہ اوپر کا حصہ جو پہلے ناپاک ہو چکا تھا پاک نہ ہو گا، اگر سرکہ اس سے انڈیلا جائے تو وہ سرکہ بھی ناپاک ہو جائے گا ہاں اگر پُلی وغیرہ سے نکال لیا جائے تو پاک ہے اور پیاز لہسن شراب میں پڑ گئے تھے سرکہ ہونے کے بعد پاک ہو گئے۔

مسئلہ: شراب میں چوہا گر کر پھٹ گیا تو سرکہ ہونے کے بعد بھی پاک نہ ہو گا اور اگر پھولا، پھٹا نہیں تھا تو اگر سرکہ ہونے کے پہلے نکال کر پھینک دیا اس کے بعد سرکہ ہوئی تو پاک ہے اور سرکہ ہونے کے بعد نکال کر پھینکا تو سرکہ بھی ناپاک ہے۔

مسئلہ: شراب میں پیشاب کا قطرہ گر گیا یا کتّے نے منہ ڈال دیا یا ناپاک سرکہ ملا دیا تو سرکہ ہونے کے بعد بھی حرام و نجس ہے۔

۱؎ تیل وغیرہ نکالنے کا آلہ، بڑا چمچہ

Marfat.com

مسئلہ: شراب کا خریدنا یا منگانا یا اٹھانا یا رکھنا حرام ہے اگرچہ سرکہ کرنے کی نیت سے ہو۔

مسئلہ: نجس جانور نمک کی کان میں گر کر نمک ہو گیا تو وہ نمک پاک وحلال ہے۔

مسئلہ: اُپلے کی راکھ پاک ہے اور اگر راکھ ہونے سے قبل بجھ گیا تو ناپاک۔

مسئلہ: جو چیزیں بذاتہ نجس نہیں بلکہ کسی نجاست کے لگنے سے ناپاک ہوئیں ان کے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔پانی اور ہر رقیق بہنے والی چیز سے (جس سے نجاست دور ہو جائے) دھو کر نجس چیز کو پاک کر سکتے ہیں۔مثلاً سرکہ اور گلاب کہ ان سے نجاست کو دور کر سکتے ہیں۔**فائدہ**: بغیر ضرورت گلاب اور سرکہ وغیرہ سے پاک کرنا ناجائز ہے کہ فضول خرچی ہے۔

مسئلہ: مستعمل پانی اور چائے سے دھوئیں پاک ہو جائے گا

مسئلہ: تھوک سے اگر نجاست دور ہو جائے تو پاک ہو جائے گا جیسے بچے نے دودھ پی کر پستان پر تے کی پھر کئی بار دودھ پیا یہاں تک کہ اس کا اثر جاتا رہا پاک ہو گئی اور شرابی کے منہ کا مسئلہ اوپر گزرا۔

Marfat.com

مسئلہ: دودھ اور شوربہ اور تیل سے دھونے سے پاک نہ ہوگا کہ ان سے نجاست دور نہ ہوگی۔

مسئلہ: نجاست اگر دَلدار ہو جیسے پاخانہ، گوبر، خون وغیرہ تو دھونے میں گنتی کی کوئی شرط نہیں بلکہ اس کو دُور کرنا ضروری ہے اگرایک بار دھونے سے دور ہوجائے تو ایک ہی مرتبہ دھونے سے پاک ہوجائے گااور اگر چار پانچ مرتبہ دھونے سے دور ہوتو چار پانچ مرتبہ دھونا پڑے گا ہاں اگر تین مرتبہ سے کم میں نجاست دور ہوجائے تو تین بار پورا کر لینا مُستَحَب ہے۔

مسئلہ: اگر نجاست دور ہوگئ مگر اس کا کچھ اَثر رنگ یا بُو باقی ہے تو اسے بھی زائل کرنا لازم ہے ہاں اگر اس کا اثر بدقّت[1] جائے تو اثر دور کرنے کی ضرورت نہیں تین مرتبہ دھولیا پاک ہوگیا۔ صابن یا کھٹائی یا گرم پانی سے دھونے کی حاجت نہیں۔

مسئلہ: کپڑے یا ہاتھ میں نجس رنگ یا ناپاک مہندی لگائی تو اتنی مرتبہ دھوئیں کہ صاف پانی گرنے لگے پاک ہوجائے گا اگرچہ کپڑے یا ہاتھ پر رنگ باقی ہو۔

مسئلہ: زَعفران یا رنگ کپڑا رنگنے کے لئے گھولا تھا اس میں کسی بچے

[1] مشکل سے

Marfat.com

نے پیشاب کر دیا یا اور کوئی نجاست پڑ گئی اس سے اگر کپڑا رنگ لیا تو تین۳ بار دھو ڈالیں پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ: گودنا کہ سوئی چبھو کر اس جگہ سُرمہ بھر دیتے ہیں تو اگر خون اتنا نکلا کہ بہنے کے قابل ہو تو ظاہر ہے کہ وہ خون ناپاک ہے اور سرمہ کو اس پر ڈالا گیا وہ بھی ناپاک ہو گیا پھر اس جگہ کو دھو ڈالیں پاک ہو جائے گی اگرچہ ناپاک سرمہ کا رنگ بھی باقی رہے یوں ہی زخم پر راکھ بھر دی پھر دھو لیا پاک ہو گیا اگرچہ رنگ باقی ہو۔

مسئلہ: کپڑے یا بدن میں ناپاک تیل لگا تھا تین۳ مرتبہ دھو لینے سے پاک ہو جائے گا اگرچہ تیل کی چکنائی موجود ہو اس تکلّف کی ضرورت نہیں کہ صابون یا گرم پانی سے دھوئے لیکن اگر مُردار کی چربی لگی تھی تو جب تک اس کی چکنائی نہ جائے پاک نہ ہو گا۔

مسئلہ: اگر نجاست رقیق ہو تو تین۳ مرتبہ بقوّت نچوڑنے سے پاک ہو گا اور قوّت کے ساتھ نچوڑنے کے معنی ہیں کہ وہ شخص اپنی طاقت بھر اس طرح نچوڑے کہ اگر پھر نچوڑے تو اس سے کوئی قطرہ نہ ٹپکے اگر کپڑے کا خیال کر کے اچھی طرح نہیں نچوڑا تو پاک نہ ہو گا۔

مسئلہ: اگر دھونے والے نے اچھی طرح نچوڑ لیا مگر ابھی ایسا ہے کہ اگر

Marfat.com

کوئی دوسرا شخص جو طاقت میں اس سے زیادہ ہے نچوڑے تو دو۲ ایک بوند ٹپک سکتی ہے تو اس کے حق میں پاک اور دوسرے کے حق میں ناپاک ہے۔اس دوسرے کی طاقت کا اعتبار نہیں ہاں اگر یہ دھوتا اور اسی قدر نچوڑتا تو پاک نہ ہوتا۔

مسئلہ:پہلے یا دوسری بار ہاتھ پاک نہیں کیااور اس کی تری سے کپڑے کاپاک حصہ بھیگ گیا تو یہ بھی ناپاک ہوگیا۔پھر اگر پہلی بار کے نچوڑنے کے بعد بھیگا ہے تو اسے دو۲ مرتبہ دھونا چاہیئے اور دوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد ہاتھ کی تری سے بھیگاہے تو ایک مرتبہ دھویا جائے یونہی اگر اس کپڑے سے جو ایک مرتبہ دھو کر نچوڑ لیا گیا کوئی پاک کپڑا بھیگ جائے تو یہ دوبارہ دھویا جائے اور اگردوسری مرتبہ نچوڑنے کے بعد اس سے وہ کپڑا بھیگا تو ایک بار دھونے سے پاک ہوجائے گا۔

مسئلہ:کپڑے کوتین۳ مرتبہ دھو کر ہر مرتبہ خوب نچوڑلیاہے کہ اب نچوڑنے سے نہ ٹپکے گا پھر اس کو لٹکا دیا اور اس سے پانی ٹپکا تو یہ پانی پاک ہے اور اگرخوب نہیں نچوڑا تھا تو یہ پانی ناپاک ہے۔

مسئلہ:دودھ پیتے لڑکے اورلڑکی کا ایک ہی حکم ہے کہ ان کا پیشاب کپڑے یا بدن میں لگا ہے تو تین۳ بار دھونا اور نچوڑنا پڑے گا۔

Marfat.com

مسئلہ:جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی، برتن، جوتا وغیرہ)اس کو دُھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہوجائے یونہی دو مرتبہ اور دھوئیں تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہوگیا وہ چیز پاک ہوگئی اسے ہر مرتبہ کے بعد سکھانا ضروری نہیں یونہی جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی یونہی پاک کیا جائے۔

مسئلہ:اگر ایسی چیز ہوکہ اس میں نجاست جذب نہ ہوئی جیسے چینی کے برتن یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن یا لوہے تانبے پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اسے فقط تین بار دھولینا کافی ہے اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہوجائے۔

مسئلہ:ناپاک برتن کو مٹی سے مانج لینا بہتر ہے۔

مسئلہ:پکایا ہوا چمڑا ناپاک ہوگیا تو اگر اسے نچوڑ سکتے ہیں تو نچوڑ دیں ورنہ تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہوجائے۔

مسئلہ:دَری یا ٹاٹ یا کوئی ناپاک کپڑا بہتے پانی میں رات بھر پڑا رہنے دیں پاک ہوجائے گا اور اصل یہ ہے کہ جتنی دیر میں یہ ظَنّ غالب ہوجاوے کہ پانی نجاست کو بہالے گیا پاک ہوگیا۔کہ بہتے پانی سے پاک

Marfat.com

کرنے میں نچوڑنا شرط نہیں۔

مسئلہ: کپڑے کا کوئی حصہ ناپاک ہوگیا اور یہ یاد نہیں کہ وہ کون سی جگہ ہے تو بہتر یہی ہے کہ پُورا ہی دھو ڈالیں (یعنی جب بالکل نہ معلوم ہو اس حصہ ناپاکی لگی ہے اور اگر معلوم ہے کہ مثلاً آستین یا کلی نجس ہوگئی مگر یہ معلوم نہیں کہ آستین یا کلی کا کونسا حصہ ہے تو آستین یا کلی کا دھونا ہی پورے کپڑے کا دھونا ہے) اور اگر اندازے سے سوچ کر اس کا کوئی حصہ دھو لے جب بھی پاک ہوجائے گا اور بلا سوچے ہوئے کوئی حصہ دُھولیا جب بھی پاک ہے مگر اس صورت میں اگر چند نمازیں پڑھنے کے بعد معلوم ہو کہ نجس حصہ نہیں دھویا گیا تو پھر دھوئے اور نمازوں کا اِعادہ کرے اور جو سوچ کر دھو لیا تھا اور بعد کو غلطی معلوم ہوئی تو اب دھولے اور نمازوں کے اِعادہ کی حاجت نہیں۔

مسئلہ: یہ ضروری نہیں کہ ایک دم تین بار دھوئیں بلکہ اگر مختلف وقتوں بلکہ مختلف دنوں میں یہ تعداد پوری کی جب بھی پاک ہوجائے گا۔

مسئلہ: لوہے کی چیز جیسے چھری، چاقو، تلوار وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو نہ نقش ونِگار نجس ہوجائے تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہوجائے گی اور اس صورت میں نجاست کی دلدار یا پتلی ہونے میں کچھ فرق نہیں

Marfat.com

یونہی چاندی، سونے، پیتل، گلٹ اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہوجاتی ہیں۔ بشرطیکہ نقشی نہ ہوں اور اگر نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔ آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مَسام نہ ہوں کپڑے یا پتّے سے اس قدر پونچھ لی جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے پاک ہوجاتی ہیں۔

مسئلہ: مَنی کپڑے میں لگ کر خشک ہوگئی تو فقط مَل کر جھاڑنے اور صاف کرنے سے کپڑا پاک ہوجائے گا اگرچہ بعد ملنے کے کچھ اس کا اثر کپڑے میں باقی رہ جائے اس مسئلہ میں عَورت ومرد اور انسان وحیوان وتندرست ومریض جَریان سب کی مَنِی کا ایک حکم ہے۔

مسئلہ: بدن میں اگر مَنِی لگ جائے تو بھی اسی طرح پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ: پیشاب کرکے طہارت نہ کی پانی سے نہ ڈھیلے سے اور منی اس جگہ پر گزری جہاں پیشاب لگا ہوا ہے تو یہ ملنے سے پاک نہ ہوگی بلکہ دھونا ضروری ہے اور طہارت کر چکا تھا یا منی جَست کرکے نکلی کہ اس موضعِ نجاست پر نہ گزری تو ملنے سے پاک ہوجائے گی۔

مسئلہ: جس کپڑے کو مل کر پاک کر لیا اگر وہ پانی سے بھیگ جائے تو

Marfat.com

ناپاک نہ ہوگا۔

مسئلہ:اگر منی کپڑے میں لگی ہے اور اب تک تر ہے تو دھونے سے پاک ہوگا مَلنا کافی نہیں۔

مسئلہ:موزے یا جوتے میں دلدار نجاست لگی جیسے پاخانہ،گوبر،منی تو اگرچہ وہ نجاست تر ہو کھرچنے اور رگڑنے سے پاک ہوجائیں گے۔

مسئلہ:اور اگر مثل پیشاب کے کوئی پتلی نجاست لگی ہو اور اس پر مٹی یا راکھ یا ریتا وغیرہ ڈال کر رگڑ ڈالیں جب بھی پاک ہوجائیں گے اور ایسا نہ کیا یہاں تک کہ وہ نجاست سُوکھ گئی تو اب بے دھوئے پاک نہ ہوں گے۔

مسئلہ:ناپاک زمین اگر خشک ہو جائے اور نجاست کا اثر یعنی رنگ و بو جاتا رہے پاک ہوگئی خواہ وہ ہوا سے سوکھی یا دھوپ یا آگ سے مگر اس سے تیمّم کرنا جائز نہیں نماز اس پر پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ:جس کنوئیں میں ناپاک پانی ہو پھر وہ کنواں سوکھ جائے تو پاک ہوجائے۔

مسئلہ:درخت اور گھاس اور دیوار اور ایسی اینٹ جو زمین سے جڑی ہو یہ سب خشک ہو جانے سے پاک ہو گئے اور اگر اینٹ جڑی ہوئی نہ

Marfat.com

ہو تو خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی۔ بلکہ دھونا ضروری ہے یونہی درخت یا گھاس سوکھنے کے پیشتر کاٹ لیں تو طہارت کیلئے دھونا ضروری ہے۔

مسئلہ: اگر پتّھر ایسا ہو جو زمین سے جدا نہ ہوسکے تو خشک ہونے سے پاک ہے ورنہ دھونے کی ضرورت ہے۔

مسئلہ: چکّی کا پتھر خشک ہونے سے پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ: کنکری جو زمین کے اوپر ہے خشک ہونے سے پاک نہ ہوگی اور جو زمین میں وَصل ہے زمین کے حکم میں ہے۔

مسئلہ: جو چیز زمین سے مُتَّصِل تھی اور نجس ہوگئی پھر خشک ہونے کے بعد الگ کی گئی تو اب بھی پاک ہی ہے۔

مسئلہ: ناپاک مٹی سے بَرتن بنائے تو جب تک کچّے ہیں ناپاک ہیں بعد پُختہ کرنے کے پاک ہوگئے۔

مسئلہ: تنور یا توے پر ناپاک پانی کا چھینٹا ڈالا اور آنچ سے اس کی تری جاتی رہی اب روٹی لگائی گئی پاک ہے۔

مسئلہ: اُپلے جلا کر کھانا پکانا جائز ہے۔

مسئلہ: جو چیز سوکھنے یا رگڑنے وغیرہ سے پاک ہوگئی اس کے بعد بھیگ

Marfat.com

گئی تو ناپاک نہ ہو گی۔

مسئلہ:سؤر کے سوا ہر جانور حلال ہو یا حرام جب کہ ذبح کے قابل ہو اور بِسْمِ اللہ کہہ کر ذبح کیا گیا تو اس کا گوشت اور کھال پاک ہے کہ نمازی کے پاس اگر وہ گوشت ہے یا اس کی کھال پر نماز پڑھی تو نماز ہو جائے گی مگر حرام جانور ذبح سے حلال نہ ہوگا حرام ہی رہے گا۔

مسئلہ:سؤر کے سوا ہر مردار جانور کی کھال سکھانے سے پاک ہو جاتی ہے خواہ اس کو کھاری نمک وغیرہ کسی دوا سے پکایا یا فقط دھوپ یا ہوا میں سکھالیا ہو اور اس کی تمام رطوبت فنا ہو کر بدبو جاتی رہی ہو دونوں صورتوں میں پاک ہو جائے گی اس پر نماز درست ہے۔

مسئلہ:درندے کی کھال اگرچہ پکالی گئی ہو نہ اس پر بیٹھنا چاہئے نہ نماز پڑھنی چاہئے کہ مزاج میں سختی اور تکبُّر پیدا ہوتا ہے بکری اور مینڈھے کی کھال پر بیٹھنے اور پہننے سے مِزاج میں نرمی اور اِنکسار پیدا ہوتا ہے۔کتّے کی کھال پکالی گئی ہو یا وہ ذبح کر لیا گیا ہو استعمال میں نہ لانا چاہئے کہ آئمّہ کے اختلاف اور عوام کی نفرت سے بچنا مناسب ہے۔

مسئلہ:روئی کا اگر اتنا حصہ نجس ہے جس قدر دُھننے سے اڑجانے کا گمانِ صحیح ہو تو دُھننے سے پاک ہو جائے گی ورنہ بغیر دھوئے پاک نہ ہو گی

Marfat.com

ہاں اگر معلوم نہ ہو کہ کتنی نجس ہے تو بھی دھلنے سے پاک ہوجائے گی۔

مسئلہ: غَلّہ جب پیر میں ہو اور اس کی مالش کے وقت بیلوں نے اس پر پیشاب کیا تو اگر چند شریکوں میں تقسیم ہوا یا اس میں سے مزدوری دی گئی یا خیرات کی گئی تو سب پاک ہوگیا اور اگر کل بجنسہ موجود ہے تو ناپاک ہے اگر اس میں سے اس قدر جس میں احتمال ہو سکے کہ اس سے زیادہ نجس نہ ہوگا دھو کر پاک کرلیں تو سب پاک ہوجائے گا۔

مسئلہ: رانگ سیسہ پگھلانے سے پاک ہوجاتا ہے۔

مسئلہ: جمے ہوئے گھی میں چوہا گر کر مرگیا تو چوہے کے آس پاس سے نکال ڈالیں باقی پاک ہے کھا سکتے ہیں اور اگر پتلا ہے تو سب ناپاک ہوگیا اس کا کھانا جائز نہیں البتہ اس کام میں لاسکتے ہیں جس میں استعمال نجاست ممنوع نہ ہو تیل کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: شہد ناپاک ہوجائے تو اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس سے زیادہ اس میں پانی ڈال کر اتنا جُوش دیں کہ جتنا تھا اتنا ہی ہوجائے تین۳ مرتبہ یونہی کریں پاک ہوجائے گا۔

مسئلہ: ناپاک تیل کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اتنا ہی پانی اس میں ڈال کر خوب ہلائیں پھر اوپر سے تیل نکال لیں اور پانی پھینک دیں

Marfat.com

یونہی تین۳ بار کریں یا اس برتن میں نیچے سوراخ کر دیں کہ پانی بہہ جائے اور تیل رہ جائے یوں بھی تین۳ مرتبہ پاک ہو جائیگا یا یوں کریں کہ اتنا ہی پانی ڈال کر اس تیل کو پکائیں یہاں تک کہ پانی جل جائے اور تیل رہ جائے ایسا ہی تین۳ دفعہ میں پاک ہوجائے گا اور یوں بھی کہ پاک تیل یا پانی دوسرے برتن میں رکھ کر اس ناپاک اور اس پاک دونوں کی دَھار ملا کر اوپر سے گرائیں مگر اِسمیں یہ ضرور خیال رکھیں کہ ناپاک کی دھار اس کی دھار سے کسی وقت جدا نہ ہو اس برتن میں کوئی قطرہ ناپاک کا پہلے سے پہنچا ہو نہ بعد کو ورنہ پھر ناپاک ہوجائے گا۔ بہتی ہوئی عام چیزیں گھی وغیرہ کے پاک کرنے کے بھی یہی طریقے ہیں اور اگر گھی جما ہوتو اسے پگھلا کر انہیں طریقوں میں سے کسی طریقہ پر پاک کریں اور ایک طریقہ ان چیزوں کے پاک کرنے کا یہ بھی ہے کہ پرنالے کے نیچے کوئی برتن رکھیں اور چھت پر سے اسی جنس کی پاک چیز یا پانی کے ساتھ اسطرح ملا کر بہائیں کہ پرنالے سے دونوں دھاریں ایک ہو کر گریں سب پاک ہوجائے گا یا اسی جنس یا پانی سے اُبال لیں پاک ہوجائے گا۔

مسئلہ: جا نماز میں ہاتھ پاؤں پیشانی اور ناک رکھنے کی جگہ کا نماز پڑھنے میں پاک ہونا ضروری ہے باقی جگہ نجاست ہو نماز میں حرج نہیں ہاں

Marfat.com

نماز میں نجاست کے قُرب سے بچنا چاہیے۔

مسئلہ: کسی کپڑے میں نجاست لگی اور وہ نجاست اسی طرف رہ گئی دوسری جانب اس نے اثر نہیں کیا تو اس کو لوٹ کر دوسری طرف جدھر نجاست نہیں لگی ہے نماز نہیں پڑھ سکتے اگرچہ کتنا ہی موٹا ہو مگر جب کہ وہ نجاست مواضع سجود سے الگ ہو۔

مسئلہ: جو کپڑا دُو تہ کا ہو اگر ایک تہ اس کی نجس ہو جائے تو اگر دونوں ملا کر سی لیے ہوں تو دوسرے تہ پر نماز جائز نہیں اور اگر سلے نہ ہوں تو جائز ہے۔

مسئلہ: لکڑی کا تختہ ایک رخ سے نجس ہوگیا تو اگر اتنا موٹا ہے کہ مُوٹائی میں چِرسکے تو لوٹ کر اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں ورنہ نہیں۔

مسئلہ: جو زمین گوبر سے لیسی گئی اگرچہ سوکھ گئی ہو اس پر نماز جائز نہیں ہاں اگر وہ سوکھ گئی اور اس پر کوئی موٹا کپڑا بچھالیا تو اس کپڑے پر نماز پڑھ سکتے ہیں اگرچہ کپڑے میں ترَی ہو مگر اتنی تری نہ ہو کہ زمین بھیگ کر اس کو تر کردے کہ اس صورت میں یہ کپڑا نجس ہوجائے گا اور نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ: آنکھوں میں ناپاک سرمہ یا کاجل لگایا اور پھیل گیا تو دھونا

Marfat.com

واجب ہے اور اگر آنکھوں کے اندر ہی ہو باہر نہ لگا ہو تو معاف ہے۔

مسئلہ: کسی دُوسرے مسلمان کے کپڑے میں نجاست لگی دیکھی اور غالب گمان ہے کہ اس کو خبر کرے گا تو پاک کرلے گا تو خبر کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: فَاسقوں کے استعمالی کپڑے جِن کا نجس ہونا معلوم نہ ہو پاک سمجھے جائیں گے مگر بے نمازی کے پاجامے وغیرہ میں احتیاط یہی ہے کہ رُومالی پاک کرلی جائے کہ اکثر بے نمازی پیشاب کرکے ویسے ہی پاجامہ باندھ لیتے ہیں اور کفار کے ان کپڑوں کے پاک کرلینے میں تو بہت خیال کرنا چاہئے۔

جھوٹ کا بیان (بہار شریعت حصہ ۱۶)

جھُوٹ ایسی بُری چیز ہے کہ ہر مذہب والے اس کی بُرائی کرتے ہیں تمام اَدیان میں یہ حَرام ہے۔اسلام نے اس سے بچنے کی بہت تاکید کی قران مجید میں بہت مَواقع پر اس کی مُذمَّت فرمائی اور جھوٹ بولنے والوں پر خدا کی لَعنت آئی حدیثوں میں بھی اسکی بُرائی ذکر کی گئی اس کی متعلق بعض احادیث ذکر کی جاتی ہیں۔

حدیث۱: صحیح بُخاری و مُسْلِم میں عبد اللہ بن مَسْعود رضی اللہ عنہ سے

Marfat.com

مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں صِدق کہ لازم کرلو کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ عزوجل کے نزدیک صِدّیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ فُجور کی طرف لے جاتا ہے اور فجور جہنم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کذّاب[1] لکھ دیا جاتا ہے۔

حدیث ۲: ترمذی نے اَنَس رضی اللہ عنہ سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور وہ باطل ہے (یعنی جھوٹ چھوڑنے کی چیز ہی ہے) اس کیلئے جنت کے کنارے میں مکان بنایا جائے گا اور جس نے جھگڑا کرنا چھوڑا اور وہ حق پر ہے یعنی باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا نہیں کرتا اس کیلئے وسطِ جنت میں مکان بنایا جائے گا اور جس نے اپنے اَخلاق اچھے کئے اس کیلئے جنت کے اعلیٰ درجہ میں مکان بنایا جائے گا۔

حدیث ۳: ترمذی نے ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بندہ جُھوٹ بولتا ہے اس کی بدبو سے فرشتہ ایک

---

[1] بہت جھوٹ بولنے والا۔

میل دور ہو جاتا ہے۔

حدیث ۴: ابوداؤد نے سفیان بن اسد حَضرمی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ بڑی خیانت کی یہ بات ہے کہ تُو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ تجھے اس میں سچّا جان رہا ہے اور تو اس سے جھوٹ بول رہا ہے۔

حدیث ۵: امام احمد و بیہقی نے ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ مومن کی طبع میں تمام خصلتیں ہوسکتی ہیں مگر خیانت اور جھوٹ یعنی یہ دونوں چیزیں اِیمان کے خلاف ہیں مومن کو ان سے دُور رہنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

حدیث ۶: امام مالک و بیہقی نے صفوان بن سلیم سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ مومن بُزدل ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں پھر عرض کی گئی کیا مومن بخیل ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں پھر کہا گیا کیا مومن کَذّاب ہوتا ہے؟ فرمایا نہیں۔

حدیث ۷: امام احمد نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ ایمان سے مُخالِف ہے۔

Marfat.com

حدیث۸:امام احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ پورا مومن نہیں ہوتا جب تک مذاق میں بھی جھوٹ کو نہ چھوڑ دے اور جھگڑا کرنا نہ چھوڑدے اگرچہ سچا ہو۔

حدیث۹:امام احمد و ترمذی و ابوداؤد و دارمی نے بروایت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہلاکت ہے اس کیلئے جو بات کرتا ہے اور لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹ بولتا ہے اس کیلئے ہلاکت ہے اس کیلئے ہلاکت ہے۔

حدیث۱۰:بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ بات کرتا ہے اور محض اس لئے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے اس کی وجہ سے جہنّم کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو آسمان و زمین کے درمیان کے فاصلہ سے زیادہ ہے اور زبان کی وجہ سے جتنی لَغزِش ہوتی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنی قدم سے لغزش ہوتی ہے۔

حدیث۱۱:ابوداؤد و بیہقی نے عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ ہمارے مکان میں تشریف فرماتھے میری ماں نے مجھے بلایا کہ آؤ میں دُوں گی حضور ﷺ نے فرمایا کہ "کیا چیز دینے کا ارادہ ہے" انہوں نے کہا کھجور دوں گی ارشاد فرمایا "اگر تو کچھ نہ دیتی تو یہ

Marfat.com

تیرے ذمہ جھوٹ لکھا جاتا۔"

حدیث ۱۲: بیہقی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹ سے مُنہ کالا ہوتا ہے اور چُغلی سے قبر کا عذاب ہے۔

حدیث ۱۳: صحیح بخاری و مُسلم میں اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جھُوٹا نہیں ہے جو کہ لوگوں کے درمیان میں اِصلاح کرتا ہے اچھی بات کہتا ہے اور اچھی بات پہنچاتا ہے یعنی ایک کی طرف سے دوسرے کے پاس اچھی بات کہتا ہے جو بات اس نے نہیں کی ہے وہ کہتا ہے مثلاً اس نے تمہیں سَلام کہا ہے تمھاری تعریف کرتا ہے۔

حدیث ۱۴: ترمذی نے اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹ کہیں ٹھیک نہیں مگر تین جگہوں میں (۱) مرد اپنی عورت کو راضی کرنے کیلئے بات کرے۔(۲) اور لڑائی میں جھوٹ بولنا(۳) اور لوگوں کے درمیان میں صُلح کرانے کیلئے جھوٹ بولنا۔

مسئلہ: تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی اس میں گُناہ نہیں ایک جنگ کی صورت میں کہ یہاں اپنے مقابل کو دھوکا دینا جائز ہے اسی

Marfat.com

طرح جب ظالم ظُلم کرنا چاہتا ہو اس کے ظُلم سے بچنے کیلئے بھی جائز ہے دوسری صورت یہ ہے دو مسلمانوں میں اختلاف ہے اور یہ ان دونوں میں صُلح کرانا چاہتا ہے مثلاً ایک کے سامنے یہ کہہ دے کہ یہ تمہیں اچھا جانتا ہے تمھاری تعریف کرتا تھا یا اس نے تمہیں سَلام کہلا بھیجا ہے کہ دوسرے کے پاس بھی اسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عَداوت کم ہوجائے اور صُلح ہوجائے تیسری صورت یہ ہے کہ بی بی کو خوش کرنے کیلئے کوئی بات خلافِ واقع کہہ دے (عالمگیری)

مسئلہ: تُورِیہ یعنی لفظ کے جو ظاہر معنی ہیں وہ غَلط ہیں مگر اس نے دوسرے معنی مراد لئے جو صحیح ہیں ایسا کرنا بِلا حاجت جائز نہیں اور حاجت ہو تو جائز ہے ۔ تُوریہ کی مثال یہ ہے کہ تم نے کسی کو کھانے کیلئے بلایا وہ کہتا ہے میں نے کھانا کھالیا اس کے ظاہر معنی یہ ہیں کہ اس وقت کا کھانا کھالیا ہے مگر وہ یہ مراد لیتا ہے کہ کل کھایا ہے یہ بھی جھوٹ میں داخل ہے (عالمگیری)

مسئلہ: اِحیائے حق کیلئے تُوریہ جائز ہے مثلاً شَفیع کو رات میں جائداد مَشفُوعہ کی بَیْع کا علم ہوا اور اس وقت لوگوں کو گواہ نہ بناسکتا ہو تو صبح کو گواہوں کے سامنے یہ کہہ سکتا ہے کہ مجھے بَیْع کا اس وقت علم ہوا دوسری

Marfat.com

مثال یہ ہے کہ لڑکی کو رات کو حیض آیا اوراس نے خیارِ بلوغ کے طور پر اپنے نفس کو اختیار کیا مگر گواہ کوئی نہیں ہے تو صبح کو لوگوں کے سامنے یہ کہہ سکتی ہے کہ میں نے اس وقت خون دیکھا (ردالمحتار) جس اچھے مقصد کو سچ بول کر بھی حاصل کیا جاسکتا ہو اور جھوٹ بول کر بھی حاصل کرسکتا ہو اس کے حاصل کرنے کیلئے جھوٹ بولنا حرام ہے اور اگر جھوٹ سے حاصل کر سکتا ہو سچ بولنے میں حاصل نہ ہوسکتا ہو تو بعض صورتوں میں کِذب بھی مُباح ہے بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے جیسے کسی بے گناہ کو ظالم شخص قتل کرنا چاہتا ہے وہ ڈر سے چھپا ہوا ہے ظالم نے کسی سے دریافت کیا کہ وہ کہاں ہے یہ کہہ سکتا ہے مجھے معلوم نہیں اگرچہ جانتا ہو یا کسی کی اَمانت اسکے پاس ہے کوئی اسے چھیننا چاہتا ہے کہ امانت کہاں ہے یہ انکار کرسکتا ہے کہ میرے پاس اس کی اَمانت نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ: کسی نے چُھپ کر بے حیائی کا کام کیا ہے اس سے دریافت کیا گیا کہ تونے یہ کام کیا وہ انکار کرسکتا ہے کیونکہ ایسے کام کو لوگوں کے سامنے ظاہر کر دینا یہ دوسرا گناہ ہوگا اسی طرح اگر اپنے مُسلم بھائی کے بھید پر مُطّلع ہو تو اس کے بیان کرنے سے بھی جھوٹ بولنا جائز ہے۔

مسئلہ: اگر سچ بولنے میں فساد پیدا ہوتا ہو تو اس صورت میں بھی

Marfat.com

جھوٹ بولنا جائز ہے اور اگر جھوٹ بولنے میں فساد ہوتا ہو تو حرام ہے اور اگر شک ہو معلوم نہیں کہ سچ بولنے میں فساد ہو گا یا جھوٹ بولنے میں جب بھی جھوٹ بولنا حرام ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: جس قِسْم کے مُبالغہ کا عادۃً رِواج ہے لوگ اسے مُبالغہ پر ہی محمول کرتے ہیں اس کے حقیقی معنی مراد نہیں لیتے وہ جھوٹ میں داخل نہیں مثلاً یہ کہا کہ میں تمہارے پاس ہزار مرتبہ آیا یا ہزار مرتبہ میں نے تم سے یہ کہا۔ یہاں ہزار کا عدد مراد نہیں بلکہ کئی مرتبہ آنا اور کہنا مراد ہے، یہ لفظ ایسے موقع پر نہیں بولا جاتا کہ ایک ہی مرتبہ آیا ہو، یا ایک ہی مرتبہ کہا ہو اور اگر ایک مرتبہ آیا اور یہ کہہ دیا کہ ہزار مرتبہ آیا تو جھُوٹا ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: تعرِیْض کی بعض صورتیں جن میں لوگوں کا دل خوش کرنا اور مزاح مقصود ہو جائے جائز ہے جیسا کہ حدیث میں فرمایا کہ جنت میں بڑھیا نہیں جائے گی یا میں تجھے اونٹنی کے بچے پر سوار کروں گا۔ (ردالمحتار)

(بہار شریعت حصہ ۱۶)

غیبت اور چُغلی کا بیان

حدیث۱: صحیح بُخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ بُرا قیامت کے دن اس کو پاؤ

Marfat.com

گے جو ذُوالوجہَین ہو یعنی دوٌ رُخا آدمی کہ ان کے پاس ایک مُنہ سے آتا ہے اور ان کے پاس دوسرے مُنہ سے آتا ہے یعنی مُنافقوں کی طرح کہیں کچھ کہتا ہے اور کہیں کچھ کہتا ہے یہ نہیں کہ ایک طرح کی بات سب جگہ کہے۔

حدیث ۲: دارمی نے عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دنیا میں دو رُخا ہوگا قیامت کے دن آگ کی زَبان اس کیلیۓ ہوگی ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اسکے لئے دوٌ زبانیں آگ کی ہوں گی۔

حدیث ۳: صحیح بُخاری و مسلم میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ جنت میں چُغل خور نہیں جائے گا۔

حدیث ٤: بیہقی نے شُعَب الایمان میں عبدالرحمٰن بن غنم و اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزّوجلّ کے نیک بندے وہ ہیں کہ ان کے دیکھنے سے خدا یاد آجائے اور اللہ عزّوجلّ کے برے بندے وہ ہیں جو چغلی کھاتے ہیں دوستوں میں جدائی ڈالتے ہیں اور جو شخص جرم سے بَری ہے اس پر تکلیف ڈالنا چاہتے ہیں۔

Marfat.com

حدیث۵: صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمھیں معلوم ہے غِیبت کیا ہے لوگوں نے عرض کی اللہ ورسول عزوجل و ﷺ خوب جانتے ہیں ارشاد فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا اُس چیز کے ساتھ ذِکر کرے جو اُسے بُری لگے۔ کسی نے عرض کی اگر میرے بھائی میں وہ موجود ہو جو میں کہتا ہوں (جب تو غیبت نہیں ہوگی) فرمایا جو کچھ تم کہتے ہو اگر اس میں موجود ہے جب ہی تو غیبت ہے اور جب تم ایسی بات کہو جو اُس میں نہیں ہو تو یہ بُہتان ہے۔

حدیث۶: امام احمد و ترمذی و ابوداؤد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہتی ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا صفیہ رضی اللہ عنہا کیلئے یہ کافی ہے کہ وہ ایسی ہیں ایسی ہیں یعنی پستہ قد ہیں حضور ﷺ نے فرمایا تم نے ایسا کلمہ کہا کہ اگر سَمُندر میں ملایا جائے تو اس پر غالب آجائے یعنی کسی پستہ قد کو ناٹا، ٹھگنا کہنا بھی غیبت میں داخل ہے جب کہ بلا ضرورت ہو۔

حدیث۷: بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی دو شخصوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونوں روزہ دار تھے جب نماز پڑھ چکے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم دونوں وضو کرو اور نماز کا اِعادہ کرو اور

Marfat.com

روزہ پورا کرو اور دوسرے دن اس روزہ کی قضا کرنا۔انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ حکم کس لئے؟ارشاد فرمایا۔"تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔"

حدیث۸:ترمذی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اِس کو پسند نہیں کرتا کہ کسی کی نقل کروں اگرچہ میرے لئے اتنا اتنا ہو یعنی نقل کرنا دنیا کی کسی چیز کے مُقابِل میں درست نہیں ہو سکتا۔

حدیث۹:بیہقی نے شُعَبُ الایمان میں ابو سعید و جابر رضی اللہ عنہما سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غیبت زِنا سے بھی زیادہ سخت چیز ہے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ زنا سے زیادہ سخت غیبت کیونکر ہے فرمایا مرد زنا کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے اللہ عزوجل اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور غیبت کرنے والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک وہ معاف نہ کردے جس کی غیبت ہے اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ زِنا کرنیوالا توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کی توبہ نہیں ہے۔

حدیث۱۰:بیہقی نے دعواتِ کبیر میں انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غیبت کا کَفّارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت

Marfat.com

کی ہے اس کیلئے استغفار کرے اور کہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلَہٗ الٰہی ہمیں اور اسے بخش دے۔

حدیث ۱۱: ابوداؤد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کو جب رَجم کیا گیا دو شخص آپس میں باتیں کرنے لگے ایک نے دوسرے سے کہا اسے تو دیکھو کہ اللہ تعالی نے اس کی پَردہ پوشی کی تھی مگر اس کے نفس نے نہ چھوڑا کتّے کی طرح رَجم کیا گیا حضور ﷺ نے سن کہ سُکوت فرمایا کچھ دیر تک چلتے رہے راستہ میں مَرا ہو گدھا ملا جو پاؤں پھیلائے ہوئے تھا حضور ﷺ نے ان دونوں شخصوں سے فرمایا جاؤ اس مُردار گدھے کا گوشت کھاؤ انہوں نے عرض کی یا نبی اللہ ﷻ و ﷺ اِسے کون کھائے گا ارشاد فرمایا وہ جو تم نے اپنے بھائی کی آبروریزی کی وہ اس گدھے کے کھانے سے بھی زیادہ سخت ہے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ (ماعز) اس وقت جنّت کی نہروں میں غوطے لگارہا ہے۔

حدیث ۱۲: امام احمد ونسائی و ابن ماجہ و حاکم نے اُسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ کے بندو اللہ نے حَرج اٹھالیا مگر جو شخص کسی مردِ مسلم کی بطور ظلم آبروریزی کرے وہ حَرج میں ہے اور ہلاک ہوا۔

Marfat.com

حدیث ۱۳: امام احمد و ابوداؤد و حاکم نے مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو کسی مردِ مسلم کی برائی کرنے کی وجہ سے کھانے کو ملا اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ہی جہنّم سے کھلائے گا اور جس کو مردِ مسلم کی برائی کی وجہ سے کپڑا پہننے کو ملا اللہ تعالیٰ اس کو جہنّم کا اتنا ہی کپڑا پہنائے گا۔

حدیث ۱۴: امام احمد وابوداؤد نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو جو زَبان سے ایمان لائے اور ایمان ان کے دِلوں میں داخل نہیں ہوا مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کی چھپی ہوئی باتوں کی ٹٹول نہ کرو اس لئے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی چھپی ہوئی چیز کی ٹٹول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی پوشیدہ چیز کی ٹٹول کرے گا اور جس کی اللہ ٹٹول کرے گا اس کو رُسوا کردے گا اگرچہ وہ اپنے مکان کے اندر ہو۔

حدیث ۱۵: امام احمد و ابوداؤد نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مجھے مِعْراج ہوئی ایک قوم پر گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے وہ اپنے منہ اور سینے کو نوچتے تھے میں نے کہا جبریل علیہ السلام یہ کون لوگ ہیں جبریل علیہ السلام نے کہا یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی آبروریزی کرتے تھے۔

Marfat.com

حدیث ۱۶: ابوداؤد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کی سب چیزیں مسلمان پر حرام ہیں اس کا مال اور اس کی آبرو اور اس کا خون۔ آدمی کو برائی سے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔

حدیث ۱۷: ابوداؤد نے معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان پر کوئی بات کہے اس سے مقصد عیب لگانا ہو اللہ تعالیٰ اس کو پلِ صراط پر روکے گا جب تک اس چیز سے نہ نکلے جو اس نے کہی۔

حدیث ۱۸: ابوداؤد نے جابر بن عبداللہ اور ابوطلحہ بن سہل رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہاں مرد مسلم کی ہتکِ حرمت کی جاتی ہو اور اس کی آبروریزی کی جاتی ہو ایسی جگہ جس نے مدد نہ کی یعنی یہ خاموش سنتا رہا اور اس کو منع نہ کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہیں کرے گا جہاں اسے محبوب ہے کہ مدد کی جائے۔

حدیث ۱۹: شرح سُنّہ میں انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے سامنے اسکے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد پر قادر ہو اور مدد کی اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی مدد کرے گا اور باوجود

Marfat.com

قدرت اس کی مدد نہیں کی تو اللہ تعالی دنیا اور آخرت میں اسے پکڑیگا۔

حدیث ۲۰: بیہقی نے اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کے گوشت سے اس کی غیبت میں روکے یعنی مسلمان کی غیبت کی جارہی تھی اس نے روکا تو اللہ پر حق ہے کہ اُسے جہنم سے آزاد کردے۔

حدیث ۲۱: شرح سُنّہ میں ابوداؤد رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو سے روکے یعنی کسی مسلم کی آبروریزی ہوتی تھی اس نے منع کیا تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کو جہنم کی آگ سے بچائے اس کے بعد اس آیت کی تلاوت کی وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ مسلمانوں کی مدد کرنا ہم پر حق ہے۔

حدیث ۲۲: ترمذی وابوداؤد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک مُومن دوسرے مُومن کا آئینہ ہے اور مُومن مُومن کا بھائی ہے اس کی چیزوں کو ہلاک ہونے سے بچائے اور غیبت میں اس کی حفاظت کرے۔

حدیث ۲۳: امام احمد و ترمذی نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایسی چیز دیکھے جس کو

Marfat.com

چھپانا چاہئے اور اس نے پردہ ڈال دیا یعنی چھپادی تو ایسا ہے جیسے مَوودہ (یعنی زندہ درگور) کوزندہ کیا۔

حدیث ۲۴: ابو نُعیمؒ نے معرفہ میں شبیب بن سعد بلوی سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ کو قیامت کے دن اس کا دفتر کھلا ہوا ملے گا وہ اس میں ایسی نیکیاں بھی دیکھے گا جن کو کیا نہیں ہے عرض کرے گا اے رب یہ میرے لئے کہاں سے آئیں ہیں میں نے تو انہیں نہیں کیا اس سے کہا جائے گا کہ یہ وہ ہیں جو تیری لاعلمی میں لوگوں نے تیری غیبت کی تھی۔

حدیث ۲۵: ترمذی نے معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے بھائی کو ایسے گناہ پر عار دلایا جس سے وہ توبہ کرچکا تو مرنے سے پہلے وہ خود اس گناہ میں مبتلا ہوجائے گا۔

حدیث ۲۶: ترمذی نے واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی شماتت نہ کر یعنی اس کی مصیبت پر اظہارِ مُسرّت نہ کر کہ اللہ تعالی اس پر رحم کرے گا اور تجھے اس میں مبتلا کردے گا۔

حدیث ۲۷: صحیح بُخاری ومسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری ساری امت عافیت میں ہے مگر

Marfat.com

مُجاہِرین یعنی جولوگ کھلم کھلا گناہ کرتے ہیں یہ عافیت میں نہیں اس کی غیبت اور برائی کی جائے گی اور آدمی کی بے باکی سے یہ ہے کہ رات میں اس نے کوئی کام کیا یعنی گناہ کا کام اور خدانے اس کو چھپایا اور صبح کو خود کہتا ہے کہ آج رات میں میں نے یہ کیا خدانے اس پر پردہ ڈالا تھا اور یہ شخص پردہِ الٰہی کو ہٹا دیتا ہے۔

حدیث ۲۸: طبرانی وبیہقی نے بروات بہر بن حکیم عن ابیہ عن جدہ روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا فاجر کے ذکر سے بچتے ہو اس کو لوگ کب پہچانیں گے فاجر کا ذکر اس چیز کے ساتھ کرو جو اس میں ہے کہ لوگ اس سے بچیں۔

حدیث ۲۹: بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حیا کی چادر ڈال دی اس کی غیبت نہیں یعنی ایسوں کی برائی بیان کرنا غیبت میں داخل نہیں۔

حدیث ۳۰: طبرانی نے معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فاسق کی غیبت نہیں۔

حدیث ۳۱: صحیح مسلم میں مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مبالغہ کے ساتھ مَدح کرنے والوں کو جب تم

Marfat.com

دیکھو تو ان کے مُنہ میں خاک ڈال دو۔

حدیث۳۲: صحیح بُخاری میں ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو سنا کہ دوسرے کی تعریف کرتا ہے اور تعریف میں مُبالغہ کرتا ہے ارشاد فرمایا تم نے اسے ہلاک کردیا یا اس کی پیٹھ توڑ دی۔

حدیث۳۳: صحیح بُخاری و مسلم میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی حضور نے فرمایا تجھے ہلاکت ہو تونے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی اس کو تین۳ مرتبہ فرمایا جس شخص کو کسی کی تعریف کرنی ضروری ہی ہو تو وہ یہ کہے کہ میرے گمان میں فلاں ایسا ہے اگر اس کے علم میں ہو کہ وہ ایسا ہے اور اللہ اس کو خوب جانتا ہے اور اللہ پر کسی کا تزکیہ نہ کرے یعنی جَزم یقین کے ساتھ کسی کی تعریف نہ کرے۔

حدیث۳۴: بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب فاسق کی مَدح کی جاتی ہے تو رَب تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور عرشِ الٰہی جنبش کرنے لگتاہے۔

مسائل فقیہہ: غیبت کے یہ معنی ہیں کہ کسی شخص کے پوشیدہ عیب

Marfat.com

کو (جس کو وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا پسند نہ کرتا ہو) اس کی برائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا اور اگر اس میں وہ بات ہی نہ ہو تو یہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہے۔ قران مجید میں فرمایا،

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۭ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ
(پ۲۶ ع۱۴)

ترجمہ کنزالایمان: "تم آپس میں ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے اس کو تم تو برا سمجھتے ہو۔"

احادیث میں بھی غیبت کی بہت برائی آئی ہے چند حدیثیں ذکر کردی گئیں انہیں غور سے پڑھو اس حرام سے بچنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے آج کل مسلمانوں میں یہ بلا بہت پھیلی ہوئی ہے اس سے بچنے کی طرف بالکل توجہ نہیں کرتے بہت کم مجلسیں ایسی ہوتی ہیں جو چغلی اور غیبت سے محفوظ ہوں۔

مسئلہ: ایک شخص نماز پڑھتا ہے اور روزے رکھتا ہے مگر اپنی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو ضرر پہنچاتا ہے اس کی ایذا رسانی کو لوگوں کے سامنے بیان کرنا غیبت نہیں کیونکہ اس ذکر کا مقصد یہ ہے کہ لوگ اس کی اس حرکت سے واقف ہو جائیں اور اس سے بچتے رہیں کہیں ایسا نہ

Marfat.com

ہو کہ اس کی نماز اور روزے سے دھوکا کھا جائیں اور مصیبت میں مبتلا ہو جائیں حدیث میں ارشاد فرمایا کہ کیا تم فاجر اور اس کے ذکر سے ڈرتے ہو جو خرابی کی بات اس میں ہے بیان کردو تاکہ لوگ اس سے پرہیز کریں اور بچیں۔ (در مختار ردالمحتار)۔

مسئلہ: ایسے شخص کا حال جس کا ذکر اوپر گزرا اگر بادشاہ یا قاضی سے کہا تاکہ اسے سزا ملے اور اپنی حرکت سے باز آجائے یہ چغلی اور غیبت میں داخل نہیں (در مختار) یہ حکم فاسق وفاجر کا ہے جس کے شر سے بچانے کے لئے لوگوں پر اس کی برائی کھول دینا جائز ہے اور غیبت نہیں اب سمجھنا چاہئے کہ بد عقیدہ لوگوں کا ضرر فاسق کے ضرر سے بہت زائد ہے فاسق سے جو ضرر پہنچے گا وہ اس سے بہت کم ہے جو بدعقیدہ لوگوں سے پہنچتا ہے فاسق سے اکثر دنیا کا ضرر ہوتا ہے اور بد مذہب سے تو دین وایمان کی بربادی کا ضرر ہے اور بدمذہب اپنی بد مذہبی پھیلانے کیلئے نماز، روزہ کی باظاہر خوب پابندی کرتے ہیں تاکہ انکا وقار لوگوں میں قائم ہو پھر جو گمراہی کی بات کریں گے ان کا پورا اثر ہوگا لہذا ایسوں کی بدمذہبی کا اظہار فاسق کے فسق کے اظہار سے زیادہ اہم ہے۔ اس کے بیان کرنے میں ہرگز دریغ نہ کریں آج کل کے بعض صوفی اپنا تقدس

Marfat.com

یوں ظاہر کرتے ہیں کہ ہمیں کسی کی بُرائی نہیں کرنی چاہئے یہ شیطانی دھوکہ ہے مخلوق خدا کو گمراہوں سے بچانا یہ کوئی معمولی بات نہیں بلکہ یہ انبیاء کرام علیھم السلام کی سنت ہے جس کو ناکارہ تاویلات سے چھوڑنا چاہتا ہے اور اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ میں ہردلعزیز بنوں کیوں کسی کو اپنا مُخالِف کروں۔

مسئلہ: یہ معلوم ہے کہ جس میں برائی پائی جاتی ہے اگر اس کے والد کو خبر ہوجائے گی تو وہ اس حرکت سے روک دے گا تو اس کے باپ کو خبر کردے زَبانی کہہ سکتا ہو تو زبانی۔نہیں مانے گا اور باز نہیں آئے گا۔تو نہ کہے کہ بلا وجہ عَداوت پیدا ہوگی اسی طرح بیوی کی شکایت اس کے شوہر سے کی جاسکتی ہے اور رِعایا کی بادشاہ سے کی جاسکتی ہے (درمختار ردالمحتار) مگر یہ ضرورت ہے کہ ظاہر کرنے سے اس کی برائی کرنا مقصود نہ ہو بلکہ اصلی مقصد یہ ہو کہ وہ لوگ اس بُرائی کا اِنْسِداد کریں اور اس کی یہ عادت چھوٹ جائے۔

مسئلہ: کسی نے اپنے مسلمان بھائی کی برائی افسوس کے طور پر کی کہ مجھے نہایت افسوس ہے کہ وہ ایسے کام کرتا ہے یہ غیبت نہیں ہے کیوں کہ جس کی برائی کی اگر اسے خبر بھی ہوگئی تو اس صورت میں وہ برا

Marfat.com

کرو کہنے لگا یہ غیبت نہیں میں سچا ہوں اس شخص نے ایک حرام قطعی کو حلال بتایا دوسری صورت نفاق ہے کہ ایک شخص کی برائی کرتا ہے اور اس کا نام نہیں لیتا مگر جسکے سامنے برائی کرتا ہے وہ اس کو جانتا پہچانتا ہے لہذا یہ غیبت کرتا ہے اور اپنے کو پرہیز گار ظاہر کرتا ہے یہ ایک قسم کا نفاق ہے تیسری صورت معصیت ہے وہ یہ کہ غیبت کرتا ہے اور یہ جانتا ہے کہ حرام کام ہے ایسا شخص توبہ کرے چوتھی صورت مباح ہے وہ یہ کہ فاسق معلن[۱] یا بد مذہب کی برائی بیان کرے بلکہ جب کہ لوگوں کو اس کے شر سے بچانا مقصود ہو تو ثواب ملنے کی امید ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: جو شخص علانیہ برا کام کرتا ہے اور اس کو اس کی کوئی پروا نہیں کہ لوگ اسے کیا کہیں گے اس کی اس بری حرکت کا بیان کرنا غیبت نہیں مگر اس کی دوسری باتیں جو ظاہر نہیں ہیں انکا ذکر کرنا غیبت میں ہے حدیث میں ہے کہ جس نے حیا کا حجاب اپنے چہرے سے ہٹادیا اس کی غیبت نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ: جس سے کسی بات کا مشورہ لیا گیا وہ اگر اس شخص کا عیب وبرائی ظاہر کرے جس کے متعلق مشورہ ہے یہ غیبت نہیں حدیث میں

[۱] اعلانیہ گناہ کبیرہ کرنے والا۔

Marfat.com

نہ مانے گا بُرا اس وقت مانے گا جب اسے معلوم ہو کہ اس کہنے والے کا مقصود ہی بُرائی کرنا ہے مگر یہ ضرور ہے کہ اس چیز کا اظہار اس نے حَسرت و افسوس ہی کی وجہ سے کیا ہو ورنہ یہ غیبت ہے بلکہ ایک قسم کا نِفاق اور ریا اور اپنی مدح سرائی ہے کیونکہ اس نے مسلمان بھائی کی برائی کی اور ظاہر یہ کیا کہ برائی مقصود نہیں یہ نفاق ہوا اور لوگوں پر یہ ظاہر کیا کہ یہ کام میں اپنے لئے اور دوسروں کے لئے برا جانتا ہوں یہ رِیا ہے اور چوں کہ غیبت کو غیبت کے طور پر نہیں کیا لہذا اپنے کو صُلحا میں سے ہوتا بتایا یہ تزکیہ نفس اور خُودستائی ہوئی۔ (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ: کسی بستی یا شہر والوں کی برائی کی مثلاً یہ کہا کہ وہاں کے لوگ ایسے ہیں یہ غیبت نہیں کیونکہ ایسے کلام کا یہ مقصد نہیں ہوتا کہ وہاں کے سب ہی لوگ ایسے ہیں بلکہ بعض لوگ مراد ہوتے ہیں اور جن بعض کو کہا گیا وہ معلوم نہیں غیبت اس صورت ہوتی ہے کہ جب مُعَیَّن ومعلوم اَشخاص کی برائی ذکر کی جائے اور اگر اس کا مقصود وہاں کے تمام لوگوں کی برائی کرنا ہے تو یہ غیبت ہے۔ (ردالمحتار درمختار)

مسئلہ: فقیہہ ابواللیث نے فرمایا کہ غیبت چار قسم کی ہے ایک کفر اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص غیبت کررہا ہے اس سے کہا گیا کہ غیبت نہ

Marfat.com

خیانت ہے مثلاً کسی کے یہاں اپنا یا اپنی اولاد وغیرہ کا نکاح کرنا چاہتا ہے دُوسرے سے اس کے متعلق تذکرہ کیا کہ میرا اِرادہ ایسا ہے تمھاری کیا رائے ہے اس شخص کو جو کچھ معلومات ہیں بیان کردینا غیبت نہیں اسی طرح کسی کے ساتھ تجارت وغیرہ میں شرکت کرنا چاہتا ہے یا اس کے پاس کوئی چیز اَمانت رکھنا چاہتا ہے یا کسی کے پڑوس میں سُکونت کرنا چاہتا ہے اور اس کے متعلق دوسرے سے مَشورہ لیتا ہے یہ شخص اس کی بُرائی بیان کرے غیبت نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ: جو بد مذہب اپنی بد مذہبی چھپائے ہوئے ہے جیسا کہ رَوافض کے ہاں تقیہ ہے یا آج کل کے بہت سے وہابی بھی اپنی وہابیت چھپاتے اور خود کو سُنّی ظاہر کرتے ہیں اور جب موقع پاتے ہیں تو بد مذہبی کی آہستہ آہستہ تبلیغ کرتے ہیں ان کی بد مذہبی کا اظہار غیبت نہیں کہ لوگوں کو ان کے مَکر وشَر سے بچانا ہے اور اگر اپنی بد مذہبی کو چھپاتا نہیں بلکہ علانیہ ظاہر کرتا ہے جب بھی غیبت نہیں کہ وہ علانیہ برائی کرنے والوں میں داخل ہے (ردالمحتار)

مسئلہ: کسی کے ظلم کی شکایت حاکم کے پاس کرنا بھی غیبت نہیں مثلاً یہ کہ فلاں شخص نے مجھ پر ظُلم و زیادتی کی ہے تاکہ حاکم اس کا انصاف و

Marfat.com

دادرسی کرے اسی طرح مُفتی کے سامنے اِسْتِفْتاء پیش کرنے میں کسی کی برائی کی کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ یہ کیا اس سے بچنے کی کیا صورت ہے مگر اس صورت میں بہتر یہ ہے کہ نام نہ لے بلکہ یوں کہے کہ ایک شخص نے ایک شخص کے ساتھ یہ کیا۔ بلکہ زید و عمرو سے تعبیر کرے جیسا کہ اس زمانہ میں اِسْتِفْتاء کی عموماً یہی صُورت ہوتی ہے پھر بھی اگر نام لے دیا جب بھی جائز ہے اس میں بھی قَباحت نہیں جیسا کہ حدیث صحیح میں آیا کہ ہندہ نے ابوسفیان رضی اللہ عنہما کے متعلق حضور کی خدمت میں شکایت کی کہ وہ بخیل ہیں اتنا نفقہ نہیں دیتے جو مجھے اور میرے بچوں کو کافی ہو مگر جب کہ میں ان کی لاعلمی میں کچھ لے لوں۔ ارشاد فرمایا کہ تم اتنا لے سکتی ہو جو مَعْروف کیساتھ تمھارے اور بچوں کے لئے کافی ہو (ردالمحتار)

مسئلہ: ایک صورت جواز کی یہ ہے کہ اس سے مقصود بَیْع ۱ کا عیب بیان کرنا ہو مثلاً غلام کو بیچنا چاہتا ہے اور اس غلام میں کوئی عیب ہے چور یا زانی ہے اس کا عیب مُشْتَرِی ۲ کے سامنے بیان کردینا جائز ہے یونہی کسی نے دیکھا کہ مُشْتَرِی بَائِع ۳ کو خراب روپیہ دیتا ہے اس سے اس کی

---

۱ سامان تجارت۔ ۲ خریدار۔ ۳ بیچنے والا

Marfat.com

حرکت ظاہر کر سکتا ہے۔(ردالمختار)

مسئلہ:ایک صورت جواز کی یہ بھی ہے کہ اس سے عَیب کے ذکر سے مقصود اس کی بُرائی نہیں بلکہ اس شخص کی مَعرِفت و شَناخت مقصود ہے مثلاً جو شخص ان عُیُوب کے ساتھ مُلَقَّب[۱] ہے تو مقصود معرفت ہے نہ بیانِ عیب۔جیسے اَعْمٰی ،اَعْمَش ،اَعْرَج[۲] احول صحابہ کرام میں عبداللہ بن ام مکتوم نابینا تھے اور روایتوں میں ان کے نام کے ساتھ اَعْمٰی آتا ہے مُحدِّثین میں بڑے زبردست پایہ کے سلیمان اَعْمَش ہیں اعمش کے معنی اندھے کے ہیں یہ لفظ ان کے نام کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے اسی طرح یہاں بھی بعض مرتبہ محض پہچاننے کیلئے کسی کو اندھا یا کانا یا ٹھگنا یا لمبا کہا جاتا ہے یہ غیبت میں داخل نہیں(ردالمحتار)

مسئلہ:حدیث کے راویوں اور مقدمہ کے گواہوں اور مُصَنِّفین پر جِرح کرنا اور ان کے عُیُوب بیان کرنا جائز ہے اگر راویوں کی خرابیاں بیان نہ کی جائیں تو حدیث صحیح اور غیرِ صحیح میں امتیاز نہ ہوسکے گا اِسی طرح مُصنِّفین کے حالات نہ بیان کیے جائیں تو کُتُب مُعْتَمِدَہ و غیرِ معتمدہ میں فَرْق نہ رہے گا گواہوں پر جرح نہ کیجائے تو حقوقِ مسلمین کی نگہداشت نہ ہوسکے گی اول سے آخر تک گیارہ صورتیں وہ ہیں جو بظاہر غیبت ہیں اور

[۱] پہچانا جاتا ہے۔ [۲] لنگڑا

Marfat.com

حقیقت میں غیبت نہیں اور ان میں عیوب کا بیان کرنا جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے(ردالمحتار)

مسئلہ:غیبت جس طرح زبان سے ہوتی ہے فِعْل سے بھی ہوتی ہے صَراحت کے ساتھ برائی کی جائے یا تَعْرِیْض ۱؎ وکنایہ کیساتھ ہو سب صُورتیں حَرام ہیں برائی کو جس نوعیّت سے سمجھا جائے گا سب غیبت میں داخل ہے۔تعریض کی یہ صورت ہے کہ کسی نے ذکر کرتے وقت یہ کہا کہ الحمدللہ میں ایسا نہیں جس کا یہ مطلب ہوا کہ وہ ایسا ہے کسی کی برائی لکھ دی یہ بھی غیبت ہے سَرْ وغیرہ کی حرکت بھی غیبت ہوسکتی ہے مثلاً کسی کی خوبیوں کا تذکرہ تھا اسے سر کے اشارہ سے یہ بتانا چاہا کہ اس میں جو کچھ برائیاں ہیں ان سے تم واقف نہیں ہُونٹوں او آنکھوں اور بُھوؤں اور زَبان یا ہاتھ کے اشارہ سے بھی غیبت ہوسکتی ہے ایک حدیث میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک عورت ہمارے پاس آئی جب وہ چلی گئی تو میں نے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا کہ وہ ٹھگنی ۲؎ ہے حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ تم نے اس کی غیبت کی (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ:ایک صورت غیبت کی نقل ہے مثلاً کسی لنگڑے کی نقل کرے اور لنگڑا کر چلے یا جس چال سے کوئی چلتاہے اس کی نقل اتاری جائے یہ

۱؎ کنائے سے بات کرنا۔ ۲؎ چھوٹے قد کی

Marfat.com

بھی غیبت ہے بلکہ زبان سے کہہ دینے سے یہ زیادہ برا ہے کیونکہ نقل کرنے میں پوری تصویر کشی اور بات کو سمجھانا پایا جاتا ہے کہ کہنے میں وہ بات نہیں ہوتی (در مختار)

مسئلہ: غیبت کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ یہ کہا ایک شخص ہمارے پاس اس قسم کا آیا تھا یا کہ میں ایک شخص کے پاس گیا تھا جو ایسا ہے اور مُخَاطَب کو معلوم ہے کہ فلاں شخص کا ذکر کرتا ہے اگرچہ مُتَکَلِّم نے کسی کا نام نہیں لیا مگر جب مُخَاطَب کو ان لفظوں سے سمجھا دیا تو غیبت ہوگئی کیونکہ جب مخاطب کو معلوم ہے کہ اس کے پاس فُلاں آیا تھا یا یہ فلاں کے پاس گیا تھا تو اب نام لینا نہ لینا دونوں کا ایک حکم ہے کہ ہاں اگر مخاطب نے شخص مُعَیَّن کو نہیں سمجھا مثلاً اس کے پاس بہت سے لوگ آئے یا یہ بہُتوں کے یہاں گیا تھا مُخَاطَب کو یہ پتہ نہ چلا کہ یہ کس کے متعلق کہہ رہا ہے تو غیبت نہیں (در مختار)

مسئلہ: جس طرح زندہ آدمی کی غیبت ہوسکتی ہے مَرے ہوئے مسلمان کو برائی کے ساتھ یاد کرنا بھی غیبت ہے جب کہ وہ صورتیں نہ ہوں جن میں عُیوب کا بیان کرنا غیبت میں داخل نہیں۔ مسلم کی غیبت جس طرح حرام ہے کافر ذِمّی [1] کی بھی ناجائز ہے کہ ان کے حقوق بھی مسلم کی

[1] وہ کافر جو اسلامی حکومت کو جِزیہ ادا کرے فی زمانہ کوئی کافر ذِمّی نہیں سب حَربی ہیں۔

Marfat.com

طرح ہیں کافر حربی کی برائی کرنا غیبت نہیں۔(ردالمحتار)

مسئلہ: کسی کی برائی اس کے سامنے کرنا اگر غیبت میں داخل نہ بھی ہو جبکہ غیبت میں پیٹھ پیچھے برائی کرنا معتبر ہو مگر یہ اس سے بڑھ کر حرام ہے کیونکہ غیبت میں جو وجہ ہے وہ یہ ہے کہ ایذاءِ مسلم ہے وہ یہاں بدرجہ اَولیٰ پائی جاتی ہے غیبت میں تو یہ احتمال ہے کہ اسے اطلاع ملے یا نہ ملے اگر اسے اطلاع نہ ہوئی تو ایذا بھی نہ ہوئی مگر احتمال ایذا کو یہاں ایذا قرار دے کر شرعِ مُطہّر نے حرام کیا اور منہ پر اس کی مذمّت کرنا تو حقیقۃً ایذا ہے پھر یہ کیوں حرام نہ ہو(ردالمحتار) بعض لوگوں سے جب کہا جاتا ہے کہ تم فلاں کی غیبت کیوں کرتے ہو وہ نہایت دلیری کے ساتھ یہ کہتے ہیں مجھے اس کا ڈرا پڑا ہے چلو میں اسکے منہ پر یہ باتیں کہہ دوں گا ان کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ پیٹھ پیچھے اس کی برائی کرنا غیبت و حرام ہے اور منہ پر کہو گے تو یہ دوسرا حرام ہوگا اگر تم اس کے سامنے کہنے کی جرات رکھتے ہو تو اس کی وجہ سے غیبت حلال نہیں ہوگی۔

مسئلہ: غیبت کے طور پر جو عُیوب بیان کئے جائیں وہ کئی قسم کے ہیں اس کے بدن میں عیب ہو مثلاً اندھا، کانا، لنگڑا، لولا، ہونٹ کٹا، نک چپٹا وغیرہ یا نَسب کے اعتبار سے وہ عیب سمجھا جاتا ہو مثلاً اس کے نسب میں

Marfat.com

یہ خرابی ہے اس کی دادی، نانی چماری تھی۔ ہندوستان والوں نے پیشہ کو بھی نسب ہی کا حکم دے رکھا ہے لہذا بطور عیب کسی کو دھنا، جولاہا کہنا بھی غیبت وحرام ہے۔ اَخلاق واَفعال کی برائی یا اس کی بات چیت میں خرابی مثلاً ہکلایا، توتلایا، دینداری میں وہ ٹھیک نہ ہو یہ سب صورتیں غیبت میں داخل ہیں۔ یہاں تک کہ اس کی کپڑے اچھے نہ ہوں یا مکان اچھا نہ ہو ان چیزوں کو بھی اس طرح ذکر کرنا جو اسے بُرا معلوم ہو ناجائز ہے (ردالمحتار)

مسئلہ: جس کے سامنے کسی کی غیبت کیجائے اسے لازم ہے کہ زبان سے انکار کردے مثلاً کہہ دے کہ میرے سامنے اس کی برائی نہ کرو۔ اگر زبان سے انکار کرنے میں اس کو خَوف واندیشہ ہے تو دل سے اسے برا جانے، اور اگر ممکن ہو تو یہ شخص جسکے سامنے برائی کی جارہی ہے وہاں سے اٹھ جائے یا اس بات کو کاٹ کر کوئی دوسری بات شروع کرے ایسا نہ کرنے میں سُننے والا بھی گنہگار ہوگا غیبت کا سننے والا بھی غیبت کرنے والے کے حکم میں ہے حدیث میں ہے جس نے اپنے مسلم بھائی کی آبرو غیبت سے بچائی اللہ تعالی کے ذمہ کرم پر یہ ہے کہ وہ اسے جہنم سے آزاد کردے۔ (ردالمحتار)

Marfat.com

مسئلہ: جس کی غیبت کی اگر اسکو اس خبر ہوگئی تو اس سے معافی مانگنی ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اسکے سامنے یہ کہے کہ میں نے تمہاری اس طرح غیبت یا برائی کی تم معاف کردو اس سے معاف کرائے اور توبہ کرے تب اس سے بَرِیُ الذِّمّہ ہوگا اور اگر اسکو خبر نہ ہوئی ہو تو توبہ اور ندامت کافی ہے۔(درمختار)

مسئلہ: جس کی غیبت کی ہے اسے خبر نہ ہوئی اور اس نے توبہ کرلی اس کے بعد اسے خبر ملی کہ فلاں نے میری غیبت کی ہے آیا اسکی توبہ صحیح ہے یا نہیں اس میں عُلماء کے دو۲ قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ وہ توبہ صحیح ہے اللہ تعالی دونوں کی مغفرت فرمادے گا جس نے غیبت کی اسکی مغفرت توبہ سے ہوئی اور جسکی غیبت کی گئی اسکو جو تکلیف پہنچی اور اس نے درگزر کیا اس وجہ سے اسکی مغفرت ہوجائے گی اور بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ اسکی توبہ مُعلّق رہے گی اگر وہ شخص جسکی غیبت ہوئی خبر پہنچے سے پہلے ہی مرگیا تو توبہ صحیح ہے اور توبہ کے بعد اسے خبر پہنچ گئی تو صحیح نہیں جب تک اس سے معاف نہ کرائے بُہتان کی صورت میں توبہ کرنا اور معافی مانگنا ضروری ہے بلکہ جِنْ کے سامنے بُہتان باندھا ہے انکے پاس جاکر یہ کہنا ضروری ہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا جو فلاں پر

Marfat.com

میں نے بہتان باندھا تھا۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:معافی مانگنے میں یہ ضرور ہے کہ غیبت کے مقابل میں اس کی ثناءِ حَسن[1] کرے اور اس کے ساتھ اظہارِ محبت کرے کہ اس کے دل میں سے یہ بات جاتی رہے اور فرض کرو اس نے زبان سے معاف کردیا مگر اس کا دل اس سے خوش نہ ہوا تو اس کا معافی مانگنا اور اظہار محبت کرنا غیبت کی برائی کے مقابل ہوجائے گا اور آخرت میں مُؤاخَذَہ نہ ہوگا۔(ردالمحتار)

مسئلہ:اس نے معافی مانگی اور اس نے معاف کردیا مگر اس نے سچائی اور خلوصِ دل سے معافی نہیں مانگی تھی محض ظاہری اور نمائشی یہ معافی تھی تو ہوسکتا ہے کہ آخرت میں مُؤاخَذَہ[2] ہو کیونکہ اس نے یہ سمجھ کر معاف کیا تھا کہ یہ خُلوص کے ساتھ معافی مانگ رہا ہے۔(ردالمحتار)

مسئلہ:امام غزالی علیہ الرحمۃ یہ فرماتے ہیں کہ جس کی غیبت کی وہ مَرگیا یا کہیں غائب ہوگیا اس سے کیونکر معافی مانگے یہ معاملہ بہت دشوار ہوگیا اس کو چاہئے کہ نیک کام کی کثرت کرے تاکہ اگر اس کی نیکیاں غیبت کے بدلے میں اسے دے دی جائیں جب بھی اس کے پاس نیکیاں باقی رہ جائیں۔ (ردالمحتار)

[1] اچھی تعریف۔ [2] پکڑ

مسئلہ: اگر اس کی ایسی برائیاں بیان کی جن کو وہ چھپاتا تھا یعنی یہ نہیں چاہتا تھا کہ لوگ ان پر مطلع ہوں تو معافی مانگنے میں ان عیوب کی تفصیل نہ کرے بلکہ مبہم [1] طور پر یہ کہدے کہ میں نے تمہارے عیوب لوگوں کے سامنے ذکر کیے ہیں تم معاف کردو اور اگر ایسے عیوب نہ ہوں تو تفصیل کے ساتھ بیان کرے اسی طرح اگر وہ باتیں ایسی ہوں جن کے ظاہر کرنے میں فتنہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہے تو ظاہر نہ کرے بعض علماء کا یہ قول ہے کہ حقوقِ مجہولہ کو معاف کردینا بھی صحیح ہے اور اس طرح بھی معافی ہوسکتی ہے لہذا اس قول پر بِنا کی جائے اور ایسی خاص صورتوں میں تفصیل نہ کی جائے (ردالمحتار)

مسئلہ: دو شخصوں سے جھگڑا تھا دونوں نے معذرت کے ساتھ مُصافحہ کیا یہ بھی معافی کا ایک طریقہ ہے جس کی غیبت کی ہے وہ مرگیا تو ورثہ کو یہ حق نہیں کہ معاف کریں ان کے معاف کرنے کا اعتبار نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ: کسی کے منہ پر اس کی تعریف کرنا منع ہے اور پیٹھ پیچھے تعریف کی مگر یہ جانتا ہے کہ میرے اس تعریف کرنے کی خبر اس کو پہنچ جائے گی یہ بھی منع۔ تیسری صورت یہ ہے کہ پسِ پشت تعریف کرتا ہے

---

[1] غیر نمایاں بات

Marfat.com

اور اس کا خیال بھی نہیں کرتا کہ اسے خبر پہنچ جائے گی یا نہ پہنچے گی یہ جائز ہے مگر یہ ضرور ہے کہ تعریف میں جو خوبیاں بیان کرے وہ اس میں ہوں شعر کی طرح اَنۡ ہوئی باتوں کیساتھ تعریف نہ کرے کہ یہ نہایت درجہ قبیح ہے (عالمگیری)

بغض وحسد کا بیان (بہار شریعت نمبر۱۶سے)

قران مجید میں ارشاد ہوا :۔

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾

اور اس کی آرزو مت کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی مردوں کے کیلئے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کیلئے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور اللہ سے اس کا فضل مانگو بیشک اللہ ہر چیز کو جانتا ہے ۔

اور فرماتا ہے۔

ومن شر حاسد اذا حسد

تم کہو میں پناہ مانگتا ہوں حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرتا ہے

Marfat.com

حدیث۱:ابن ماجہ نے اَنَس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھاتی ہے اور صَدَقہ خَطا کو مٹاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے اسی کی مثل ابوداؤد نے ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

حدیث۲:دیلمی نے مُسند الفردوس میں معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسد ایمان کو ایسا بگاڑتا ہے جس طرح اِیلوا شہد کو بگاڑتا ہے۔

حدیث۳:امام احمد ترمذی نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگلی امت کی بیماری تمھاری طرف بھی آئی وہ بیماری حسد وبُغض ہے وہ مُونڈنے والا ہے دِین کو مُونڈتا ہے بالوں کو نہیں مونڈتا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے جنت میں نہیں جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور مومن نہیں ہوگے جب تک آپس میں محبت نہ کروگے میں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں کہ جب اسے کروگے آپس میں محبت کرنے لگوگے آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔

حدیث٤:طَبرانی نے عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسد اور چغلی اور کہانت[۱] نہ مجھ سے ہیں اور

[۱] نجومی

Marfat.com

نہ میں ان سے ہوں یعنی مسلمانوں کو ان چیزوں سے بالکل تعلق نہ ہونا چاہئے۔

حدیث۵: صحیح بُخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپس میں حسد نہ کرو نہ بغض کرو نہ پیٹھ پیچھے برائی کرو اور اللہ عزوجل کے بندے بھائی بھائی ہو کر رہو۔

حدیث۶: صحیح بُخاری میں ابن عُمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ حسد نہیں ہے مگر دوؔ پر ایک وہ شخص جسے خدا نے کتاب دی یعنی قران کا علم عطا فرمایا وہ اس کے ساتھ راتوں میں قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ کہ خدا نے اسے مال دیا وہ دن اور رات کے اوقات میں صدقہ کرتا ہے۔

حدیث۷: صحیح بخاری میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسد نہیں ہے مگر دوؔ شخصوں پر ایک وہ شخص جسے خدا نے قُران سکھایا وہ رات اور دن کے اوقات میں اس کی تلاوت کرتا ہے اس کے پڑوسی نے سنا تو کہنے لگا کاش مجھے بھی ویسا ہی دیا جاتا جو فلاں شخص کو دیا گیا تو میں بھی اس کی طرح عمل کرتا دوسرا وہ شخص کہ خدا نے اسے مال دیا وہ حق میں مال کو خرچ کرتا ہے کسی نے کہا کاش مجھے بھی ویسا ہی دیا جاتا جیسا فلاں شخص کو دیا گیا تو میں بھی اسی کی طرح عمل کرتا۔ان

Marfat.com

دونوں حدیثوں میں حسد سے مراد غِبْطہ ہے جس کو لوگ رَشک کہتے ہیں جس کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کو جو نِعْمت ملی ویسی مجھے بھی مل جائے اور یہ آرزو نہ ہو کہ اُسے نہ ملتی یا اس سے جاتی رہے۔ حسد میں یہ آرزو ہوتی ہے اسی وجہ سے حسد مَذْمُوم ہے اور غِبْطہ مذموم نہیں امام بخاری کے ترجمۃ الباب سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان حدیثوں میں غِبْطہ مراد ہے لہذا ان حدیثوں کے یہ معنی ہوئے کہ یہی دو چیزیں غبطہ کرنے کی ہیں کہ یہ دونوں خدا کی بہت بڑی نعمتیں ہیں غبطہ ان پر کرنا چاہئے نہ کہ دوسری نعمتوں پر وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

حدیث ۸: بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی شعبان کی پندرھویں شب میں اپنے بندوں پر خاص تجلی فرماتا ہے جو استغفار کرتے ہیں ان کی مغفرت کرتا ہے اور جو رحم کی درخواست کرتے ہیں ان پر رحم کرتا ہے اور عداوت والوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔

حدیث ۹: امام احمد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ہفتہ میں دو بار دو شنبہ [1] اور پنجشنبہ [2] کو لوگوں کے اعمال نامے پیش ہوتے ہیں ہر بندے کی مغفرت ہوتی ہے مگر وہ شخص

---

[1] پیر۔ [2] جمعرات

Marfat.com

کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عَداوت ہو ان کے مُتعلِق یہ فرماتا ہے انہیں چھوڑ دو اس وقت تک کہ باز آجائیں۔

حدیث ۱۰: طَبَرانی نے اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کو اللہ تعالیٰ کے حُضور لوگوں کے اَعْمال پیش ہوتے ہیں۔ سب کی مغفرت کردیتا ہے مگر جو دو شخص باہم عَداوت رکھتے ہیں اور وہ شخص جو قَطْعِ رحم کرتا ہے۔

حدیث ۱۱: امام احمد وابوداؤد وترمذی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں جس بندہ نے شرک نہیں کیا ہے اس کی مغفرت کی جاتی ہے مگر جو شخص ایسا ہے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عدوات ہے ان کے متعلق کہا جاتا ہے انہیں مہلت دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کرلیں

مسائل فقہیہ: حسد حرام ہے احادیث میں اس کی بہت مذمت وارد ہوئی حسد کے یہ معنی ہیں کہ کسی شخص میں خوبی دیکھی۔ اس کو اچھی حالت میں پایا اس کے دل میں یہ آرزو ہے کہ یہ نعمت اس سے جاتی رہے اور مجھے مل جائے اور اگر یہ تمنا ہے کہ میں بھی ویسا ہوجاؤں مجھے

Marfat.com

بھی وہ نعمت مل جائے یہ حسد نہیں اس کو غِبْطہ کہتے ہیں جس کو لوگ رُشک سے تعبیر کرتے ہیں (عالمگیری)

مسئلہ: یہ آرزو کہ جو نعمت فُلاں کے پاس ہے وہ بِعَینِہا[1] مجھے مل جائے یہ حسد ہے کیونکہ بعینہ وہی چیز اُس کو جب ملے گی کہ اس سے جاتی رہے اور اگر یہ آرزو ہے کہ اس کی مثل مجھے ملے یہ غِبْطہ ہے کیونکہ اس سے زائل ہونے کی آروز نہیں پائی گئی (عالگیری) حدیث میں فرمایا ہے کہ حسد نہیں ہے مگر دو چیزوں میں ایک وہ شخص جس کو خدانے مال دیا ہے اور وہ راہِ حق میں صرف کرتا ہے دوسرا وہ شخص جس کو خدانے علم دیاہے اور وہ لوگوں کو سکھاتا ہے اور علم کے مُوافِق فیصلہ کرتا ہے اس حدیث سے بظاہرایسا معلوم ہوتاہے کہ ان دو چیزوں میں حسد جائز ہے مگر بغور دیکھنے سے یہ معلوم ہوتاہے کہ یہاں بھی حسد حرام ہے بعض عُلَماء نے یہ بتایا کہ اس حدیث میں حسد بمعنی غبطہ ہے امام بخاری علیہ الرحمۃ کے ترجمۃ الباب سے بھی یہی پتہ چلتاہے اور بعض نے کہا کہ حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اگر حسد جائز ہوتا تو ان میں جائز ہوتا مگر ان میں بھی ناجائز ہے جیسا کہ حدیث لَاشُؤمَ اِلَّا فِی الدَّارِ[2] الحدیث میں اسی قسم کی تاویل کیجاتی ہے اور بعض عُلماء نے فرمایا کہ معنی حدیث یہ ہیں کہ حسد انہیں دونوں میں ہوسکتا ہے اور چیزیں تو اس قابل

[1] خاص وہی شئے۔ [2] نحوست صرف گھر میں ہے۔

Marfat.com

ہی نہیں کہ ان میں حسد پایا جا سکے کہ حسد کے معنی یہ ہیں کہ دوسرے میں کوئی نعمت دیکھے اور یہ آروز کرے کہ وہ مجھے مل جائے اور دنیا کی چیزیں نعمت نہیں کہ جن کی تحصیل کی فکر ہو دنیا کی چیزوں کا مال اللہ تعالی کی ناراضگی ہے اور یہ چیزیں وہ ہیں کہ ان کا مال اللہ تعالی کی خوشنودی ورضا ہے لہذا نعمت جس کا نام ہے وہ یہی ہیں ان میں حسد ہوسکتا ہے (عالمگیری وغیرہ)

تکبرُّ کا بیان (بہار شریعت حصہ ۱۶)

حدیث۱: میں تم جنّت والوں کی خبر نہ دوں وہ ضعیف ہیں جن کو لوگ ضعیف وحقیر جانتے ہیں (مگر ہے یہ کہ) اگر اللہ پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ عزوجل اُس کو سچّا کردے اور کیا جہنّم والوں کی خبر نہ دوں وہ سخت گو اور سخت خُو تکبرّ کرنے والے ہیں (بخاری ومسلم)

حدیث۲: جس کسی کے دل میں رائی برابر ایمان ہوگا وہ جہنّم میں نہیں جائے گا اور جس کسی کے دل میں رائی کے برابر تکبرّ ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا (مسلم) دونوں جملوں کی وہی تاویل ہے جو اس مقام میں مشہور ہے۔

حدیث۳: تین۳ شخص ہیں جن سے قیامت کے دن نہ تو اللہ عزوجل کلام کرے گا نہ ان کو پاک کرے گا نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا اور ان کیلئے

Marfat.com

درد ناک عذاب ہے بوڑھا زنا کار، بادشاہ کذّاب اور محتاج مُتکبِّر (مسلم)

حدیث ٤: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کبریا اور عظمت میری صفتیں ہیں جو شخص ان میں سے کسی ایک میں مجھ سے مُنَازَعَت[1] کرے گا اسے جہنم میں ڈال دوں گا (مسلم)

حدیث ٥: آدمی اپنے کو (اپنے مرتبہ سے اونچے مرتبہ کی طرف) لے جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ جَبَّارِین میں لکھ دیا جاتا ہے پھر جو انہیں پہنچے گا اسے بھی پہنچے گا (ترمذی)

حدیث ٦: مُتکبِّرین کا حشر قیامت کے دن چیونٹیوں کی برابر جسموں میں ہوگا اور ان کی صُورتیں آدمیوں کی ہوں گی ہر طرف سے ان پر ذلت چھائے ہوئے ہوگی ان کو کھینچ کر جہنم کے قید خانہ کی طرف لے جائیں گے جس کا نام بولس ہے ان کے اوپر آگوں کی آگ ہوگی جہنمیوں کا نچوڑ انہیں پلایا جائے گا جس کو طِیْنَۃُ الخبال کہتے ہیں (ترمذی)

حدیث ٧: جو اللہ کیلئے تواضُع کرتا ہے اللہ اس کو بلند کرتا ہے اور وہ اپنے نفس میں چھوٹا مگر لوگوں کی نظر میں بڑا ہے اور جو بڑائی کرتا ہے اللہ عزوجل اسکو پَست کرتا ہے وہ لوگوں کی نظر میں ذلیل ہے اور اپنے نفس میں بڑا ہے وہ لوگوں کے نزدیک کتّے یا سؤر سے بھی زیادہ حقیر ہے (بیہقی)

[1] جھگڑا

Marfat.com

حدیث۸: تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین ہلاک کرنے والی ہیں نجات والی چیزیں یہ ہیں (۱) پوشیدہ اور ظاہر میں اللہ سے تقوی (۲) خوشی اور ناخوشی میں حق بات بولنا (۳) مال داری اور احتیاج کی حالت میں درمیانی چال چلنا۔ہلاک کرنے والی یہ ہیں (۱) خواہش نفسانی کی پیروی کرنا (۲) اور بخل کی اطاعت (۳) اوراپنے نفس کے ساتھ گھمنڈ کرنا یہ سب میں سخت ہے (بیہقی)

والدین کے حقوق کا بیان (بہار شریعت حصہ ۱۶)

اللہ تعالی فرماتا ہے: وَاِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ (البقرۃ ۸۳)

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد کرلیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجنا اور ماں باپ اور رشتہ والوں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بھلائی کرنا اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو

اور فرماتا ہے: قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۲۱۵﴾ (البقرۃ ۲۱۵)

Marfat.com

تم فرماؤ جو کچھ نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر کے لئے ہو اور جو کچھ بھلائی کرو گے بیشک اللہ اس کو جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے۔ وَقَضٰى رَبُّكَ

اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ﴿٢٣﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿٢٤﴾ (بنی اسرائیل ٢٣، ٢٤)

اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے عزت کی بات کہنا اور ان کیلئے عاجزی کا بازو بچھادے نرم دلی سے اور یہ کہہ کہ اے میرے پروردگار ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ انہوں نے بچپن میں مجھے پالا

اور فرماتا ہے۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ۭ وَاِنْ جَاهَدٰكَ لِتُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ۭ (پ ٢٠ آیت ٨ العنکبوت)

Marfat.com

اور ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت کی اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرا ایسے کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان۔

اور فرماتا ہے۔ وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ ﴿١٤﴾ وَإِن جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَن تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا

(پ ۲۱، لقمٰن، ۱۴، ۱۵)

اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ شکر کر میرا اور اپنے ماں باپ کا میری ہی طرف تجھے آنا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرا ایسے کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں بھلائی کے ساتھ ان کا ساتھ دے

اور فرماتا ہے وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ (پ ۲۶، الاحقاف، ۱۵)

اور ہم نے آدمی کو ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اسے پیٹ میں رکھا اور تکلیف کے ساتھ اس کو جنا۔

Marfat.com

اور فرماتا ہے: اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا

الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ الَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ﴿۲۰﴾

وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ

يَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ﴿۲۱﴾ (پ ۱۳، الرعد ۱۹، ۲۰، ۲۱)

نصیحت وہی مانتے ہیں جنہیں عقل ہے وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں اور بات پختہ کرکے نہیں توڑتے اور جس کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا ہے اسے جوڑتے ہیں اور خدا سے ڈرتے ہیں اور حساب کی برائی سے ڈرتے رہتے ہیں

اور فرماتا ہے۔ وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ

وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ

لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾ (پ ۱۳، الرعد ۲۵)

اور جو لوگ اللہ عزوجل کے عہد کو مضبوطی کے بعد توڑتے ہیں اور اللہ نے جس کے جوڑنے کا حکم دیا ہے اسے کاٹتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں ان کیلئے لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے۔

اور فرماتا ہے

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ

(پ ٤، النسا، 1)

Marfat.com

اور اللہ عزوجل سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور رشتہ سے

حدیث١: صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ حسنِ صحبت یعنی اِحسان کا مستحق کون ہے ارشاد فرمایا تمھاری ماں یعنی ماں کا حق سب سے زیادہ ہے انھوں نے پوچھا پھر کون؟ حضور ﷺ نے پھر ماں کو بتایا انہوں نے پھر پوچھا کہ کون ارشاد فرمایا تمھارا والد اور ایک روایت میں کہ حضور ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ ماں ہے پھر ماں پھر ماں پھر باپ پھر وہ جو زیادہ قریب ہو یعنی احسان کرنے میں ماں کا مرتبہ باپ سے بھی تین٣ درجہ بلند ہے۔

حدیث٢: ابوداؤد ترمذی بروایت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کس کے ساتھ احسان کروں؟ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ میں نے کہا پھر کس ساتھ فرمایا اپنی ماں کیساتھ میں نے کہا پھر کس کے ساتھ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ۔ میں نے کہا پھر کس کے ساتھ فرمایا اپنے باپ کیساتھ پھر اس کے ساتھ جو زیادہ قریب ہو پھر اس کے بعد جو زیادہ قریب ہو۔

حدیث٣: صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ " زیادہ احسان کرنے والا وہ ہے جو اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ باپ کے نہ ہونے کی صورت میں احسان کرے یعنی جب باپ مرگیا یا کہیں چلا گیا ہو۔"

حدیث٤: صحیح مسلم میں ابوہُرَیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی ناک خاک میں ملے (اس کو تین۳ مرتبہ فرمایا) یعنی ذلیل ہو۔ کسی نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ کون یعنی یہ کس کے متعلق ارشاد ہے۔ فرمایا جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپے کے وقت پایا اور جنت میں داخل نہ ہوا یعنی ان کی خدمت نہ کی کہ جنت میں جاتا۔

حدیث٥: صحیح بخاری و مسلم میں اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا سے مروی کہتی ہیں جس زمانہ میں قریش نے حضور سے معاہدہ کیا تھا میری ماں جو مُشرِکہ تھی میرے پاس آئی میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میری ماں آئی ہے اور وہ اسلام کی طرف رَاغِب ہے یا وہ اسلام سے اِعْراض کیے ہوئے ہے کیا میں اس کیساتھ سلوک کروں؟ ارشاد فرمایا اس کے ساتھ سلوک کرو۔ یعنی کافرہ ماں کیساتھ بھی سلوک کیاجائے گا

حدیث٦: صحیح بخاری و مسلم میں مغیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں تم پر حرام کردی ہیں (۱) ماؤں کی نافرمائی کرنا (۲) اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا (۳) اور دوسروں کا جو اپنے اوپر آتا ہو اسے نہ دینا اور اپنا مانگنا کہ لاؤ۔ اور یہ باتیں تمہارے لئے مکروہ ہیں (۱) قِیل وقال یعنی فضول باتیں (۲) کثرت سوال (۳) اور اِضاعت مال۔

حدیث۷: صحیح مسلم وبخاری میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بات کبیرہ گناہوں میں ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے؟ فرمایا ہاں! اس کی صورت یہ ہے کہ یہ دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

صحابہ کرام جنہوں نے عرب کا زمانہ جاہلیت دیکھا تھا ان کی سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ اپنے ماں باپ کو کوئی کیونکر گالی دے گا یعنی یہ بات ان کی سمجھ سے باہر تھی حضور ﷺ نے بتایا کہ مراد دوسرے سے گالی دلوانا ہے اور اب وہ زمانہ آیا کہ بعض لوگ خود اپنی ماں باپ کو گالیاں دیتے ہیں اور کچھ لحاظ نہیں کرتے۔

Marfat.com

حدیث۸: شرح سنہ میں اور بیہقی نے شُعُب الایمان میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت میں گیا اس میں قران پڑھنے کی آواز سُنی میں نے پوچھا یہ کون پڑھتا ہے فرشتوں نے کہا حارثہ بن نعمان ہیں حضور نے فرمایا یہی حال ہے احسان کا یہی حال ہے احسان کا۔ حارثہ اپنی ماں کے ساتھ بہت بھلائی کرتے تھے۔

حدیث۹: ترمذی نے عبد اللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پرودگار کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں ہے اور پروردگار کی ناخوشی باپ کی ناراضی میں ہے۔

حدیث۱۰: ترمذی وابنِ ماجہ نے روایت کی ایک شخص ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور یہ کہا کہ میری ماں مجھے یہ حکم دیتی ہے کہ میں اپنی عورت کو طَلاق دے دوں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ والدہ جنّت کے دروازوں میں بیچ کا دروازہ ہے اب تیری خوشی ہے کہ اس دروازہ کی حفاظت کرے یا ضائع کردے

حدیث۱۱: ترمذی وابوداؤد نے ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہتے ہیں میں اپنی بی بی سے محبت رکھتا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس عورت سے کراہت کرتے تھے انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے طلاق

Marfat.com

دے دو میں نے نہیں دی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ بیان کیا حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ "اسے طلاق دے دو"۔

عُلَماء فرماتے ہیں کہ اگر والدین حق پر ہوں تو طلاق دینا واجب ہے اور اگر بی بی حق پر ہو جب بھی والدین کی رضامندی کیلئے طلاق دینا جائز ہے۔

حدیث ۱۲: ابن ماجہ نے ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا کہ "وہ دونوں تیری جنت و دوزخ ہیں" یعنی ان کو راضی رکھنے سے جنت ملے گی اور ناراض رکھنے سے دوزخ کے مستحق ہوگے۔

حدیث ۱۳: بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے اس حال میں صبح کی کہ اپنے والدین کا فرمانبردار ہے اس کیلئے صبح ہی کو جنت کے دوؔ دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہی ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے اور جس نے اس حال میں صبح کی کہ والدین کے متعلق خدا کی نافرمانی کرتا ہے اس کیلئے صبح ہی کو جہنم کے دوؔ دروازے کھل جاتے ہیں اور ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے۔" ایک شخص نے کہا اگرچہ ماں باپ اس پر ظلم

Marfat.com

کریں؟فرمایا اگرچہ ظلم کریں اگرچہ ظلم کریں اگرچہ ظلم کریں۔

حدیث ۱۴: بیہقی نے ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اولاد اپنے والدین کیطرف نظرِ رحمت کرے تو اللہ عزوجل اس کیلئے ہر نظر کے بدلے حج مَبْرُور[۱] کا ثواب لکھتا ہے لوگوں نے کہا اگرچہ دن میں سَو مرتبہ نظر کرے؟فرمایا "ہاں۔اللہ بڑا ہے اور اَطْیَب ہے۔" یعنی اسے سب کچھ قدرت ہے اس سے پاک ہے کہ اس کو اس کے دینے سے عاجز کہاجائے۔

حدیث ۱۵: امام احمد ونَسائی و بیہقی نے معاویہ بن جاہمہ سے روایت کی کہ ان کے والد جاہمہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسولِ اللہ ﷺ میرا اِرادہ جہاد میں جانے کا ہے حضور ﷺ سے مشورہ لینے کو حاضر ہوا ہوں ارشاد فرمایا تیری ماں ہے؟ عرض کی ہاں فرمایا "اس کی خدمت لازم کرلے کہ جنت اس کے قدم کے پاس ہے"

حدیث ۱۶: بیہقی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی کے ماں باپ دونوں یا ایک کا انتقال ہوگیا ہے اور یہ ان کی نافرمانی کرتاتھا اب ان کیلئے ہمیشہ اِسْتِغْفار کرتارہتاہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیکو کار لکھ دیتا ہے۔

---

[۱] مقبول حج

Marfat.com

حدیث۱۷: نسائی و دارمی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مَنَّان یعنی احسان جتانے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا اور شراب خوری کی مُداوَمت۱ کرنے والا جنّت میں نہیں جائے گا۔

حدیث۱۸: ترمذی نے ابن عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے آیا میری توبہ قبول ہوگی؟ فرمایا کیا تیری ماں زندہ ہے؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا تیری کوئی خالہ ہے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا اس کے ساتھ احسان کر۔

حدیث۱۹: ابوداؤد و ابن ماجہ نے ابی اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنی سلمہ میں کا ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے والدین مر چکے ہیں اب بھی ان کے ساتھ احسان کا کوئی طریقہ باقی ہے؟ فرمایا ہاں ان کیلئے دعاء و اِسْتِغفار کرنا اور جو انہوں نے عہد کیا ہے اس کو پورا کرنا اور جس رشتہ والے کے ساتھ انہیں کی وجہ سے سلوک کیا جاسکتا ہو اسکے ساتھ سلوک کرنا اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔

۱ عادی شرابی

Marfat.com

حدیث۲۰:حاکم نے مُستدرک میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ منبر کے پاس حاضر ہو جاؤ ہم سب حاضر ہوئے جب حضور ﷺ منبر کے پہلے درجہ پر چڑھے فرمایا" آمین "جب دوسرے درجے پر چڑھے تو فرمایا" آمین "جب تیسرے درجہ پر چڑھے کہا" آمین "جب حضور ﷺ منبر سے اترے ہم نے عرض کی حضور ﷺ سے آج ایسی بات سنی کہ کبھی ایسا نہیں سنا کرتے تھے فرمایا کہ جبرئیل (علیہ السلام) میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ اسے رحمت الٰہی سے دوری ہو جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی اس پر میں نے آمین کہی جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا اس شخص کیلئے رحمت الٰہی سے دوری ہو جس کے سامنے حضور ﷺ کا ذکر ہو اور وہ حضور ﷺ پر درود نہ پڑھے اس پر میں نے کہا آمین جب میں تیسرے زینہ پر چڑھا انہوں نے کہا اس کیلئے دوری ہو جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپا آیا اور انہوں نے اسے جنت میں داخل نہ کیا میں نے کہا آمین۔

Marfat.com

شادی شدہ اسلامی بھائیوں

اور

اسلامی بہنوں کیلئے

Marfat.com

محرمات کا بیان (بہار شریعت حصہ ۷)

اللہ عزوجل فرماتا ہے: وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ
سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۲۲﴾ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ
اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ
الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ
اُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ
دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ۫ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ ۫
وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ
الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۲۳﴾ ۙ
وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ
مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ (پ ۴، النسآء ۲۲، ۲۳، ۲۴)

ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ داد نے نکاح کیا ہو مگر جو گزر چکا

Marfat.com

بیشک یہ بےحیائی اور غضب کا کام ہے اور بہت بری راہ۔ تم پر حرام ہیں تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمھیں دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور تمہاری عورتوں کی مائیں اور انکی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں ان بیبیوں سے جن سے تم جماع کر چکے ہو اور اگر تم نے ان سے جماع نہ کیا ہو تو ان کی بیٹیوں میں گناہ نہیں اور تمہارے نسلی بیٹوں کی بیبیاں اور دو بہنوں کو اکٹھا کرنا مگر جو ہو چکا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور حرام ہیں شوہر والی عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں یہ اللہ کا نوشتہ ہے اور ان کے سوا جو ہیں وہ تم پر حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو پارسائی کرتے نہ زنا کرتے اور فرماتا ہے:

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾

(البقرۃ، پ ۲، ۲۲۱)

مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک ایمان نہ لائیں بے شک مسلمان باندی مشرکہ سے بہتر ہے اگرچہ تمہیں یہ بھلی معلوم ہوتی ہو اور مشرکوں سے نکاح نہ کرو

Marfat.com

جب تک ایمان نہ لائیں بے شک مسلمان غلام مشرک سے بہتر ہے اگرچہ تمہیں یہ اچھا معلوم ہوتا ہو یہ دوزخ کیطرف بلاتے ہیں اور اللہ عزوجل بلاتا ہے جنت اور مغفرت کی طرف اپنے حکم سے اور لوگوں کیلئے اپنی نشانیاں ظاہر فرماتا ہے تاکہ لوگ نصیحت مانیں۔

حدیث ۱: صحیح بخاری و مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت اور اس کی پھوپھی کو جمع نہ کیاجائے اور نہ عورت اور اُسکی خالہ کو۔

حدیث ۲: ابوداؤد وترمذی ودارمی ونسائی کی روایت انہیں سے ہے کہ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے اس کی بھتیجی سے نکاح کیاجائے یا بھتیجی کے ہوتے اس کی پھوپھی سے یا خالہ کے ہوتے اس کی بھانجی سے یا بھانجی کے ہوتے خالہ سے۔

حدیث ۳: امام بخاری عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورتیں ولادت (نَسب) سے حرام ہیں وہ رَضاعت سے حرام ہیں۔

حدیث ٤: صحیح مسلم میں مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے رضاعت سے انہیں حرام کردیا جنہیں نسب سے حرام فرمایا۔

Marfat.com

مسائل فقھیہ: مُحَرَّمَات وہ عورتیں ہیں جن سے نکاح حرام ہے اور حرام ہونے کے چند سبب ہیں لہذا اس بیان کو نو قسم پر مُنْقَسِم کیا جاتا ہے قسم اول **نسب** اس قسم میں ساتؔ عورتیں ہیں ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی۔

مسئلہ: دادی، نانی، پردادی، پرنانی، اگرچہ کتنی ہی اُوپر کی ہوں سب حرام ہیں اور یہ سب ماں میں داخل ہیں کہ یہ باپ یا ماں یا دادا، دادی نانا، نانی کی مائیں ہیں کہ ماں سے مراد وہ عورت ہے جس کی اولاد میں یہ ہے بلا واسطہ یا بلواسطہ۔

مسئلہ: بیٹی سے وہ عورتیں مراد ہیں جو اس کی اولاد ہیں لہذا پوتی، پرپوتی، نواسی، پرنواسی اگرچہ درمیان میں کتنی ہی پُشتوں کا فاصلہ ہو سب حرام ہیں۔

مسئلہ: بہن خواہ حقیقی ہو یعنی ایک ماں باپ سے یا سوتیلی کہ باپ دونوں کا ایک ہے اور مائیں دو[2] یا ماں ایک ہے اور باپ دو[2] سب حرام ہیں۔

مسئلہ: باپ، ماں، دادا، دادی، نانا، نانی، وغیرہم اُصول کی پھوپھیاں یا خالائیں اپنی پھوپھی اور خالہ کے حکم میں ہیں خواہ یہ حقیقی ہوں یا سوتیلی یوہیں حقیقی یا علاتی[1] پھوپھی کی پھوپھی یا اَخیافی[2] خالہ کی خالہ۔

مسئلہ: بھتیجی بھانجی سے بھائی بہن کی اولادیں مراد ہیں ان کی

---

[1] جن کے باپ ایک ہوں۔ [2] جن کی ماں ایک ہوں۔

Marfat.com

پوتیاں، نواسیاں بھی اسی میں شمار ہیں۔

مسئلہ: زنا سے بیٹی، پوتی، بہن، بھتیجی، بھانجی بھی مُحرمات میں ہیں۔

مسئلہ: جس عورت سے اس کے شوہر نے لِعَان کیا اگرچہ اس کی لڑکی اپنی ماں کی طرف منسوب ہوگی مگر پھر بھی اس شخص پر وہ لڑکی حرام ہے (ردالمحتار)

قسم دُوُم **مُصَاهَرَت** زوجہ مَوْطُوۡءَہ[1] کی لڑکیاں، زوجہ کی ماں، دادیاں، نانیاں، باپ، دادا وغیرہما۔ اصول کی بیبیاں، بیٹے، پوتے وغیرہ ہما فُروع کی بیبیاں۔

مسئلہ: جس عورت سے نکاح کیا اور وطی نہ کی تھی کہ جدائی ہوگئی اس کی لڑکی اس پر حرام نہیں نیز حُرمت اس صورت میں ہے کہ وہ عورت مُشْتَہاۃ ہو اس لڑکی کا اس کی پرورش میں ہونا ضروری نہیں اور خَلْوتِ صیحہ بھی وَطِی ہی کے حکم میں ہے یعنی اگر خلوتِ صیحہ عورت کیساتھ ہوگئی اس کی لڑکی حرام ہوگئی اگرچہ وطی نہ کی ہو۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: نکاحِ فاسد سے حُرمتِ مُصَاہَرت ثابت نہیں ہوتی جب تک وَطی نہ ہو لہٰذا اگر کسی عورت سے نکاحِ فاسد کیا تو عورت کی ماں اس پر حرام نہیں۔ اور جب وطی ہوئی حُرمت ثابت ہوگئی کہ وطی سے مطلقاً حرمت

---

[1] جس سے صحبت کرچکا ہو۔

Marfat.com

ثابت ہو جاتی ہے خواہ وطی حلال ہو یا شبہ و زنا سے۔ مثلاً بیع فاسد سے خریدی ہوئی کنیز سے یا کنیز مکاتبہ یا جس عورت سے ظِہار کیا یا مجوسیہ باندی یا اپنی زوجہ سے حیض، نِفاس میں یا اِحْرام و روزہ میں غرض کسی طور پر وطی ہو، حرمتِ مُصَاہَرت ثابت ہوگئی لہذا جس عورت سے زِنا کیا اس کی لڑکیاں اس پر حرام ہیں یوہیں وہ عورت زانیہ اس شخص کے باپ دادا اور بیٹوں پر حرام ہو جاتی ہے (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ: حُرمت مُصَاہرت جس طرح وطی[۱] سے ہوتی ہے یوہیں بشہوت چھونے اور بُوسہ لینے اور فَرجِ داخل کیطرف نظر کرنے اور گلے لگانے اور دانت سے کاٹنے اور مُباشَرت یہاں تک کہ سر پر جو بال ہوں انہیں چھونے سے بھی حرمت ہو جاتی ہے اگرچہ کوئی کپڑا بھی حائل ہو مگر جب اتنا موٹا کپڑا حائل ہو کہ گرمی محسوس نہ ہو۔ یو ہیں بُوسہ لینے میں بھی اگر باریک نقاب حائل ہو تو حُرمت ثابت ہو جائے گی۔ خواہ یہ باتیں جائز طور پر ہوں مثلاً منکوحہ، کنیز ہے یا ناجائز طور پر۔ جو بال سر سے لٹک رہے ہوں انہیں بشہوت چھوا تو حُرمتِ مُصَاہَرت ثابت نہ ہوئی (عالمگیری ردالمحتار وغیرہ)

مسئلہ: فَرجِ داخل کی طرف نظر کرنے کی صورت میں اگر شیشہ درمیان میں ہو یا عورت پانی میں تھی اس کی نظر وہاں تک پہنچی جب بھی

بقیہ

[۱] صحبت کرنا۔

Marfat.com

حُرمت ثابت ہوگئی البتہ آئینہ یا پانی میں عَکس دکھائی دیا تو حرمتِ مصاہرت نہیں(درمختار۔عالمگیری)

مسئلہ: چھُونے اور نظر کے وقت شہوت نہ تھی بعد کو پیدا ہوئی یعنی جب ہاتھ لگایا اس وقت نہ تھی ہاتھ جدا کرنے کے بعد ہوئی اس سے حرمت نہیں ثابت ہوتی۔اس مقام پر شہوت کے معنے یہ ہیں کہ اس کی وجہ سے انتشارِ آلہ ہوجائے اور اگر پہلے سے انتشار موجود تھا تو اب زیادہ ہوجائے یہ جوان کیلئے ہے۔بوڑھے اور عورت کیلئے شہوت کی حد یہ ہے کہ دل میں حرکت پیدا ہو۔اور پہلے سے ہو تو زیادہ ہوجائے محض مَیلانِ نفس کانام شہوت نہیں۔

مسئلہ: نظر اور چھونے میں حرمت جب ثابت ہوگی کہ اِنزال نہ ہو اور اِنزال ہوگیا تو حرمت مصاہرت نہ ہوگی(درمختار)

مسئلہ: عورت نے شہوت کیساتھ مرد کو چھُوا یا بُوسہ لیا یا اس کے آلہ کیطرف نظر کی تو اس سے بھی حرمتِ مُصَاہرت ثابت ہوگئی (درمختار عالمگیری)

مسئلہ: حرمتِ مصاہرت کیلئے شرط یہ ہے کہ عورت مُشتہاۃ ہو۔یعنی نو۹ برس سے کم عمر کی نہ ہو۔نیز یہ کہ زندہ ہو۔تو اگر نو۹برس سے کم عمر کی لڑکی یا مُردہ عورت کو بشہوت چھوا یا بُوسہ لیا تو حرمت ثابت نہ

Marfat.com

ہوئی۔(درمختار)

مسئلہ:عورت سے جماع کیا مگر دخول نہ ہوا تو حرمت ثابت نہ ہوئی ہاں اگر حمل رہ جائے تو حرمتِ مُصاہرت ہوگئی(عالمگیری)بوڑھیا عورت کیساتھ یہ افعال واقع ہوئے یا اس نے کیے تو مصاہرت ہوگئی۔اس کی لڑکی اس شخص پر حرام ہوگئی نیز وہ اس کے باپ دادا پر (درمختار)

مسئلہ:وطی سے مصاہرت میں شرط یہ ہے کہ آگے کے مقام میں ہو اگر پیچھے میں ہوئی مصاہرت نہ ہوگی[1](درمختار)

مسئلہ:اِغلام سے مصاہرت ثابت نہیں ہوتی(ردالمحتار)

مسئلہ:مُراہِق یعنی وہ لڑکا کہ ہُنوز بالغ نہ ہوا۔مگر اس کے ہم عمر بالغ ہو گئے ہوں اس کی مقدار بارہ ۱۲ برس کی عمر ہے (اس نے)اگر وطی کی یا شہوت کے ساتھ چھُوایا بوسہ لیا تو مُصاہرت ہوگئی (ردالمحتار)

مسئلہ:یہ افعال قصداً ہوں یا بُھول کر یا غلطی سے یا مجبوراً بہر حال مُصاہرت ثابت ہوجائے گی۔مثلا اندھیری رات میں مردنے اپنی عورت کو جماع کیلئے اٹھانا چاہا۔غلطی سے شہوت کے ساتھ مُشتَہاۃ لڑکی پر ہاتھ پڑگیا۔اس کی ماں ہمیشہ کیلئے حرام ہوگئی۔یوہیں اگر عورت نے شوہر کو اٹھانا چاہا اور شہوت کیساتھ ہاتھ لڑکے پر پڑگیا جو مُراہِق تھا ہمیشہ کو اپنے

[1] جبکہ انزال ہوا ہو۔اگر انزال نہ ہوا تو چھونے وغیرہ کی وجہ سے حرمت ثابت ہوجائے گی۔

Marfat.com

شوہر پر حرام ہوگئی(درمختار)

مسئلہ:مُنہ کا بوسہ لیا تو مُطلقاً حرمتِ مُصاہَرت ثابت ہوجائے گی اگرچہ کہتا ہو کہ شہوت سے نہ تھا۔یوہیں اگر انتشارِ آلہ تھا تو مطلقاً کسی جگہ کا بوسہ لیا حرمت ہوجائے گی۔اور اگر انتشار نہ تھا اور رُخسار یا ٹھوڑی یا پیشانی یا منہ کے علاوہ کسی اور جگہ کا بوسہ لیا کہتا ہے کہ شہوت نہ تھی تو اسکا قَول مان لیا جائے گا۔یوہیں انتشار کی حالت میں گلے لگانا بھی حرمت ثابت کرتا ہے۔اگرچہ شہوت کا انکار کرے (ردالمحتار)

مسئلہ:چُٹکی لینے،دانت کاٹنے کا بھی یہی حکم ہے کہ شہوت سے ہوں تو حرمت ثابت ہوجائے گی۔عورت کی شرمگاہ کو چھوایا پستان کو اور کہتا ہے کہ شہوت نہ تھی تو اس کا قول معتبر نہیں(عالمگیری درمختار)

مسئلہ:نظر سے حرمت ثابت ہونے کیلئے نظر کرنے والے میں شہوت پائی جانا ضروری ہے اور بوسہ لینے گلے لگانے چُھونے وغیرہ میں ان دونوں میں سے ایک کو شہوت ہوجانا کافی ہے اگرچہ دوسرے کو نہ ہو(درمختار ردالمحتار)

مسئلہ:مجنون اور نشہ والے سے یہ افعال ہوئے یا ان کے ساتھ کیے گئے جب بھی وہی حکم ہے کہ اور شرطیں پائی جائیں تو حُرمت ہوجائے گی(درمختار)

Marfat.com

مسئلہ: کسی سے پوچھا گیا تو نے اپنی ساس کے ساتھ کیا کیا اس نے کہا "جماع کیا" حرمتِ مُصاہرت ثابت ہوگئی۔ اب اگر کہے میں نے جھوٹ کہہ دیا تھا نہیں مانا جائے گا۔ بلکہ اگرچہ مذاق میں کہہ دیا ہو جب بھی یہی حکم ہے (عالمگیری وغیرہ)

مسئلہ: حرمتِ مصاہرت مثلاً شہوت سے بوسہ لینے یا چھونے یا نظر کرنے کا اقرار کیا تو حرمت ثابت ہوگئی اور اگر یہ کہے کہ اس عورت کے ساتھ نکاح سے پہلے اس کی ماں سے جماع کیا تھا جب بھی یہی حکم رہے گا مگر عورت کا مہر اس سے باطل نہ ہوگا وہ بدستور واجب ہے (ردالمحتار)

مسئلہ: کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کے لڑکے نے عورت کی لڑکی سے کیا جو دوسرے شوہر سے ہے تو حرج نہیں یوہیں اگر لڑکے نے عورت کی ماں سے نکاح کیا جب بھی یہی حکم ہے (عالمگیری)

مسئلہ: عورت نے دعوٰی کیا کہ مرد نے اس کے اُصول یا فُروع کو بشہوت چھوا یا بوسہ لیا یا کوئی اور بات کی ہے جس سے حُرمت ثابت ہوتی ہے اور مرد نے انکار کیا تو قول مرد کا لیا جائے گا۔ یعنی جب کہ عورت گواہ نہ پیش کر سکے (درمختار)

Marfat.com

قسم سوم (جَمْع بَیْنَ المحَارم)

مسئلہ: وہ دو۲ عورتیں کہ ان میں جس ایک کو مرد فرض کریں دوسری اس کے لئے حرام ہو (مثلاً دو۲ بہنیں کہ ایک مرد فرض کرو تو بھائی بہن کا رشتہ ہوا یا پھوپھی بھتیجی کہ پھوپھی کو مرد فرض کرو تو چچا بھتیجی کا رشتہ ہوا۔ اور بھانجی کو مرد فرض کرو تو پھر بھانجے خالہ کا رشتہ ہوا) ایسی دو۲ عورتوں کو نکاح میں جمع نہیں کرسکتا بلکہ اگر طلاق دے دی اگرچہ تین۳ طلاقیں تو جب تک عِدّت نہ گزرے دوسری سے نکاح نہیں کرسکتا۔ یوہیں اگر دونوں باندیاں ہیں اور ایک سے وَطِی کر لی تو دوسری سے وطی نہیں کرسکتا۔ (کتب عامہ)

مسئلہ: ایسی دو۲ عورتیں جن میں اس قسم کا رشتہ ہو جو اوپر مذکور ہوا وہ نسب کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ دودھ کے ایسے رشتے ہوں جب بھی دونوں کا جمع کرنا حرام ہے۔ مثلاً عورت اور اس کی رضاعی بہن یا خالہ پھوپھی (عالمگیری)

مسئلہ: دو۲ عورتوں میں اگر ایسا رشتہ پایا جائے کہ ایک کو مرد فرض کریں تو دوسری اس کے لئے حرام ہو اور دوسری کو مرد فرض کریں تو پہلی حرام نہ ہو تو ایسی دو۲ عورتوں کے جمع کرنے میں کوئی حرج نہیں، مثلاً عورت اور اس

Marfat.com

کے شوہر کی لڑکی کہ اس لڑکی کو مرد تصور کریں تو وہ عورت اس پر حرام ہوگی کہ اس کی سوتیلی ماں ہوئی اور عورت کو مرد فرض کریں تو لڑکی سے رشتہ پیدا نہ ہوگا یوہیں عورت اور اس کی بہو (درمختار)

مسئلہ: باندی سے وطی کی پھر اس کی بہن سے نکاح کیا تو یہ نکاح صحیح ہوگیا مگر اب دونوں میں سے کسی سے وطی نہیں کرسکتا جب تک ایک کو اپنے اوپر حرام نہ کرلے مثلاً منکوحہ کو طلاق دے دے یا وہ خُلع کرالے اور دونوں صورتوں میں عِدّت گزر جائے۔یا باندی کو بیچ ڈالے یا آزاد کردے خواہ پوری بیچی یا آزاد کی یا اس کا کوئی حصہ نِصف وغیرہ۔یا اس کو ہِبہ کردے اور قبضہ بھی دلا دے یا اسے مُکَاتبہ کردے یا اس کا کسی سے نکاح صحیح کردیا اگر نکاحِ فاسد کردیا تو اس کی بہن یعنی منکوحہ سے وطی نہیں ہوسکتی مگر جب کہ نکاحِ فاسد میں اس کے شوہر نے وطی بھی کرلی تو چونکہ اب اس کی عدّت واجب ہوگی لہذا مالک کے لئے حرام ہوگئی اور منکوحہ سے وطی جائز ہوگئی اور بَیْع وغیرہ کی صورت میں اگر وہ پھر اس کی ملک میں واپس آئی مثلاً بیع فَسْخ ہوگئی یا اس نے پھر خریدلی تو اب پھر بدستور دونوں سے وطی حرام ہوجائے گی جب تک پھر سببِ حرمت نا پایا جائے۔باندی کے احرام، درد زہ وحیض ونفاس و رہن و اجارہ سے منکوحہ

Marfat.com

حلال نہ ہوگی اور اگر باندی سے وطی نہ ہو تو اس منکوحہ سے مطلقاً وطی جائز ہے (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ: مُقدّماتِ وطی مثلاً شہوت کیساتھ بوسہ لیا یا چھوا یا اس باندی نے اپنے مولٰے کو شہوت کے ساتھ چھوایا بوسہ لیا تو یہ بھی وطی کے حکم میں ہیں کہ ان اَفعال کے بعد اگر اس کی بہن سے نکاح کیا تو کسی سے جِماع جائز نہیں (درمختار)

مسئلہ: ایسی دوؔ عورتیں جن کو جمع کرنا حرام ہے اگر دونوں سے بیک وقت عقد نکاح کیا تو کسی سے نکاح نہ ہوا بلکہ دونوں کو فورا جدا کردے اور دخول نہ ہوا ہو تومہر بھی واجب نہ ہوا اور دخول ہوا ہو تو مہرِ مثل اور بندھے ہوئے مہر میں جو کم ہو وہ دیا جائے اگر دونوں کیساتھ دخول کیاتو دونوں کو دیا جائے اورایک کے ساتھ کیا تو ایک کو (درمختار)

مسئلہ: اگر دونوں سے دوؔ عقد کے ساتھ نکاح کیا تو پہلی سے نکاح ہوا اور دوسری کا باطل ۔لہذا پہلی سے وطی جائز ہے مگر جبکہ دوسری سے وطی کرلی تو اب جب تک اس کی عدت نہ گزر جائے پہلی سے بھی وطی حرام ہے پھر اس صورت میں اگر یہ یاد نہ رہاکہ پہلے کس سے ہوا تو شوہر پر فرض ہے کہ دونوں کو جدا کردے اور اگر وہ جدا نہ کرے تو

Marfat.com

قاضی پر فرض ہے کہ تفریق کردے اور یہ تفریق طلاق شمار کیجائے گی پھر اگر دخول سے پیشتر تفریق ہوئی تو نصفِ مہر میں دونوں برابر بانٹ لیں۔اگر دونوں کا برابر مقرر ہوا۔اور اگر دونوں کے مہر برابر نہ ہوں اور معلوم ہے کہ فلانی کا اتنا تھا اور فلانی کا اتنا تو ہر ایک کو اس کے مہر کی چوتھائی ملے گی اور اگر یہ معلوم ہے کہ ایک کا اتنا ہے اور ایک کا اتنا مگر یہ معلوم نہیں کہ کس کا اتنا ہے اور کس کا اتنا ہے تو جو کم ہے اس کے نصف میں دونوں برابر تقسیم کرلیں۔اور اگر مہر مقرر ہی نہ ہوا تھا تو ایک مُتعہ[1] واجب ہوگا جس میں دونوں بانٹ لیں اور اگر دخول کے بعد تفریق ہوئی تو ہر ایک کو اس کا پورا مہر واجب ہوگا۔یوہیں اگر ایک سے دخول ہوا تو اس کا پورا مہر واجب ہوگا اور دوسری کو چوتھائی (درمختار ردالمحتار)

مسئلہ: ایسی دوؔ عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کیا تھا پھر دخول سے قبل تفریق ہوگئی۔اب اگر ان میں سے ایک کیساتھ نکاح کرنا چاہے تو کرسکتا ہے اور دخول کے بعد تفریق ہوئی تو جب تک عِدّت نہ گزر جائے نکاح نہیں کرسکتا اور اگر ایک کی عدّت پوری ہوچکی دوسری کی نہیں تو دوسری سے کرسکتا ہے اور پہلی سے نہیں کرسکتا جب تک دوسری کی عدّت نہ گزرے اور اگر ایک سے دخول کیاہے تو اس سے نکاح کرسکتا

[1] ایک جوڑا کپڑا یعنی کرتا، پاجامہ، دوپٹہ

Marfat.com

ہے اور دوسری سے نکاح نہیں کرسکتا جب تک مدخولہ کی عدت نہ گزرے اور اس کی عدت گزرنے کے بعد جس ایک سے چاہے نکاح کرلے (عالمگیری)

مسئلہ: ایسی دو عورتوں نے کسی شخص سے ایک ساتھ کہا کہ میں نے تجھ سے نکاح کیا اور اس نے ایک کا نکاح قبول کیا تو اس کا نکاح ہوگیا اور اگر مرد نے ایسی دو عورتوں سے کہا کہ میں نے تم دونوں سے نکاح کیا اور ایک نے قبول کیا دوسری نے انکار کیا تو جس نے قبول کیا اس کا نکاح بھی نہ ہوا (عالمگیری)

مسئلہ: ایسی دو عورتوں سے نکاح کیا اور ان میں سے ایک عدّت میں تھی، تو جو خالی ہے اس کا نکاح صحیح ہوگیا اور اگر وہ اسی کی عدّت میں تھی تو دوسری سے بھی صحیح نہ ہوا (عالمگیری)

قسم چہارم **حرمت بالملک**

مسئلہ: عورت اپنے غلام سے نکاح نہیں کرسکتی خواہ وتنہا اسی کی مِلک میں ہو یا کوئی اور بھی اس میں شریک ہو (عالمگیری۔ درمختار)

مسئلہ: مَولیٰ اپنی باندی سے نکاح نہیں کرسکتا اگرچہ وہ اُمِّ ولد ہو یا مُکاتبہ یا مُدبَّرہ ہو یا اس میں کوئی دوسرا بھی شریک ہو مگر بنظر احتیاط

Marfat.com

مُتاخِرین نے باندی سے نکاح کرنا مُستحسَن بتایاہے (عالمگیری) مگر یہ نکاح صرف بر بنائے احتیاط ہے۔ اگر واقع میں کنیز نہیں جب بھی جماع جائز ہے ولہذا ثَمراتِ نکاح اس نکاح پر مُترتّب نہیں نہ مہر واجب ہوگا نہ طَلاق ہوسکے گی نہ دیگر احکامِ نکاح جاری ہوں گے۔

مسئلہ: اگر زَن وشوہر میں سے ایک دوسرے کا یا اس کے کسی جُز کا مالک ہوگیا تو نکاح باطل ہوجائے گا (عالمگیری)

مسئلہ: مَاذُون یا مُدبَّر یا مُکاتَب نے اپنی زوجہ کو خریدا تو نکاح فاسد نہ ہوا یوہیں اگر کسی نے اپنی زوجہ کو خریدا اور بَیْع میں اختیار رکھا کہ اگر چاہے گا تو واپس کر دے گا تو نکاح فاسد نہ ہوگا۔ یوہیں جس غلام کا کچھ حصہ آزاد ہوچکا ہے وہ اگر اپنی منکوحہ کوخریدے تو نکاح فاسد نہ ہوا۔ (عالمگیری۔ ردالمحتار)

مسئلہ: مُکاتَب یا ماذون کی کنیز سے مولےٰ نکاح نہیں کرسکتا (عالمگیری)

مسئلہ: مُکاتَب نے اپنی مالکہ سے نکاح کیا پھر آزاد ہوگیا تو وہ نکاح اب بھی صحیح نہ ہوا ہاں اگر اب جدید نکاح کرے تو کرسکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ: غلام نے اپنے مولیٰ کی لڑکی سے اس کی اجازت سے نکاح کیا تو نکاح صحیح ہوگیا مگر مولےٰ کے مرنے سے یہ نکاح جاتا رہے گا اور اگر

Marfat.com

مُکاتَب نے مولےٰ کی لڑکی سے نکاح کیا تھا تو مولیٰ کے مرنے سے فاسد نہ ہوگا۔اگر بدلِ کتابت ادا کردے گا تو نکاح برقرار رہے گا اور اگر ادا نہ کرسکا اور پھر غلام ہوگیا تو اب نکاح فاسد ہوگیا (عالمگیری)

قسم پنجم حرمت بالشِّرْک

مسئلہ: مسلمان کا نکاح مَجوسیہ ،بُت پرست،آفتاب پرست،سِتارہ پرست عورت سے نہیں ہوسکتاخواہ یہ عورتیں حُرَّہ [1] ہوں یا باندیاں غرض کتابیہ کے سوا کسی کافرہ عورت سے نکاح نہیں ہوسکتا(فتح وغیرہ)

مسئلہ: مُرْتَد ومُرْتَدَّہ کا نکاح کسی سے نہیں ہوسکتا ہے اگرچہ مرد وعورت دونوں ایک ہی مذہب کے ہوں(خانیہ وغیرہا)

مسئلہ: یہودیہ اورنصرانیہ سے مسلمان کا نکاح ہوسکتاہے مگر چاہئے نہیں کہ اس میں بہت سے مَفاسِد کا دروازہ کھلتا ہے(عالمگیری وغیرہ)مگر یہ جواز اسی وقت تک ہے جب کہ اپنے اُسی مذہب یہودیت یا نصرانیت پرہوں اور اگرصرف نام کی یہودی نصرانی ہوں اور حقیقۃً نیچری اور دہریہ مذہب رکھتی ہوں جیسے آجکل کے عموماً نصاریٰ کا کوئی مذہب ہی نہیں تو ان سے نکاح نہیں ہوسکتا نہ ان کا ذبیحہ جائز بلکہ ان کے یہاں تو ذبیحہ ہوتا بھی نہیں

مسئلہ: کتابیہ سے نکاح کیاتو اسے گرجا جانے اور گھر میں شراب بنانے

[1] آزاد

Marfat.com

سے رُوک سکتا ہے (عالمگیری)

مسئلہ: کتابیہ سے دَارُالحَرب [1] میں نکاح کر کے دارالاسلام میں لایا تو نکاح باقی رہے گا اور خود چلا آیا اسے وہیں چھوڑ دیا تو نکاح ٹوٹ گیا (عالمگیری) **مسئلہ**: مسلمان نے کتابیہ سے نکاح کیا تھا پھر وہ مجوسیہ ہوگئی تو نکاح فَسخ ہوگیا اور مرد پر حرام ہوگئی اور اگر یہودیہ تھی اب نصرانیہ ہوگئی یا نصرانیہ تھی یہودیہ ہوگئی تو نکاح باطل نہ ہوا (عالمگیری)

مسئلہ: کتابی مرد کا نکاح مُرتَدَّہ کے سوا ہر کافرہ سے ہوسکتا ہے اور اولاد کتابی کے حکم میں ہے۔ مسلمان وکتابیہ سے اولاد ہوئی تو اولاد مسلمان کہلائے گی (عالمگیری)

مسئلہ: مرد وعورت کافر تھے دونوں مسلمان ہوئے تو وہی نکاح سابق باقی ہے جَدید کی حاجت نہیں اور اگر صرف مرد مسلمان ہوا تو عورت پر اسلام پیش کریں۔ اگر مسلمان ہوگئی فبہا ورنہ تفریق کردیں۔ یوہیں اگر عورت پہلے مسلمان ہوئی تو مرد پر اسلام پیش کریں اگر تینؔ حیض آنے سے پہلے مسلمان ہوگیا تو نکاح باقی ہے ورنہ بعد کو جس سے چاہے نکاح کرے کوئی اسے منع نہیں کر سکتا۔

[1] وہ ملک جہاں غیر مسلموں کی حکومت ہو اور مسلمانوں کو مذہبی فرائض ادا کرنے سے روکا جائے۔

Marfat.com

مسئلہ: مسلمان عورت کا نکاح مسلمان مرد کے سوا کسی مذہب والے سے نہیں ہوسکتا اور مسلمان کے نکاح میں کتابیہ ہے اس کے بعد مسلمان عورت سے نکاح کیا یا مسلمان عورت نکاح میں تھی اس کے ہوتے ہوئے کتابیہ سے نکاح صحیح ہے (عالمگیری)

قسم ششم حُرّہ نکاح میں ہوتے ہوئے بَانْدی سے نکاح کرنا

مسئلہ: آزاد عورت نکاح میں ہے اور باندی سے نکاح کیا صحیح نہ ہوا۔ یوہیں ایک عقد میں دونوں سے نکاح کیا حُرّہ کا صحیح ہوا۔ باندی سے نہ ہوا (عالمگیری)

مسئلہ: ایک عقد میں آزاد عورت اور باندی سے نکاح کیا اور کسی وجہ سے آزاد عورت کا نکاح صحیح نہ ہوا تو باندی سے نکاح ہوجائے گا (عالمگیری)

مسئلہ: پہلے باندی سے نکاح کیا پھر آزاد سے تو دونوں نکاح ہوگئے اور اگر باندی سے بلا اجازت مالک نکاح کیا اور دخول نہ کیا تھا پھر آزاد عورت سے نکاح کیا۔ اب اس کے مالک نے اجازت دی تو نکاح صحیح نہ ہوا۔ یوہیں اگر غلام نے بغیر اجازت مولے حُرَہ سے نکاح کیا اور دخول کیا پھر باندی سے نکاح کیا اب مولے نے دونوں نکاح کی اجازت دی تو باندی سے

Marfat.com

نکاح نہ ہوا (عالمگیری ردالمحتار)

مسئلہ: آزاد عورت کو طلاق دے دی تو جب تک وہ عدّت میں ہے باندی سے نکاح نہیں کرسکتا اگرچہ تین طلاقیں دے دی ہوں (عالمگیری)

مسئلہ: اگر حُرّہ نکاح میں نہ ہو تو باندی سے نکاح جائز ہے اگرچہ اتنی استطاعت ہے کہ آزاد عورت سے نکاح کرے۔ (درمختار وغیرہ)

مسئلہ: باندی نکاح میں تھی اسے طلاق رَجعی دے کر آزاد سے نکاح کیا پھر رَجعت کرلی تو وہ باندی بدستور زَوجہ ہوگئی (درمختار)

مسئلہ: اگر چاؔر باندیوں اور پاؔنچ آزاد عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا تو باندیوں کا ہوگیااور آزاد عورتوں کا نہ ہوا۔اور دونوں چاؔر چاؔر تھیں تو آزاد عورتوں کا ہوا باندیوں کا نہ ہوا (درمختار)

قسم ہفتم حرمت بوجہ تعلقِ حقِ غیر

مسئلہ: دوسرے کی منکوحہ سے نکاح نہیں ہوسکتا بلکہ اگر دوسرے کی عِدّت میں ہو جب بھی نہیں ہوسکتا۔عدّت طلاق کی ہویا موت کی یا شبہ نکاح یا نکاحِ فاسد میں دخول کی وجہ سے (عامّہ کتب)

مسئلہ: دوسرے کی منکوحہ سے نکاح کیا اور معلوم نہ تھا کہ منکوحہ ہے تو عدّت واجب ہے اور معلوم تھا تو عدت واجب نہیں (عالمگیری)

Marfat.com

مسئلہ: جس عورت کو زنا کا حمل ہے اس سے نکاح ہوسکتا ہے پھر اگراس کا وہ حمل ہے تو وطی بھی کرسکتا ہے اور اگر دوسرے کا ہے تو جب تک بچہ نہ پیدا ہولے وطی جائز نہیں (درمختار)

مسئلہ: جس عورت کا حمل ثابتُ النَّسب ہے اس سے نکاح نہیں ہوسکتا (عالمگیری)

مسئلہ: کسی نے اپنی امّ ولد حاملہ کا نکاح دوسرے سے کردیا تو صحیح نہ ہوا اور حمل نہ تھا تو صحیح ہوگیا۔ (عالمگیری)

مسئلہ: جس باندی سے وطی کرتا تھا اس کا نکاح کسی سے کردیا نکاح ہوگا مگر مالک پر اِستبرا واجب ہے یعنی جب اس کا نکاح کرنا چاہے تو وطی چھوڑ دے یہاں تک کہ اسے ایک حیض آجائے۔ بعد حیض نکاح کردے اور شوہر کے ذمہ اِستبرا نہیں لہذا اگر استبرا سے پہلے شوہر نے وطی کرلی تو جائز ہے مگر نہ چاہئے۔ اور اگر مالک بیچنا چاہتا ہے تو اِستبرا مُستحَب ہے واجب نہیں۔ زانیہ سے نکاح کیا تو استبرا کی حاجت نہیں (درمختار)

مسئلہ: باپ اپنے بیٹے کی کنیزِ شرعی سے نکاح کرسکتا ہے (عالمگیری)

قسم ہشتم **متعلق بہ عدد**

مسئلہ: آزاد شخص کو ایک وقت میں چاؔر عورتوں اور غلام کو دوؔ سے زیادہ نکاح کرنے کی اجازت نہیں اور آزاد مرد کو کنیز کا اختیار ہے اس

Marfat.com

کیلئے کوئی حد نہیں (در مختار)

مسئلہ: غلام کو کنیز رکھنے کی اجازت نہیں اگرچہ اس کے مولے نے اجازت دیدی ہو (در مختار)

مسئلہ: پانچ۵ عورتوں سے ایک عقد کے ساتھ نکاح کیا کسی سے نکاح نہ ہوا اور اگر ہر ایک سے علیحدہ علیحدہ عقد کیا تو پانچویں کا نکاح باطل ہے۔ باقیوں کا صحیح۔ یوہیں غلام نے تین۳ عورتوں سے نکاح کیا اس میں بھی وہی دو۲ صورتیں ہیں (عالمگیری)

مسئلہ: کافر حربی نے پانچ۵ عورتوں سے نکاح کیا پھر سب مسلمان ہوئے اگر آگے پیچھے نکاح ہوا تو چار پہلی باقی رکھی جائیں اور پانچویں کو جُدا کردے اور ایک عقد تھا تو سب کو علیحدہ کردے (عالمگیری)

مسئلہ: دو۲ عورتوں سے ایک عقد میں نکاح کیا اور ان میں ایک ایسی ہے جس سے نکاح نہیں ہوسکتا تو دوسری کا ہوگیا اور جو مہر مذکور ہوا وہ سب اسی کو ملے گا (در مختار) مُتعہ حرام ہے (متعہ کے معنی مہر کے بیان میں ہیں۔) یوہیں اگر کسی خاص وقت تک کے لئے نکاح کیا تو یہ نکاح بھی نہ ہوا اگرچہ دو۲۰۰ سو برس کیلئے کرے (در مختار)

مسئلہ: کسی عورت سے نکاح کیا کہ اتنے دنوں کے بعد طلاق دے دے

Marfat.com

گا تو یہ نکاح صحیح ہے یا اپنے ذہن میں کوئی مدّت ٹھرا لی کہ اتنے دنوں کیلئے نکاح کرتا ہوں مگر زبان سے کچھ نہ کہا تو یہ نکاح بھی ہو گیا (در مختار)

مسئلہ: حالت اِحرام میں نکاح کرسکتا ہے مگر نہ چاہئے یوہیں مُحرِم اس لڑکی کا بھی نکاح کرسکتا ہے جو اس کی ولایت میں ہے (عالمگیری)

قسم نہم **رَضاعت** اس کا مکمل بیان بہار شریعت میں ملاحظہ فرمائیں

حقوق الزوجین

آج کل عام شکایت ہے کہ زَن وشوہر میں نااتفاقی ہے مرد کو عورت کی شکایت ہے تو عورت کو مرد کی۔ ہر ایک دوسرے کیلئے بَلائے جان ہے اور جب اتفاق نہ ہو تو زندگی تلخ اور نتائج نہایت خراب، آپس کی نا اِتفاقی علاوہ دُنیا کی خرابی کے دین بھی برباد کرنے والی ہوتی ہے اور اس نااتفاقی کا اثرِ بد انہیں تک محدود نہیں رہتا بلکہ اولاد پر بھی اَثر پڑتا ہے اولاد کے دل میں نہ باپ کا اَدب رہتا ہے نہ ماں کی عِزّت۔ اس نااتفاقی کا بڑا سبب یہ ہے کہ طَرفَین میں ہر ایک دوسرے کے حقوق کا لحاظ نہیں رکھتے اور باہم رواداری سے کام نہیں لیتے، مرد چاہتا ہے کہ عورت کو باَندی سے بدتر کرکے رکھے اور عورت چاہتی ہے کہ مَرد میرا غلام رہے جو میں چاہوں وہ ہوجائے، کچھ ہوجائے مگر بات میں فرق نہ آئے جب ایسے

Marfat.com

خیالاتِ فاسدہ طرفین میں پیدا ہوں گے تو کیونکر نبھ سکے،دن رات کی لڑائی اور ہر ایک کے اَخلاق و عادات میں برائی اور گھر کی بربادی اسی کا نتیجہ ہے۔قران مجید میں جس طرح یہ حکم آیا کہ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَاءِ جس سے مردوں کی بڑائی ظاہر ہوتی ہے اسی طرح یہ بھی فرمایا کہ وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ جس کا صاف یہ مطلب ہے کہ عورتوں کے ساتھ اچھی مُعَاشَرت کرو۔ اس موقع پر ہم بعض حدیثیں ذکر کریں جن سے ہر ایک کے حقوق کی مَعرِفت حاصل ہو۔مگر مرد کو یہ دیکھنا چاہئے کہ اس کے ذمّہ عورت کے کیا حقوق ہیں انہیں ادا کرے اور عورت شوہر کے حُقوق دیکھے اور پورے کرے یہ نہ ہو کہ ہر ایک اپنے حُقوق کا مطالبہ کرے اور دوسرے کے حقوق سے سَرُوکار نہ رکھے اور یہی فَساد کی جَڑ ہے اور یہ بہت ضروری ہے کہ ہر ایک دوسرے کی بیجا باتوں کا تحمّل کرے اور اگر کسی موقع پر دوسری طرف سے زیادتی ہو تو آمادہِ بفساد نہ ہو کہ ایسی جگہ ضِد پیدا ہوجاتی ہے اور سُلجھی ہوئی بات اُلجھ جاتی ہے

حدیث۱: حاکم نے اُمّ المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت پر سب آدمیوں سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر اس کی ماں کا۔

Marfat.com

حدیث ۲ تا ۵: نسائی ابوہریرہ سے اور امام احمد معاذ سے اور حاکم بریدہ رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی شخص کو کسی مخلوق کیلئے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اسی کے مثل ابوداؤد اور حاکم کی روایت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے ہے اس میں سجدہ کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ اللہ تعالی نے مردوں کا حق عورتوں کے ذمّہ کردیا ہے۔

حدیث ۶: امام احمد وابن ماجہ وابن حبّان عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہما سے راوی۔ کہ فرماتے ہیں سرکار ﷺ، "اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیرِ خدا کیلئے سجدہ کرے تو حکم دیتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک شوہر کے کل حق ادا نہ کرے۔

حدیث ۷: امام احمد انس رضی اللہ عنہ سے راوی فرماتے ہیں سرکار ﷺ اگر آدمی کا آدمی کیلئے سجدہ کرنا درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کے ذمّہ اس کا بہت بڑا حق ہے قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں جان ہے اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہوں جن سے پیپ اور کچ لہو بہتا ہو پھر عورت اسے

Marfat.com

چاٹے تو حق شوہر ادا نہ کیا۔

حدیث۸: صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں شوہر نے عورت کو بلایا اس نے انکار کردیااور غصہ میں اس نے رات گزاری تو صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ جب تک شوہر اس سے راضی نہ ہو اللہ عزوجل اس عورت سے ناراض رہتا ہے۔

حدیث۹: امام احمد وترمذی وابن ماجہ معاذ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں اِیذاء دیتی ہے تو حُورِعین کہتی ہیں خدا تجھے قتل کرے اسے ایذاء نہ دے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا۔

حدیث ۱۰: طبرانی معاذ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت ایمان کا مزہ نہ پائے گی جب تک حقِ شوہر ادا نہ کرے

حدیث ۱۱: طبرانی میمونہ رضی اللہ عنہا سے راوی کہ فرمایا جو عورت خدا کی اِطاعت کرے اور شوہر کا حق ادا کرے اور اسے نیک کام کی یاد دلائے اوراپنی عِصمت اور اسکے مال میں خیانت نہ کرے تو اس کے اور شہیدوں کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگاپھر اس کا شوہر باایمان نیک

Marfat.com

خُو ہے تو جنت میں وہ اس کی بی بی ہے ورنہ شُہدا میں سے کوئی اس کا شوہر ہوگا۔

حدیث ۱۲:ابوداؤد طیالسی ابن عَساکِر ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اور سِوا فرض کے کسی دن بغیر اس کے اجازت کے روزہ نہ رکھے اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو گنہگار ہوئی اور بدوں اجازت اس کا کوئی عمل مقبول نہیں اگر عورت نے کرلیا تو شوہر کو ثواب ہے۔اور عورت پر گناہ اور بغیر اجازت اسکے گھر سے نہ جائے اگر ایسا کیاتو جب تک توبہ نہ کرے اللہ عزوجل اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں عرض کی گئی اگرچہ شوہر ظالم ہو فرمایا اگرچہ ظالم ہو۔

حدیث ۱۳:طبرانی تمیم داری رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے بچھُونے کو نہ چھوڑے اور اسکی قسم کو سچا کرے اور بغیر اس کی اجازت کے باہر نہ جائے اور ایسے شخص کو مکان میں آنے نہ دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو۔

حدیث ۱۴:ابو نُعَیم علی رضی اللہ عنہ سے راوی کہ فرمایا اے عورتوں خدا سے ڈرو اور شوہر کی رضا مندی کی تلاش میں رہو اس لئے کہ عورت کو

Marfat.com

اگر معلوم ہوتا کہ شوہر کا کیا حق ہے تو جب تک اس کے پاس کھانا حاضر رہتا یہ کھڑی رہتی۔

حدیث ۱۵: ابو نُعیم حلیہ میں انس رضی اللہ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عِفّت کی مُحافَظَت کرے اور شوہر کی اِطاعت کرے تو جنّت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

حدیث ۱۶: ترمذی اُمُّ المومنین امِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اس حال میں مری کہ شوہر راضی تھا وہ جنت میں داخل ہوگی۔

حدیث ۱۷: بیہقی شُعُب الایمان میں جابر رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور ان کی کوئی نیکی بلند نہیں ہوتی (۱) بھاگا ہو غلام جب تک اپنے آقاؤں کے پاس نہ لوٹ آئے اور اپنے کو ان کے قابو میں نہ دے دے۔ (۲) وہ عورت جس کا شوہر اس پر ناراض ہے اور (۳) نشہ والا جب تک ہوش میں نہ آئے یہ چند حدیثیں حقوق شوہر کی ذکر کی گئیں عورتوں پر لازم ہے کہ حقوقِ شوہر کا تحفُّظ کریں اور شوہر کو ناراض کر کے اللہ تعالی کی

Marfat.com

ناراضگی کا وَبال اپنے سر نہ لیں کہ اس میں دنیا و آخرت دونوں کی بربادی ہے۔نہ دنیا میں چین نہ آخرت میں راحت۔اب بعض وہ احادیث ذکر کی جاتیں ہیں کہ مردوں کو عورتوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہئے مردوں پر ضرور ہے کہ ان کا لحاظ کریں اور ان ارشادات عالیہ کی پابندی کریں۔

حدیث۱۸: بُخاری و مسلم ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کے بارے میں بھلائی کرنے کی وصیت فرماتا ہوں تم میری اس وصیّت کو قبول کرو وہ پسلی سے پیدا کی گئیں اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنے چلے تو توڑدے گا اور ایسی ہی رہنے دے تو ٹیڑھی باقی رہے گی اور مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی وہ تیرے لئے کبھی سیدھی نہیں ہوسکتی گر تو اسے بَرتنا چاہے تو اسی حالت میں برت سکتا ہے اور سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور توڑنا طلاق دینا ہے

حدیث۱۹: صحیح مسلم میں انہیں سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان مرد عورت مومنہ کو مُبغُوض [1] نہ رکھے اگر اس کی ایک عادت بری معلوم ہوتی ہے دوسری پسند ہوگی یعنی تمام عادتیں خراب نہیں ہونگی

[1] اس سے کلی طور پر نفرت نہ رکھے۔

Marfat.com

جب کہ اچھی بری ہر قسم کی باتیں ہوں گی تو مرد کو یہ نہ چاہئے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بری عادت سے چشم پوشی کرے اور اچھی عادت کیطرف نظر کرے۔

حدیث ۲۰: حضوراکرم ﷺ نے فرمایا تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں۔

حدیث ۲۱: صَحِیحَین میں عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنی عورت کو نہ مارے جیسے غلام کو مارتا ہے پھر دوسرے وقت اس سے مُجَامَعَت کریگا دوسری روایت میں ہے عورت کو غلام کی طرح مارنے کا قصد کرتا ہے (یعنی ایسا نہ کرے) کہ شاید دوسرے وقت اسے اپنا ہم خواب کرے یعنی زوجیت کے تعلقات اس قسم کے ہیں کہ ہر ایک کو دوسرے کی حاجت اور باہم ایسے مراسم کہ انکا چھوڑنا دشوار لہذا جو ان باتوں کا خیال کرے گا مارنے کا ہرگز قصد نہ کرے گا۔

بچہ کی پرورش کا بیان

امام احمد وابوداوٗد عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے راوی کہ ایک عورت نے حضور ﷺ سے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرا یہ لڑکا ہے میرا پیٹ اس کیلئے ظَرف تھا اور میرے پستان اس کیلئے مُشک اور میری گود اس کی مُحافِظ تھی۔اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی اور اب اس کو

Marfat.com

مجھ سے چھیننا چاہتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا تو زیادہ حق دار ہے جب تک تو نکاح نہ کرے۔

صحیحین میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی کہ صلحِ حدیبیہ کے بعد دوسرے سال میں جب حضور اقدس ﷺ عمرہِ قضا سے فارغ ہوکر مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی چچا چچا کہتی پیچھے ہولیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں لے لیا اور ہاتھ پکڑلیا پھر حضرت علی وزید بن حارثہ وجعفر طیار رضی اللہ عنہم میں ہرایک نے اپنے پاس رکھنا چاہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہامیں نے ہی اسے لیا اور میرے چچا کی لڑکی ہے اور جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا میرے چچا کی لڑکی ہے اور اس کی خالہ میری بی بی ہے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ نے کہا میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہے حضور اقدس ﷺ نے لڑکی خالہ کو دلوائی اور فرمایا خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم مجھ سے ہو اور میں تم سے اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم میری صورت اور سیرت میں مُشابہ ہو اور حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ ہو

مسئلہ: بچہ کی پرورش کا حق ماں کیلئے ہے خواہ وہ نکاح میں ہو یا نکاح

Marfat.com

سے باہر ہوگئی ہو ہاں اگر وہ مرتدّہ ہوگئی تو پرورش نہیں کرسکتی یا کسی فِسق میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے بچہ کی تربیت میں فرق آئے مثلاً زانیہ یا چور یا نوحہ کرنے والی ہے تو اس کی پرورش میں نہ دیا جائے بلکہ بعض فُقہانے فرمایا اگر وہ نماز کی پابند نہیں تو اس کی پرورش میں بھی نہ دیاجائے مگر اَصَح یہ ہے کہ اس کی پرورش میں اس وقت تک رہے گا کہ نا سمجھ ہو جب کچھ سمجھنے لگے تو علیحدہ کرلیں کہ بچہ ماں کو دیکھ کر وہی عادت اختیار کرے گا جو اس کی ہے یوہیں ماں کی پرورش میں اس وقت بھی نہ دیا جائے جب کہ بکثرت بچہ کو چھوڑ کر اِدھر اُدھر چلی جاتی ہو اگرچہ اس کا جانا کسی گناہ کے لئے نہ ہو مثلاً وہ عورت مُردے نہلاتی ہے یا جنائی ہے یا اور کوئی ایسا کام کرتی ہے جس کی وجہ سے اسے اکثر گھر سے باہر جانا پڑتا ہے یا وہ عورت کنیز یا اُمِّ ولد یا مُدبَّرہ ہو یا مُکاتبہ ہو جس سے قبل عقدِ کتابت بچہ پیدا ہوا جب کہ وہ بچہ آزاد ہو اور اگر آزاد نہ ہو تو حقِ پرورش مولی کیلئے ہے کہ اس کی ملک ہے مگر اپنی ماں سے جدا نہ کیا جائے ۔(عالمگیری، درمختار، ردالمختار وغیرہا)

مسئلہ:اگر بچہ کی ماں نے بچہ کے غیر مُحرَم سے نکاح کرلیا تو اسے پرورش کا حق نہ رہا اور اس کے محرم سے نکاح کیا تو حق پرورش باطل

Marfat.com

نہ ہوا۔غیر محرم سے مراد وہ شخص ہے کہ نسب کی جہت سے بچہ کیلئے محرم نہ ہو اگرچہ رضاع کی جِہَت سے محرم ہو۔جیسے اس کی ماں نے اس کے رضائی چچا سے شادی کرلی تواب ماں کی پرورش میں نہ رہے گا کہ اگرچہ رضاع کے لحاظ سے بچہ کا چچا ہے مگر نسبتاً اجنبی اور نسبی چچا سے نکاح کیاتو باطل نہیں (درمختار وغیرہ)

مسئلہ:ماں اگر مُفْت پرورش کرنا نہیں چاہتی اور اور باپ اُجرت دے سکتا ہے تُو اُجرت دے اور تنگ دَسْت ہے تو ماں کے بعد جن کو حقِ پرورش ہے اگر ان میں کوئی مُفْت پرورش کرے تو اس کی پرورش میں دیا جائے بشرطیکہ بچہ کے غیر محرم سے اس نے نکاح نہ کیا ہو اور ماں سے کہہ دیا جائے کہ مفت پرورش کر یا بچہ فلاں کو دے دے۔مگر ماں اگر بچہ کو دیکھنا چاہے یا اس کی دیکھ بھال کرنا چاہے تو منع نہیں کرسکتے اور اگر کوئی دوسری عورت نہ ہو جس کو حق پرورش ہے مگر کوئی اجنبی شخص یا رشتہ دار مرد مُفْت پرورش کرنا چاہتا ہے تو ماں ہی کو دیں گے اگرچہ اس نے اجنبی سے نکاح کیا ہو اگرچہ اُجرت مانگتی ہو(درمختار،ردالمحتار)

مسئلہ:جس کے لئے حقِ پرورش ہے اور اگر وہ انکار کرے اور کوئی دوسری نہ ہو جوپرورش کرے تو پرورش کرنے پر مجبور کی جائے گی یوہیں

Marfat.com

اگر بچہ کی ماں دودھ پلانے سے انکار کرے اور بچہ دوسری عورت کا دودھ نہ لیتا ہو یا مُفت کوئی دودھ نہیں پلاتی اور بچہ یا اس کے باپ کے پاس مال نہیں تو ماں دودھ پلانے پر مجبور کی جائے گی (ردالمحتار)

مسئلہ: ماں کی پرورش میں بچہ ہو اور وہ اس کے باپ کے نکاح یا عدّت میں ہو تو پرورش کا مُعاوَضہ نہیں پائے گی ورنہ اس کا بھی حق لے سکتی ہے اور دودھ پلانے کی اُجرت اور بچہ کا نَفَقہ بھی اور اگر اس کے پاس رہنے کا مکان نہ ہو تو یہ بھی اور بچہ کو خادم کی ضرورت ہو تو یہ بھی اور یہ سب اخراجات اگر بچہ کا مال ہو تو اس سے دیئے جائیں ورنہ جس پر بچہ کا نفقہ ہو اسی کے ذمّہ یہ سب بھی ہیں (درمختار)

مسئلہ: ماں نے اگر پرورش سے انکار کردیا پھر یہ چاہتی ہے کہ پرورش کرے تو رجوع کرسکتی ہے (ردالمحتار)

مسئلہ: ماں اگر نہ ہو یا پرورش کی اہل نہ ہو یا انکار کردیا یا اجنبی سے نکاح کیا تو اب حقِّ پرورش نانی کیلئے ہے۔ یہ بھی نہ ہو تو نانی کی ماں اسکے بعد دادی پردادی بشرائط مذکورہ بالا پھر حقیقی بہن پھر اخیافی بہن پھر سوتیلی بہن پھر حقیقی بہن کی بیٹی پھر اخیافی بہن کی بھتیجی پھر خالہ یعنی ماں کی حقیقی بہن پھر اخیافی پھر سوتیلی بہن کی بیٹی پھر حقیقی بھتیجی پھر اخیافی بھائی کی

Marfat.com

بیٹی پھر سوتیلے بھائی کی بیٹی پھر اسی ترتیب سے پھوپھیاں پھر ماں کی خالہ پھر باپ کی خالہ پھر ماں کی پھوپھیاں پھر باپ کی پھوپھیاں اور ان سب میں وہی ترتیب ملحوظ ہے کہ پہلے حقیقی پھر اخیافی پھر سوتیلی اور اگر کوئی عورت پرورش کرنے والی نہ ہو یا مگر اس کا حق ساقط ہو تو عصبات بہ ترتیب ارث[1] یعنی باپ پھر دادا پھر حقیقی بھائی پھر سوتیلا پھر بھتیجے پھر چچا پھر اس کے بیٹے مگر لڑکی کو چچا زاد بھائی کی پرورش میں نہ دیں خصوصاً جب کہ مشتہاۃ ہو اور اگر عصبات بھی نہ ہوں تو ذوی الارحام کی پرورش میں دیں مثلا اخیافی بھائی پھر اس کا بیٹا پھر ماں کا چچا پھر حقیقی ماموں چچا اور پھوپھی اور ماموں اور خالہ کی بیٹیوں کو لڑکے کی پرورش کا حق نہیں (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ: اگر چند شخص ایک درجہ کے ہوں تو ان میں جو زیادہ بہتر ہو پھر وہ کہ زیادہ پرہیز گار ہو پھر وہ کہ ان میں بڑا ہو حق دار ہے (عالمگیری درمختار)

مسئلہ: بچہ کی ماں اگر ایسے مکان میں رہتی ہے کہ گھر والے بچہ سے بغض رکھتے ہیں تو باپ اپنے بچہ کو اس سے لے لے گا یا عورت وہ مکان چھوڑ دے اور اگر ماں نے بچہ کے کسی رشتہ دار سے نکاح کیا مگر وہ محرم نہیں جب بھی حق ساقط ہو جائے گا مثلا اس کے چچا زاد بھائی سے ہاں اگر ماں کے بعد اسی چچا کے لڑکے کا حق یا بچہ لڑکا ہے تو ساقط نہ

[1] وراثت

Marfat.com

ہوگا (ردالمحتار)

مسئلہ: اجنبی کے ساتھ نکاح کرنے سے حقِ پرورش ساقط ہوگیا تھا پھر اس نے طلاق بائن دے دی یا رجعی دی مگر عِدّت پوری ہوگئی تو حق پرورش عُود کر آیگا (ہدایہ وغیرہا)

مسئلہ: پاگل اور بُوہرے کا حقِ پرورش حاصل نہیں اور اچھے ہوگئے تو حقّ حاصل ہوجائے گا یوہیں مُرتَد تھا اب مسلمان ہوگیا تو پرورش کا حق اسے ملے گا (ردالمحتار)

مسئلہ: بچہ نانی یا دادی کے پاس ہے اور وہ خیانت کرتی ہے تو پھوپھی کو اختیار ہے کہ اسے لے (عالمگیری)

مسئلہ: بچہ کا باپ کہتا ہے اس کی ماں نے کسی سے نکاح کرلیا اور ماں انکار کرتی ہے تو ماں کا قول مُعتَبَر ہے اور اگر یہ کہتی ہے کہ نکاح تو کیا تھا مگر اس نے طلاق دے دی اور میرا حق عود کر آیا تو اگر اتنا ہی کہا اور یہ نہ بتایا کہ کس سے نکاح کیا جب بھی ماں کا قول مُعْتَبَر ہے اور اگر یہ بھی بتایا کہ فلاں سے نکاح کیا تھا تو اب جب تک وہ شخص طلاق کا اقرار نہ کرے محض اس عورت کا کہنا کافی نہیں۔ (خانیہ)

مسئلہ: جس عورت کیلئے حقِ پرورش ہے اس کے پاس لڑکے کو اس

Marfat.com

وقت تک رہنے دیں کہ اب اُسے اِس کی حاجت نہ رہے یعنی اپنے آپ کھاتا، پیتا، پہنتا، استنجا کرلیتا ہو اس کی مقدار ساتؔ برس کی عمر ہے اور اگر عمر میں اختلاف ہوتو اگر یہ سب کام خود کرلیتا ہو تو اس کے پاس سے علیحدہ کرلیا جائے ورنہ نہیں اور اگر باپ لینے سے انکار کرے تو جبراً اس کے حوالہ کیاجائے۔اور لڑکی اس وقت تک عورت کی پرورش میں رہے گی کہ حدِ شہوت کو پہنچ جائے اس کی مقدار نوؔ برس کی عمر ہے اور اگر اس عمر سے کم میں لڑکی کا نکاح کردیا گیا جب بھی اسکی پرورش میں رہے گی جس کی پرورش میں ہے نکاح کردینے سے حق پرورش باطل نہ ہوگا جب تک مرد کے قابل نہ ہو (خانیہ بحر وغیرہا)

مسئلہ:ساتؔ برس کی عمر سے بُلوغ تک لڑکا اپنے باپ یا دادا یا کسی اور ولی کے پاس رہے گا جب بالغ ہوگیا اور سمجھ دار ہے کہ فتنہ یا بدنامی کا اندیشہ نہ ہو اور تادیب[1] کی ضرورت نہ ہو توجہاں چاہے وہاں رہے اور اگر ان باتوں کا اندیشہ ہو اور تادیب کی ضرورت ہو تو باپ دادا وغیرہ کے پاس رہے گا خود مختار نہ ہوگا۔مگر بالغ ہونے کے بعد باپ پر نفقہ واجب نہیں اب اگر اخراجات کا مُتکفِّل[2] ہوتو تبرُّع واحسان ہے (عالمگیری درمختار)یہ حکمِ فقہی ہے مگر نظر بحالی زمانہ خود مختار نہ رکھا جائے جب

[1] ادب سکھانے کی۔ [2] کفالت کرنے والا

Marfat.com

تک چال چلن اچھی طرح دُرست نہ ہولیں اور پورا وُثوق نہ ہولے کہ اب اس کی وجہ سے فتنہ دعار نہ ہوگا کہ آج کل اکثر صحبتیں مُخرِب اَخلاق[۱] ہوتی ہیں اور نوعمری میں فساد بہت جلد سرایت کرتا ہے۔

مسئلہ: لڑکی نو۹ برس کے بعد سے جب تک کنواری ہے باپ دادا بھائی وغیرہم کے یہاں رہے گی مگر جب کہ عمر رسیدہ ہوجائے اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو اسے اختیار ہے جہاں چاہے رہے اور لڑکی ثیّب ہے مثلاً بیوہ ہے اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہوتو اسے اختیار ہے ورنہ باپ دادا وغیرہ کے یہاں رہے اور یہ ہم پہلے بیان کرچکے کہ چچا کے بیٹے کو لڑکی کیلئے حقِ پرورش نہیں یہی حکم اب بھی ہے کہ وہ مُحرَم نہیں۔ بلکہ ضرور ہے کہ مُحرَم کے پاس رہے اور محرم نہ ہوتو کسی ثِقَہ امانت دار عورت کے پاس رہے جو اس کی عِفّت کی حفاظت کرسکے اور اگر لڑکی ایسی ہو کہ فساد کا اندیشہ نہ ہوتو اختیار ہے (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ: لڑکا بالغ نہ ہوا مگر کام کے قابل ہوگیا ہے تو باپ اسے کسی کام میں لگا دے جو کام سکھانا چاہے اس کے جاننے والوں کے پاس بھیج دے کہ ان سے کام سیکھے نوکری یا مزدوری کے قابل ہو اور باپ اس سے نوکری یا مزدوری کرانا چاہے تو نوکری یا مزدوری کرائے اور جو کمائے

---

[۱] اخلاق کو خراب کرنے والی۔

اس پر صرف کرے اور بچ رہے تو اس کیلئے جمع کرتا رہے اور اگر باپ جانتا ہے کہ میرے پاس خرچ ہو جائے گا تو کسی اور کے پاس امانت رکھ دے (درمختار) مگر سب سے مقدم یہ ہے کہ بچوں کو قرآن مجید پڑھائیں اور دین کی ضروری باتیں سکھائیں روزہ ونماز وطہارت اور بیع[1] واجارہ ودیگر مُعاملات کے مسائل جن کی روز مرّہ حاجت پڑتی ہے اور ناواقفی سے خلافِ شرع عمل کرنے کے جُرم میں مبتلا ہوتے ہیں ان کی تعلیم ہو۔اگر دیکھیں کہ بچہ کو عِلم کی طرف رُجحان ہے اور سمجھ دار ہے تو علمِ دین کی خدمت سے بڑھ کر کیا کام ہے اور اگر استطاعت نہ ہو تو تصحیح وتعلیمِ عقائد اور ضروری مسائل کے تعلیم کے بعد جس کام میں لگائیں اختیار ہے مگر کام جائز ہو۔

مسئلہ: لڑکی کو بھی عَقائد وضروری مسائل سکھانے کے بعد کسی عورت سے سلائی اور نقش ونِگار وغیرہ ایسے کام سکھائیں جن کی عورتوں کو اکثر ضرورت پڑتی ہے اور کھانا پکانے اور دیگر امور خانہ داری میں اس کو باسلیقہ ہونے کی کوشش کریں کہ سلیقہ والی عورت جس خوبی سے زندگی بسر کرسکتی ہے بدسلیقہ نہیں کرسکتی۔

[1] خرید وفروخت

Marfat.com

مسئلہ: لڑکی کو نوکر نہ رکھائیں کہ جس کے پاس نوکر رہے گی کبھی ایسا بھی ہوگا کہ مرد کے پاس تنہا رہے اور یہ بڑے عیب کی بات ہے (ردالمحتار)

مسئلہ: زمانہ پرورش میں باپ یہ چاہتا ہے کہ عورت سے بچہ لے کر کہیں دوسری جگہ چلا جائے تو اس کو یہ اختیار حاصل نہیں اور اگر عورت چاہتی ہے کہ بچے کو لے کر دوسرے شہر کو چلی جائے اور دونوں شہروں میں اتنا فاصلہ ہے کہ باپ اگر بچہ کو دیکھنا چاہے تو دیکھ کر رات آنے سے پہلے واپس آسکتا ہے تو لے جاسکتی ہے اور اس سے زیادہ فاصلہ ہے تو خود بھی نہیں جاسکتی۔ یہی حکم ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں یا گاؤں سے شہر میں جانے کا ہے کہ قریب ہے تو جائز ہے ورنہ نہیں اور شہر سے گاؤں میں بغیر اجازت نہیں لے جاسکتی ہاں اگر جہاں جانا چاہتی ہے وہاں اس کا میکا ہے اور وہیں اسکا نکاح ہوا ہے تو لے جاسکتی ہے اور اگر اس کا میکا ہے مگر وہاں پر نکاح نہیں ہوا بلکہ نکاح کہیں اور ہوا ہے تو نہ میکے لے جاسکتی ہے نہ وہاں جہاں نکاح ہوا۔ ماں کے علاوہ کوئی اور پرورش کرنے والی لے جانا چاہتی ہو تو باپ کی اجازت سے لے جاسکتی ہے مسلمان یا ذِمّی عورت بچہ کو دارالحرب میں مطلقاً نہیں لے جاسکتی اگرچہ وہیں نکاح ہوا ہو (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری وغیرہا)

مسئلہ: عورت کو طلاق دے دی اس نے کسی اجنبی سے نکاح کرلیا تو

Marfat.com

باپ بچہ کو اس سے لے کر سفر میں لے جاسکتا ہے جب کہ کوئی اور پرورش کا حق دار نہ ہو ورنہ نہیں (در مختار)

مسئلہ: جب پرورش کا زمانہ پورا ہوچکا اور بچہ باپ کے پاس آگیا تو باپ پر یہ واجب نہیں کہ بچہ کو اس کی ماں کے پاس بھیجے نہ پرورش کے زمانہ میں ماں پر باپ کے پاس بھیجنا لازم تھا ہاں اگر ایک کے پاس ہے اور دوسرا اسے دیکھنا چاہتا ہے تو دیکھنے سے **منع** نہیں کیا جاسکتا (در مختار)

مسئلہ: عورت بچہ کو گھوارے میں لٹا کر باہر چلی گئی گھوارہ گرا او بچہ مرگیا تو عورت پر تاوان نہیں کہ اس نے خود ضائع نہیں کیا (خانیہ)

طلاق کا بیان (بہار شریعت حصہ ۸)

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌۢ بِاِحْسَانٍؕ (پ ۲، البقرۃ، ۲۲۹)

طلاق (جس کے بعد رجعت ہوسکے) دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی[1] کے ساتھ چھوڑدینا ہے۔

اور فرماتا ہے:

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ

---

۱ بھلائی اچھائی

Marfat.com

زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ
يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ
حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ (پ ۲، البقرۃ، ۲۳۰)

پھر اگر تیسری طلاق دی تو اس کے بعد وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے پھر اگر دوسرے شوہر نے طلاق دیدی تو ان پر گناہ نہیں کہ دونوں آپس میں نکاح کرلیں اگر یہ گمان ہو کہ اللہ عزوجل کی حدود کو قائم رکھیں گے۔اور یہ اللہ عزوجل کی حدیں ہیں ان لوگوں کیلئے بیان کرتا ہے جو سمجھ دار ہیں

اور فرماتا ہے:

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ
النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ
اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا
لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ
وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ
يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ

Marfat.com

عَلِیْمٌ ﴿۲۳۱﴾ (پ ۲، البقرۃ، ۲۳۱)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی معیاد پوری ہونے لگے تو انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا خوبی کے ساتھ چھوڑدو اور انہیں ضرر دینے کیلئے نہ روکو کہ حد سے گزرجاؤ اور وہ جو ایسا کرے گا اس نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا نہ بناؤ اور اللہ عزوجل کی نعمت جو تم پر ہے اسے یاد کرو اور وہ جو اس نے کتاب وحکمت تم پر اتاری تمہیں نصیحت دینے کو اور اللہ عزوجل سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ عزوجل ہرشے کو جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ یَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾

(پ ۲، البقرۃ، ۲۳۲)

اور جب عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہوجائے تو اے عورتوں کے

Marfat.com

والیو! انہیں شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ آپس میں موافقِ شرع رضا مند ہو جائیں یہ اس کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ یہ تمہارے لئے زیادہ ستھرا اور پاکیزہ ہے اور اللہ عزوجل جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

حدیث ۱: دارقطنی معاذ رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اے معاذ کوئی چیز اللہ نے غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ روئے زمین پر پیدا نہیں کی اور کوئی شے روئے زمین پر طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ پیدا نہ کی۔

حدیث ۲: ابوداؤد نے ابن عُمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا کہ تمام حلال چیزوں میں خدا کے نزدیک زیادہ ناپسندیدہ طلاق ہے۔

حدیث ۳: امام احمد جابر رضی اللہ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا کہ ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے اور اپنے لشکر کو بھیجتا ہے اور سب سے زیادہ مرتبہ والا اس کے نزدیک وہ ہے جس کا فتنہ بڑا ہوتا ہے ان میں ایک آکر کہتا ہے میں نے یہ کیا یہ کیا۔ ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے میں نے مرد اور عورت میں جدائی ڈال دی۔ اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے ہاں تو ہے۔

Marfat.com

حدیث ٤:ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر طلاق واقع ہے مگر مَعْتُوہ (یعنی بُوہرے) کی اور اس کی جس کی عقل جاتی رہی یعنی مجنون کی۔

حدیث ٥:امام احمد وترمذی وابوداؤد وابن ماجہ ودارمی، حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت بغیر کسی حرج کے شوہر سے طلاق کا سوال کرے اس پر جنّت کی خُوشبو حرام ہے۔

حدیث ٦:بخاری و مسلم حضرت عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس واقعہ کو ذکر کیا حضور ﷺ نے اس پر غَضب فرمایااور یہ ارشاد فرمایا کہ اس سے رجعت کرلے اور روکے رکھے یہاں تک کہ پاک ہوجائے۔ پھر حیض آئے اور پاک ہوجائے۔اس کے بعد اگر طلاق دینا چاہے تو طہارت کی حالت میں جِماع سے پہلے طلاق دے

حدیث ٧:نَسائی نے محمود بن لُبَیْد رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تینؔ طلاقیں ایک ساتھ دے دیں اس کو سن کر غصہ میں کھڑے ہوگئے اور یہ فرمایا کہ

Marfat.com

کتاب اللہ سے کھیل کرتا ہے حالانکہ میں تمہارے اندر ابھی موجود ہوں

حدیث۸:امام مالک مُوَطّا میں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا میں نے اپنی عورت کو سو۱۰۰ طلاقیں دے دیں آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا کہ تیری عورت تین۳ طلاقوں سے بائن ہوگئی اور ستانوے۹۷ طلاق کے ساتھ تو نے اللہ عزوجل کی آیتوں سے ٹھٹھا کیا۔

احکام فقھیہ

نکاح سے عورت شوہر کی پابند ہوجاتی ہے اس پابندی کے اٹھادینے کو طَلَاق کہتے ہیں اور اس کیلئے کچھ اَلفاظ مقرر ہیں جن کا بیان آگے آئے گا۔اس کی دو۲ صورتیں ہیں ایک یہ کہ اِسی وقت نکاح سے باہر ہوجائے اسے بائن کہتے ہیں دوم یہ کہ عدّت گزرنے پر باہر ہوگی اسے رَجْعی کہتے ہیں۔

مسئلہ:طلاق دینا جائز ہے مگر بے وجہ شرعی ہو تو مُباح بلکہ بعض صورتوں میں مُسْتَحَب مثلاً عورت اس کو یا اوروں کو اِیذا دیتی یا نماز نہیں پڑھتی ہے۔عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے نمازی عورت کو طلاق دے دوں اور اس کا مہر میرے ذمّہ باقی ہواس حالت کے ساتھ دربارِ خدا میں میری پیشی ہو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس کے ساتھ

Marfat.com

زندگی بسر کروں۔ اور بعض صورتوں میں طلاق دینا واجب ہے مثلاً شوہر نامرد یا ہیجڑا ہے یا اس پر کسی نے جادو یا عمل کردیا ہے کہ جماع کرنے پر قادر نہیں اور اس کے ازالہ کی بھی کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ ان صورتوں میں طلاق نہ دینا سخت تکلیف پہنچانا ہے (درمختار وغیرہ)

مسئلہ: طلاق کی تین۳ قسمیں ہیں (۱) اَحْسَن (۲) حَسَن (۳) بِدْعِی ، **اَحْسَن**: جس طُہر میں وطی نہ کی ہو اس میں ایک طلاق رجعی دے اور چھوڑے رہے یہاں تک کہ عدت گزر جائے یہ احسن ہے **حسن**: اور غیر موطؤہ کو طلاق دی اگرچہ حیض کے دنوں میں دی ہو یا موطؤہ کو تین۳ طہر میں تین۳ طلاقیں دیں بشرطیکہ نہ ان طہروں میں وطی کی ہو نہ حیض میں۔ یا تین۳ مہینے میں تین۳ طلاقیں جو اس عورت کو دیں جسے حیض نہیں آتا مثلاً نابالغہ یا حمل والی ہے یا ایاس کی عمر کو پہنچ گئی تو یہ سب صورتیں طلاق حسن کی ہیں۔ حمل والی یا سِنّ ایاس والی کو وطی کے بعد طلاق دینے میں کراہت نہیں یونہیں اگر اس کی عمر نو۹ سال سے کم ہو تو کراہت نہیں اور نو۹ برس یا زیادہ کی عمر ہے مگر ابھی حیض نہیں آیا ہے تو اَفْضل یہ ہے کہ وطی و طلاق میں ایک مہینے کا فاصلہ ہو **بِدعی**: یہ ایک طہر میں دو۲ یا تین طلاق دے دے۔ تین۳ دفعہ یا دو۲ دفعہ یا ایک ہی دفعہ میں۔ خواہ تین۳ بار لفظ

Marfat.com

کہے یا یوں کہہ دیا کہ تجھے تین۳ طلاقیں۔ یا ایک ہی طلاق دی مگر اس طُہر میں وطی کرچکا ہے یا مَوْطُوْہ کو حیض میں طلاق دی یا طُہر ہی میں طلاق دی مگر اس سے پہلے جو حیض آیا تھا اس میں وطی کی تھی یا اس حیض میں طلاق دی تھی یا یہ سب باتیں نہیں مگر طُہر میں طلاق بائن دی (درمختار وغیرہ)

مسئلہ: حیض میں طلاق دی تو رجعت واجب ہے کہ اس حال میں طلاق دینا گناہ تھا اگر طلاق دینا ہی ہے تو اس حیض کے بعد طُہر گزر جائے پھر حیض آکر پاک ہو اب دے سکتا ہے یہ اس وقت ہے کہ جِماع سے رجعت کی ہو اور اگر قول یا بُوسہ لینے یا چھونے سے رجعت کی ہو تو اس حیض کے بعد جو طہر ہے اس میں بھی طلاق دے سکتا ہے اس کے بعد دوسرے طُہر کے انتظار کی حاجت نہیں ہے (جوہرہ وغیرہا)

مسئلہ: مَوْطُوءَہ سے کہا تجھے سنّت کے مُوافِق دو۲ یا تین۳ طلاقیں اگر اسے حیض آتا ہے تو ہر طہر میں ایک واقع ہوگی پہلی اس طہر میں پڑے گی جس میں وطی نہ کی ہو اور اگر یہ کلام اس وقت کہا کہ پاک تھی اور اس طہر میں وطی نہیں کی ہے تو ایک فورا واقع ہوگی اور اگر اسے اس وقت حیض ہے یا پاک ہے مگر اس میں وطی کرچکا ہے تو اب حیض کے بعد پاک ہونے پر پہلی طلاق واقع ہوئی اور غیر موطوءَہ ہے یا اسے حیض نہیں آتا تو ایک فوراً

Marfat.com

واقع ہوگی اگرچہ غیر موطوءَ کو اس وقت حیض ہوپھر اگر غیر موطوءَ ہے تو باقی اس وقت واقع ہوگی کہ اس سے نکاح کرے کیونکہ پہلی ہی طلاق سے بائن ہوگئی اور نکاح سے نکل گئی دوسری کیلئے محل نہ رہی۔اور اگر موطوءَ ہے مگر حیض نہیں آتا تو دوسرے مہینے میں دوسری اور تیسرے مہینے میں تیسری واقع ہوگی اور اگراس کلام سے یہ نیّت کی کہ تینوں ابھی پڑجائیں یا ہرمہینے کے شروع میں ایک واقع ہوتو یہ نیّت بھی صحیح ہے (درمختار) مگرغیرہ موطوءَ میں یہ نیت کہ ہر ماہ کے شروع میں ایک واقع ہوبے کار ہے کہ وہ پہلی ہی سے بائن ہوجائے گی اور محل نہ رہے گی

مسئلہ:طلاق کیلئے شرط یہ ہے کہ شوہر عاقل بالغ ہو۔نابالغ یا مجنون نہ خود طلاق دے سکتاہے نہ اس کی طرف سے اس کا ولی مگر نشہ والے نے طلاق دی تو واقع ہوجائے گی کہ یہ عاقل کے حکم میں ہے اور نشہ خواہ شراب پینے سے ہو یا بھنگ وغیرہ کسی اور چیز سے افیون کی پینگ میں طلاق دے دی جب بھی واقع ہوجائے گی طلاق میں عورت کی جانب سے کوئی شرط نہیں نابالغہ ہو یا مجنونہ بہر حال طلاق واقع ہوگی(درمختار،عالمگیری)

مسئلہ:کسی نے مجبور کرکے اسے نشہ پلادیا یا حالت اِضطرار میں مثلاً پیاس سے مررہا تھا اور پانی نہ تھا اور نشہ میں طلاق دے دی تو صحیح یہ

Marfat.com

ہے کہ واقع نہ ہوگی (ردالمحتار)

مسئلہ: یہ شرط نہیں کہ مرد آزاد ہو غلام بھی اپنی زوجہ کو طلاق دے سکتا ہے اور مولیٰ اس کی زَوْجہ کو طلاق نہیں دے سکتا اور یہ بھی شرط نہیں کہ خوشی سے طلاق دی جائے بلکہ اِکْراہِ شرعی کی صورت میں بھی طلاق واقع ہو جائے گی (جوہرہ غیرہ)

مسئلہ: الفاظ طلاق بطور ہَزْل کہے یعنی ان سے دوسرے معنی کا ارادہ کیا جو نہیں بن سکتے جب بھی طلاق ہوگئی یونہی خفیفُ العقل کی طلاق بھی واقع ہے اور بُوہرا مجنون کے حکم میں ہے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ: گونگے نے اشارہ سے طلاق دی ہوگئی۔ جب کہ لکھنا نہ جانتا ہو۔ اور لکھنا جانتا ہو تو اشارہ سے نہ ہوگی بلکہ لکھنے سے ہوگی (فتح القدیر)

مسئلہ: کوئی اور لفظ کہنا چاہتا ہے زبان سے طلاق نکل گیا یا لفظ طلاق بولا مگر اس کے معنی نہیں جانتا یا سہواً یا غفلت میں کہا ان سب صورتوں میں طلاق ہوگئی (درمختار)

مسئلہ: مریض جس کا مرض اس حد کو نہ پہنچتا ہو کہ عقل جاتی رہے اس کی طلاق واقع ہے کافر کی طلاق واقع ہے یعنی جب کہ مسلمان کے پاس مُقدّمہ پیش ہو تو طلاق کا حکم دے گا (درمختار)

Marfat.com

مسئلہ: مجنون نے ہوش کے زمانہ میں کسی شرط پر طلاق مُعلَّق کی تھی اور وہ شرط زمانۂ جنون میں پائی گئی طلاق ہوگئی مثلاً یہ کہا تھا کہ اگر میں اس گھر میں جاؤں تو تجھے طلاق ہے اور جنون کی حالت میں اس گھر میں گیا تو طلاق ہوگئی۔ہاں اگر ہوش کے زمانہ میں یہ کہا تھا کہ مجنون ہوجاؤں تو تجھے طلاق ہے تو مجنون ہونے سے طلاق نہ ہوگی (درمختار)

مسئلہ: مجنون نامرد ہے یا اس کا عضوِ تناسل کٹا ہوا ہے یا عورت مسلمان ہوگئی ہے اور مجنون کے والدین اسلام سے منکر ہیں تو ان صورتوں میں قاضی تفریق کردے گا اور یہ تفریق طلاق ہوگی (درمختار)

مسئلہ: سرسام و برسام یا کسی اور بیماری میں جس میں عقل جاتی رہی یا غشی کی حالت میں یا سوتے میں طلاق دیدی تو واقع نہ ہوگی یوہیں اگر غُصّہ اس حد کا کہ عقل جاتی رہے تو واقع نہ ہوگی (درمختار، ردالمحتار) آج کل اکثر لوگ طلاق دے بیٹھتے ہیں بعد کو اَفسوس کرتے ہیں اور طرح طرح کے حیلہ سے یہ فتوی لیا چاہتے ہیں کہ طلاق واقع نہ ہو ایک عذر اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ غُصّہ میں طلاق دی تھی۔مُفتِی کو چاہئے یہ امر ملحوظ رکھے کہ مطلقاً غصہ کا اعتبار نہیں معمولی غصہ میں طلاق ہوجاتی ہے وہ صورت کہ عقل غصہ سے جاتی رہے بہت نادر ہے لہذا جب تک اس کا

Marfat.com

ثبوت نہ ہو محض سائل کے کہہ دینے پر اعتماد نہ کرے۔

مسئلہ: عددِ طلاق میں عورت کا لحاظ کیا جائے گا یعنی عورت آزاد ہو تو تین۳ طلاقیں ہوسکتی ہیں اگرچہ اس کا شوہر غلام ہو اور باندی ہو تو اسے دو۲ ہی طلاقیں دی جاسکتی ہیں اگرچہ اس کا شوہر آزاد ہو (کتب عامہ)

مسئلہ: نابالغ کی عورت مسلمان ہوگئی اور شوہر پر قاضی نے اسلام پیش کیا اگر وہ سمجھدار ہے تو اسلام سے انکار کرے تو طلاق ہوگئی (ردالمحتار)

مسئلہ: زبان سے الفاظ طلاق نہ کہے مگر کسی ایسی چیز پر لکھے کہ حروف ممتاز نہ ہوتے ہوں مثلاً پانی یا ہَوا پر طلاق نہ ہوگی۔ اور اگر ایسی چیز پر لکھے کہ حروف مُمتاز ہوتے ہوں مثلاً کاغذ یا تختہ وغیرہ پر اور طلاق کی نیّت سے لکھے تو طلاق ہوجائے گی اور اگر لکھ کر بھیجا یعنی اس طرح لکھا جس طرح خطوط لکھے جاتے ہیں کہ معمولی اَلقاب و آداب کے بعد اپنا مطلب لکھتے ہیں جب بھی ہوگئی بلکہ اگر نہ بھیجے جب بھی اس صورت میں ہوجائے گی اور یہ طلاق لکھتے وقت پڑے گی اور اسی وقت سے عِدّت شمار ہوگی اور اگر یوں لکھا کہ میرا یہ خط جب تجھے پہنچے تجھے طلاق ہے تو عورت کو جب تحریر پہنچے گی اس وقت طلاق ہوگی عورت چاہے پڑھے یا نہ پڑھے۔ اور فرض کیجئے کہ عورت کو تحریر پہنچی ہی نہیں مثلاً اس نے نہ بھیجی یا راستہ میں گم ہوگئی تو

Marfat.com

طلاق نہ ہوگی اور اگر یہ تحریر عورت کے باپ کو ملی اس نے چاک کردی لڑکی کو نہ دی تو اگر لڑکی کے تمام کاموں میں یہ تصرّف کرتا ہے اور تحریر اس شہر میں اس کو ملی جہاں لڑکی رہتی ہے تو طلاق ہوگئی ورنہ نہیں مگر جب تحریر آنے کی لڑکی کو خبر دی اور پھٹی ہوئی تحریر بھی اسے دی اور پڑھنے میں آتی ہے تو واقع ہوجائے گی (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ: کسی پرچہ پر طلاق لکھی اور کہتا ہے کہ میں نے مَشق کے طور پر لکھی ہے تو قضاء اس کا قول معتبر نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ: دوؔ پرچوں پر یہ لکھا تھا کہ جب میری یہ تحریر تجھے پہنچے طلاق ہے اور عورت کو دونوں پرچے پہنچے تو قاضی دوؔ طلاقوں کا حکم دے گا (ردالمحتار)

مسئلہ: دوسرے سے طلاق لکھوا کر بھیجی تو طلاق ہوجائے گی لکھنے والے سے کہا میری عورت کو طلاق لکھ دے تو یہ اقرارِ طلاق ہے یعنی طلاق ہوجائے گی اگرچہ وہ نہ لکھے (ردالمحتار)

مسئلہ: عورت کو بذریعہ تحریر طلاقِ سنّت دینا چاہتا ہے اگر ایک طلاق دینی ہے یوں لکھے کہ "جب میری یہ تحریر تجھے پہنچے اسکے بعد حیض سے پاک ہونے پر تجھے طلاق ہے۔" اور تینؔ دینی ہوں تو یوں لکھے میری تحریر

Marfat.com

پہنچنے کے بعد جب تو حیض سے پاک ہو تجھے طلاق پھر جب حیض سے پاک ہو تو طلاق پھر جب حیض سے پاک ہو تو طلاق۔یا یوں لکھ دے میری تحریر پہنچنے پر تجھے سنّت کے موافق تین طلاقیں۔تو یہ بھی اسی ترتیب سے واقع ہوں گی یعنی ہر حیض سے پاک ہونے پر ایک ایک طلاق پڑے گی اور اگر عورت کو حیض نہ آتا ہو تو لکھ دے جب چاند ہوجائے تجھے طلاق پھر دوسرے مہینے میں طلاق پھر تیسرے مہینے میں طلاق یا وہی لفظ لکھ دے کہ سنّت کے موافق تین طلاقیں (عالمگیری)

مسئلہ:شوہر نے عورت کو خط لکھا اس میں ضرورت کی جو باتیں لکھنی تھیں آخر میں لکھ دیا کہ جب میرا یہ خط تجھے پہنچے تجھے طلاق پھر یہ طلاق کا جملہ مٹاکر خط بھیج دیا تو عورت کو خط پہنچتے ہی طلاق ہوگئی اور اگر خط کاتمام مضمون مٹادیا اور طلاق کا جملہ باقی رکھا اور بھیج دیا تو طلاق نہ ہوئی اور اگر پہلے یہ لکھا کہ جب میرا یہ خط پہنچے تجھے طلاق اور اس کے بعد اور مطلب کی باتیں لکھیں تو حکم بالعکس ہے یعنی الفاظ طلاق مٹادیئے تو طلاق نہ ہوئی اور باقی رکھے تو ہوگئی (عالمگیری)

مسئلہ:خط میں طلاق لکھی اور اس کے بعد مُتصلاً ان شآء اللہ عزوجل لکھا تو طلاق نہ ہوئی اور اگر فصل کے ساتھ لکھا تو ہوگئی۔(عالمگیری)

Marfat.com

مسئلہ: تحریر سے طلاق کے ثبوت میں یہ ضرور ہے کہ شوہر اِقرار کرے کہ میں نے لکھی یا لکھوائی یا عورت اس پر گواہ پیش کرے۔ محض اس کے خط سے مُشابہ ہونا یا اس کے سے دستخط ہونا یا اس کی سی مہر ہونا کافی نہیں۔ہاں اگر عورت کو اطمینان اور غالب گمان ہے کہ تحریر اسی کی ہے تو اس پر عمل کرنے کی عورت کو اجازت ہے مگر جب شوہر انکار کرے تو بغیر شہادت چارہ نہیں (خانیہ وغیرہا)

مسئلہ:کسی نے شوہر کو طلاق لکھنے پر مجبور کیا اس نے لکھ دیا مگر نہ دل میں ارادہ ہے نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا تو طلاق نہ ہوگی مجبوری سے مراد شرعی مجبوری ہے محض کسی کے اصرار کرنے پر لکھ دینا یا بڑا ہے اس کی بات کیسے ٹالی جائے یہ مجبوری نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ:طلاق دو قسم کی ہے صریح وکنایہ ،صریح وہ جس سے طلاق مراد ہونا ظاہر ہو اکثر طلاق میں اس کا استعمال ہو اگرچہ وہ کسی زبان کا لفظ ہو(جوہرہ وغیرہ)

ظھار کا بیان

اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ

Marfat.com

اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْؕ وَ اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًاؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۲﴾ (پ ۲۸، المجادلہ ۲)

"جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں سے ظہار کرتے ہیں (انہیں ماں کی مثل کہہ دیتے) وہ ان کی مائیں نہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے پیدا ہوئے اور وہ بے شک بری اور نری جھوٹی بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ ضرور معاف کرنے والا بخشنے والا ہے۔"

مسئلہ: ظِہار کے یہ معنی ہیں کہ اپنی زوجہ یا اس کے کسی جُزو شائع یا ایسے جز کو جو کُل سے تعبیر کیا جاتا ہے ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو مثلاً کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے۔یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نِصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔

مسئلہ: ظِہار کیلئے اسلام و عقل وبلوغ شرط ہے کافر نے اگر کہا تو ظِہار نہ ہوا یعنی کہنے کے بعد مُشرَّف باسلام ہوا تو اس پر کفارہ لازم نہیں یوہیں نابالغ ومجنون یا بوہرے یا مَدہوش یا سر سام وبرسام کے بیمار نے یا بے ہوش یا سونے والے نے ظِہار کیا تو ظہار نہ ہوا اور ہنسی مذاق میں یا نشہ میں یا مجبور کیا گیا اس حالت میں یا زبان سے غلطی میں ظہار کا لفظ نکل گیا تو ظہار ہے (درمختار، عالمگیری)

Marfat.com

مسئلہ:زوجہ کیجانب سے کوئی شرط نہیں آزاد ہویا باندی، مدبرہ یا مکاتبہ یا امِّ ولد، مَدْخُولہ یا غیر مدخولہ، مُسْلِمہ یا کتابیہ، نابالغہ ہو یا بالغہ بلکہ اگر عورت غیر کتابیہ ہے اور اس کا شوہر اسلام لایا مگر ابھی عورت پر اسلام پیش نہیں کیا گیا تھا کہ شوہر نے ظِہار کیا تو ہوگیا عورت مسلمان ہوئی تو شوہر پر کفّارہ دینا ہو گا (عالمگیری،ردالمحتار)

مسئلہ:اپنی باندی سے ظِہار نہیں ہوسکتا موطوۂ ہو یا غیر موطوۂ یونہی اگر کسی عورت سے بغیرِ اذن لئے نکاح کیا اور ظِہار کیا پھر عورت نے نکاح کو جائز کردیا تو ظہار نہ ہوا کہ وقت ظہار وہ زوجہ نہ تھی یوہیں جس عورت کو طلاقِ بائن دے چکا ہے یا ظِہار کو کسی شرط پر مُعلّق کیا اور وہ شرط اس وقت پائی گئی کہ عورت کو بائن طلاق دے دی تو ان صورتوں میں ظہار نہیں (ردالمحتار)

مسئلہ:جس عورت سے تشبیہ دی اگر اس کی حُرمت عارضی ہے ہمیشہ کیلئے نہیں توظہار نہیں مثلاً زوجہ کی بہن یا جس کو تین طلاقیں دی ہیں یا مُجُوسی یا بُت پرست عورت کہ یہ مسلمان یا کتابیہ ہوسکتی ہیں اور ان کی حرمت دائمی نہ ہونا ظاہر (درمختار)

مسئلہ:اجنبیہ[1] سے کہا کہ اگر تومیری عورت ہو یا میں تجھ سے نکاح

[1] جو ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو اور اس کے نکاح میں بھی نہ ہو۔

Marfat.com

کروں تو تُو ایسی ہے تو ظِہار ہوجائے گا کہ مِلک یا سببِ مِلک کی طرف اِضافت ہوئی اور یہ کافی ہے (درمختار)

مسئلہ: عورت مرد سے ظہار کے الفاظ کہے تو ظہار نہیں بلکہ لغو ہیں (جوہرہ)

مسئلہ: عورت کے سر یا چہرہ یا گردن یا شرم گاہ کو مَحارِم سے تشبیہ دی تو ظِہار ہے اور اگر عورت کی پیٹھ یا پیٹ یا ہاتھ یا پاؤں یا ران کو تشبیہ دی تو نہیں یونہی اگر محارم کے ایسے عُضو سے تشبیہ دی جس کی طرف نظر کرنا حرام نہ ہو مثلاً سر یا چہرہ یا ہاتھ یا پاؤں یا بال توظِہار نہیں اور گھُٹنے سے تشبیہ دی توہے (جوہرہ خانیہ وغیرہا)

مسئلہ: محارم سے مراد عام ہے نَسَبی ہوں یا رضاعی یا سُسرالی رشتہ سے لہذا ماں، بہن، پھوپھی، لڑکی اور رضاعی ماں اور بہن وغیرہما اور زوجہ کی ماں اور لڑکی جب کہ زوجہ مدخولہ ہو اور مدخولہ نہ ہوتو اس کی لڑکی سے تشبیہ دینے میں ظِہار نہیں کہ وہ محارم میں نہیں یونہی جس عورت سے اس کے باپ یا بیٹے نے معاذ اللہ زنا کیا ہے اس سے تشبیہ دی یا جس عورت سے اس نے زنا کیا ہے اس کی ماں یا لڑکی سے تشبیہ دی تو ظہار ہے (عالمگیری)

مسئلہ: محارم کی پیٹھ یا پیٹ یا ران سے تشبیہ دی یا کہا میں نے تجھ

Marfat.com

سے ظہار کیا تو یہ الفاظ صریح ہیں ان میں نیت کی حاجت نہیں کچھ بھی نیّت نہ ہویا طلاق کی نیت ہو یااکرام کی نیت ہو ہر حالت میں ظِہار ہی ہے اور اگر یہ کہتاہے کہ مقصود جھُوٹی خبر دینا تھا یا زمانہ گذشتہ کی خبر دینا ہے تو قضاءً تصدیق نہ کریں گے اور عورت بھی تصدیق نہیں کرسکتی (درمختار، عالمگیری)

مسئلہ: عورت کو ماں یا بیٹی بہن کہا تو ظہار نہیں مگر ایسا کہنا مکروہ ہے (عالمگیری)

مسئلہ: عورت سے کہا تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے تو نیّت دریافت کی جائے اگر اس کے اعزاز کے لئے کہا تو کچھ نہیں اور طلاق کی نیت ہے تو بائن طلاق واقع ہوگی اور ظہار کی نیت ہے تو ظہارہے اور تحریم کی نیت ہے تو ایلا ہے اور کچھ بھی نیت نہ ہوتو کچھ بھی نہیں (جوہرہ نیرہ وغیرہ)

مسئلہ: اپنی چند عورتوں کو ایک مجلس یا مُتعَدِّد مَجالس میں محارم کے ساتھ تشبیہ دی تو سب سے ظہار ہوگیا ہر ایک کیلئے الگ الگ کفّارہ دینا ہوگا (جوہرہ)

مسئلہ: کسی نے اپنی عورت سے ظہار کیا تھا دوسرے نے اپنی عورت سے کہا تو مجھ پر ویسی ہے جیسے فلاں کی عورت تو یہ بھی ظہار ہوگیا یا ایک عورت سے ظہار کیا تھا دوسری سے کہا تو مجھ پر اس کی مثل ہے یا کہا میں نے تجھے اس کے ساتھ شریک کردیا تو دوسری سے بھی ظہار ہوگیا (عالمگیری)

Marfat.com

مسئلہ: ظہار کی تعلیق بھی ہو سکتی ہے مثلاً اگر فلاں کے گھر گئی تو ایسی ہے تو ظہار ہو جائے گا (عالمگیری)

مسئلہ: ظہار کا حکم یہ ہے کہ جب تک کفارہ نہ دے دے اس وقت تک اس عورت سے جماع کرنا یا شہوت کے ساتھ اس کا بوسہ لینا یا اس کو چھونا یا اس کی شرم گاہ کی طرف نظر کرنا حرام ہے اور بغیر شہوت چھونے یا بوسہ لینے میں حرج نہیں مگر لَب کا بوسہ بغیر شہوت بھی جائز نہیں۔ کفّارہ سے پہلے جماع کرلیا تو توبہ کرے اور اس کیلئے کوئی دوسرا کفارہ واجب نہ ہوا مگر خبردار پھر ایسا نہ کرے اور عورت کو بھی یہ جائز نہیں کہ شوہر کو قربت کرنے دے (جوہرہ، درمختار)

مسئلہ: ظہار کے بعد عورت کو طلاق دی پھر اس سے نکاح کیا تو اب بھی وہ چیزیں حرام ہیں اگرچہ دوسرے کے بعد اس کے نکاح میں آئی بلکہ اگرچہ اسے تینّ طلاقیں دی ہوں یوہیں اگر زوجہ کسی کی کنیز تھی ظہار کے بعد خریدلی اور اب نکاح باطل ہوگیا مگر بغیر کفّارہ وطی وغیرہ نہیں کرسکتا یوہیں اگر عورت مُرتدَّہ ہوگئی اور دَارُالحَرْب کو چلی گئی پھر قید کرکے لائی گئی اور شوہر نے خریدی یا شوہر مُرتد ہوگیا غرض کسی طرح کفّارہ سے بچاؤ نہیں (عالمگیری)

مسئلہ: اگر ظہار کسی خاص وقت تک کیلئے ہے مثلاً ایک ماہ، ایک سال

Marfat.com

اور اس مدت کے اندر جماع کرنا چاہے تو کفارہ دے اوراگر مدت گزرگئی اور قربت نہ کی تو کفّارہ ساقط اور ظہار باطل (جوہرہ)

مسئلہ:شوہر کفارہ نہیں دیتا تو عورت کو یہ حق ہے کہ قاضی کے پاس دعوی کرے قاضی مجبور کرے گا یاکفارہ دے کر قربت کرے یا عورت کو طلاق دے اور اگر کہتا ہے کہ میں نے کفّارہ دے دیا تو اسکا کہنا مان لیں جب کہ اس کا جھوٹا ہونا معروف نہ ہو(عالمگیری)

مسئلہ:ایک عورت سے چند بار ظہار کیا تو اتنے ہی کفارے دے اگرچہ ایک ہی مجلس میں متعدّد بار الفاظ ظہار کہے اور اگر یہ کہتاہے کہ بار بار لفظ بولنے سے متعدد ظہار مقصود نہ تھے بلکہ تاکید مقصود تھی تو اگر ایک ہی مجلس میں ایسا ہوا مان لیں گے ورنہ نہیں (درمختار)

مسئلہ:پورے رجب اور پورے رمضان کیلئے ظہار کیا تو ایک ہی کفارہ واجب ہوگا خواہ رجب میں کفارہ دے یا رمضان میں ۔شعبان میں نہیں دے سکتا کہ شعبان میں ظہار ہی نہیں یونہی اگر ظہار کیا اور کسی دن استثناء کیا تو اس دن کفارہ نہیں دے سکتا اسکے علاوہ جس دن چاہے دے سکتا ہے(درمختار)

Marfat.com

کفارہ

اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىِٕهِمْ ثُمَّ
يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ذٰلِكُمْ
تُوْعَظُوْنَ بِهٖ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝٣ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ
سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٤ (پ ۲۸، المجادلہ، ۳، ۴)

جو لوگ اپنی عورتوں سے ظہار کریں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر یہ بات کہہ چکے تو ان پر جماع سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ضروری ہے یہ وہ بات ہے جس کی تمھیں نصیحت دی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے پھر جو غلام آزاد کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو لگاتار دو مہینے کے روزے جماع سے پہلے رکھے پھر جو اس کی بھی استطاعت نہ رکھے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یہ اس لئے کہ تم اللہ ورسول ﷻ وﷺ پر ایمان رکھو اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔

Marfat.com

ترمذی وابوداؤد وابن ماجہ نے روایت کی کہ سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ سے رمضان گزرنے تک کیلئے ظہار کیا تھا اور آدھا رمضان گزرا کہ شب میں انہوں نے جماع کرلیا پھر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی ارشاد فرمایا ایک غلام آزاد کرو عرض کی مجھے میسّر نہیں ارشاد فرمایا تو دو ماہ کے لگاتار روزے رکھو عرض کی اس کی بھی طاقت نہیں۔ارشاد فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ عرض کی میرے پاس اتنا نہیں حضور ﷺ نے فردہ بن عمرو سے فرمایا کہ وہ زنبیل دے دو کہ مساکین کو کھلائے

مسئلہ:ظہار کرنے والا جماع کا ارادہ کرے تو کفارہ واجب ہے اور اگر یہ چاہے کہ وطی نہ کرے اور عورت اس پر حرام ہی رہے تو کفّارہ واجب نہیں اور اگر ارادہٗ جماع تھا مگر زوجہ مرگئی تو واجب نہ رہا(عالمگیری)

مسئلہ:ظہار کا کفارہ غلام یا کنیز آزاد کرنا ہے مسلمان ہو یا کافر۔بالغ ہو یا نابالغ یہاں تک کہ دودھ پیتے بچہ کو آزاد کیا تو کفّارہ ادا ہوگیا(کتب عامہ)

مسئلہ:پہلے نصف غلام کو آزاد کیا اور جماع سے پہلے پھر نصف باقی کو آزاد کیاتو کفارہ ادا ہوگیا اور اگر درمیان میں جماع کرلیا تو ادا نہ ہوا اور اگر غلام مشترک ہے اور اس نے اپنا حصہ آزاد کردیا توکفارہ ادا نہ ہوا

Marfat.com

اگرچہ مالدار ہو یعنی جب غلام مشترک کو آزاد کرے اور مالدار ہو تو یہ حکم ہے کہ اپنے شریک کو اس کے حصہ کی قدر دے اور کل غلام اس کی طرف سے آزاد ہوگا مگر کفارہ ادا نہ ہوگا یوہیں دو غلاموں میں آدھے آدھے کا مالک ہے اور دونوں کے نصف نصف کو آزاد کیا تو کفارہ ادا نہ ہوا (جوہرہ عالمگیری)

مسئلہ: آدھا غلام آزاد کیا اور ایک مہینے کے روزے رکھ لئے یا تیس مسکینوں کو کھانا کھلادیا تو کفارہ ادا نہ ہوا (جوہرہ)

مسئلہ: غلام آزاد کرنے میں شرط یہ ہے کہ کفارہ کی نیت سے آزاد کیا ہو بغیر نیت غلام آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہ ہوگا اگرچہ آزاد کرنے کی نیت کیا کرے (جوہرہ)

مسئلہ: اس کا قریبی رشتہ دار یعنی وہ کہ اگر ان میں سے ایک مرد ہوتا ہے دوسرا عورت تو نکاح باہم حرام ہوتا مثلاً اس کا بھائی یا باپ یا بیٹا یا چچا یا بھتیجا ایسے رشتہ دار کا جب مالک ہوگا تو آزاد ہوجائے گا خواہ کسی طرح مالک ہو مثلاً اس نے خرید لیا یا کسی نے ہبہ یا تصدُّق کیا یا وراثت میں ملا پھر ایسا غلام اگر بلا اختیار اس کی ملک میں آیا مثلاً وراثت میں ملا اور آزاد ہوگیا تو اگرچہ اس نے کفارہ کی نیت کی ادا نہ ہو اور اگر بااختیار

Marfat.com

خود اپنی ملک میں لایا (مثلاً خریدا) اور جس عمل کے ذریعہ سے ملک میں آیا اس کے پائے جانے کے وقت (مثلاً خریدتے وقت) کفارے کی نیت کی تو کفارہ ادا ہو گیا (جوہرہ غیرہ)

مسئلہ: جو غلام گروی یا مَدیُون ہے اسے آزاد کیا تو کفارہ ادا ہو گیا یوہیں اگر بھاگا ہوا ہے اور یہ معلوم ہے کہ زندہ ہے تو آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو گیا اور اگر بالکل اس کا پتہ معلوم نہ ہو نہ یہ معلوم کہ زندہ ہے یا مر گیا تو نہ ہوگا (عالمگیری)

مسئلہ: اگر غلام میں کسی قسم کا عیب ہے تو اس کی دو۲ صورتیں ہیں ایک یہ کہ وہ عیب اس قسم کا ہو جس سے جنسِ منفعت فوت ہوتی ہے یعنی دیکھنے، سننے، بولنے، پکڑنے، چلنے کی اس کو قدرت نہ ہو یا عاقل نہ ہو تو کفّارہ ادا نہ ہوگا اور دوسرے یہ کہ اس حد کا نقصان نہیں تو ہو جائے گا لہٰذا اتنا بہرا کہ چیخنے سے بھی نہ سنے یا گونگا یا اندھا یا مجنون کہ کسی وقت اس کو افاقہ نہ ہوتا ہو یا بوہرا یا وہ بیمار جس کے اچھے ہونے کی امید نہ ہو یا جس کے سب دانت گر گئے ہوں اور کھانے سے بالکل عاجز ہو یا جس کے دونوں ہاتھ کٹے ہوں یا ہاتھ کے دونوں انگوٹھے کٹے ہوں یا علاوہ انگوٹھے کے ہر ہاتھ کی تین تین انگلیاں یا دونوں پاؤں یا ایک جانب کا

Marfat.com

ایک ہاتھ اور ایک پاؤں نہ ہو یا لنجھا یا فالج کا مارا ہو یا دونوں ہاتھ بے کار ہوں تو ان سب کے آزاد کرنے سے کفارہ ادا نہ ہوا (درمختار جوہرہ)

مسئلہ:اگر ایسا بہرا ہے کہ چیخنے سے سن لیتا ہے یا مجنون ہے مگر کبھی افاقہ بھی ہوتا ہے اور اسی حالتِ افاقہ میں آزاد کیا یا اس کا ایک ہاتھ ایک پاؤں یا ایک ہاتھ ایک پاؤں خلاف سے کٹا ہو یعنی ایک دہنا دوسرا بایاں یا ایک ہاتھ کا انگوٹھا یا پاؤں کے دونوں انگوٹھے یا ہر ہاتھ کی دو دو انگلیاں دونوں ہونٹ یا دونوں کان یا ناک کٹی ہو یا انثیین یا عضوِ تناسل کٹ گیا ہو یا لونڈی کا آگے کا مقام بند ہو یا بھوں یا داڑھی یا سر کے بال نہ ہوں یا کانا، چندھا ہو یا ایسا بیمار ہو جس کے اچھے ہونے کی امید ہے اگرچہ موت کا خوف ہو یا سپید داغ کی بیماری ہو یا نامرد ہو تو ان کے آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہو جائے گا (درمختار،عالمگیری)

مسئلہ:لونڈی کے شکم میں بچہ ہے اس کو کفارہ میں آزاد کیا تو نہ ہوا اس کے غلام کو کسی نے غصب کیا اس مالک نے آزاد کردیا تو ہوگیا اور امِّ ولد و مُدبَّر و مُکاتَب جس سے بدلِ کتابت کچھ ادا نہ کیا ہو یا ادا کیا مگر پورا ادا کرنے سے عاجز ہوگیا تو اسے آزاد کرنے سے کفارہ ادا ہوگیا۔(درمختار)

Marfat.com

مسئلہ: اپنا غلام دوسرے کے کفارے میں آزاد کردیا اگر اس کے بغیر حکم ہے تو ادا نہ ہو اور اگر اس کے کہنے سے مثلا اس نے کہا اپنا غلام میری طرف سے آزاد کردے اور کوئی عوض ذکر نہ کیا جب بھی ادا نہ ہوا اور اگر عوض کا ذکر ہے مثلا اپنا غلام میری طرف سے اتنے میں آزاد کردے تو ہو جائے گا (عالمگیری)

مسئلہ: ظہار کے دو کفارے اس کے ذمے تھے اس نے دو غلام آزاد کیے اور یہ نیت نہ کی کہ فلاں غلام فلاں کے کفارے میں آزاد کیا تو پھر بھی دونوں ادا ہو گئے (عالمگیری)

مسئلہ: کسی غلام کو کہا اگر میں تجھے خریدوں تو تو آزاد ہے پھر اسے کفارہِ ظہار کی نیت سے خریدا تو آزاد ہے۔ پھر اسے کفارہ ظہار کی نیت سے خرید؛ تو آزاد ہو گا مگر کفارہ ادا نہ ہوا اور اگر پہلے کہہ دیا تھا کہ اگر تجھے خریدوں تو میرے ظہار کے کفارے میں آزاد ہے تو ہو جائے گا (عالمگیری)

مسئلہ: جب غلام پر قدرت ہے اگرچہ وہ خدمت کا غلام ہو تو کفارہ آزاد کرنے ہی سے ہو گا اور اگر غلام کی استطاعت نہ ہو خواہ ملتا نہیں یا اس کے پاس دام نہیں تو کفارہ میں پے در پے دو مہینے کے روزے رکھے اور اگر اس کے پاس خدمت کا غلام ہے یا مدیون ہے اور دین ادا کرنے کیلئے

Marfat.com

غلام کے سوا کچھ نہیں تو ان صورتوں میں بھی روزے وغیرہ سے کفارہ ادا نہیں کر سکتا بلکہ غلام ہی آزاد کرنا ہوگا(درمختار)

مسئلہ:روزے سے کفارہ ادا کرنے میں یہ شرط ہے کہ نہ اس مدت کے اندر ماہ رمضان ہو نہ عید الفطر نہ عید الضحی نہ ایام تشریق ہاں اگر مسافر ہے تو ماہ رمضان میں کفارہ کی نیت سے روزہ رکھ سکتا ہے مگرایام منہیہ میں اسے بھی اجازت نہیں (جوہرہ،درمختار)

مسئلہ:روزے اگر پہلی تاریخ سے رکھے تو دوسرے مہینے کے ختم پر کفارہ ادا ہوگیا اگرچہ دونوں مہینے ۲۹ کے ہوں اور اگر پہلی تاریخ سے نہ رکھے ہو تو ساٹھ پورے رکھنے ہوں گے اور اگر پندرہ روزے رکھنے کے بعد چاند ہوا پھر اس مہینے کے روزے رکھ لئے اور یہ ۲۹ دن کا مہینہ ہوا اس کے بعد پندرہ دن اور رکھ لئے کہ ۵۹ ہوئے جب بھی کفارہ ادا ہو جائے گا(درمختار،ردالمحتار)

مسئلہ:روزوں سے کفارہ ادا ہونے میں شرط یہ ہے کہ پچھلے روزے کے ختم تک غلام آزاد کرنے پر قدرت نہ ہو یہاں تک کہ پچھلے روزے کی آخر ساعت میں بھی اگر قدرت پائی گئی تو روزے ناکافی ہیں بلکہ غلام آزاد کرنا ہوگا اور اب یہ روزہ نفل ہوا اس کا پورا کرنا مستحب رہے

Marfat.com

گا اگر فورا توڑدے گا تو اس کی قضا نہیں البتہ کچھ بعد توڑے گا تو قضا لازم ہے (درمختار)

مسئلہ: کفارہ کا روزہ توڑ دیا خواہ سفر وغیرہ کسی عُذر سے توڑا یا بغیر عذر یا ظہار کرنے والے نے جس عورت سے ظہار کیا ان ۲ دو مہینوں کے اندر دن یا رات میں اس سے وطی کی قصداً کی ہویا بھول کر تو سرے سے روزے رکھے اور ان صورتوں میں یہ شرط ہے کہ جماع سے پہلے ۲ دو مہینے کے پے در پے روزے رکھے اور ان صورتوں میں یہ شرط پائی نہ گئی (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ: یہ احکام جو کفارہ کے متعلق بیان کئے گئے یعنی غلام آزاد کرنے اور روزے رکھنے کے متعلق یہ ظہار کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر کفارے کے یہی احکام ہیں مثلا قتل کا کفارہ یا روزہ رمضان توڑنے کا کفارہ قسم کا کفارہ مگر قسم کے کفارہ میں تین ۳ روزے ہیں اور یہ حکم کہ روزہ توڑ دیا تو سرے سے رکھنے ہوں گے کفارے کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ جہاں پے در پے کی شرط ہو مثلا پے در پے روزوں کی منت مانی تو یہاں بھی یہی حکم ہے البتہ اگر عورت نے رمضان کا روزہ توڑ دیا اور کفارہ میں روزہ رکھ رہی تھی اور حیض آگیا تو سرے سے رکھنے کا حکم نہیں بلکہ جتنے باقی ہیں ان کا رکھنا کافی ہے ہاں اگر اس حیض کے بعد آئسہ ہوگئی یعنی

Marfat.com

اب ایسی عمر ہوگئی کہ حیض نہ آئے گا تو سرے سے رکھنے کا حکم دیاجائے گا کہ اب وہ پے در پے دو[2] مہینے کے روزے رکھ سکتی ہے اور اگر اثنائے کفارہ میں عورت کے بچہ ہوا تو سرے سے رکھے ظہار وغیرہ کے کفاروں میں ایک اور فرق ہے وہ یہ کہ غیر ظہار کے کفارے میں اگر رات میں وطی کی یا دن میں بھول کر کی تو سرے سے روزے رکھنے کی حاجت نہیں یونہی ظہار کے روزوں میں اگر بھول کر کھالیا یا دوسری عورت سے بھول کر جماع کیا یا رات میں قصداً جماع کیا تو سرے سے رکھنے کی حاجت نہیں (درمختار وغیرہا)

مسئلہ: غلام نے اگر اپنی عورت سے ظہار کیا اگرچہ وہ مُکاتَب ہو یا اس کا کچھ حصہ آزاد ہوچکا باقی کیلئے سعایت کرتا ہو یا آزاد نے ظہار کیا مگر بوجہ کم عقلی کے اس کے تصرُّفات روک دئے گئے ہوں تو ان سب کیلئے کفارے میں روزے رکھنا معیَّن ہے ان کے لئے غلام آزاد کرنا یا کھانا کھلانا نہیں لہذا غلام کے آقا نے اس کی طرف سے غلام آزاد کردیا یا کھانا کھلادیا تو یہ کافی نہیں اگرچہ غلام کی اجازت سے ہوا اور کفارے کے روزوں سے اس کا آقا منع نہیں کرسکتا اور اگر غلام نے کفارہ کے روزے اب تک نہیں رکھے اور اب آزاد ہوگیا تو اگر غلام آزاد کرنے پر قدرت

Marfat.com

ہو تو آزاد کرے ورنہ روزے رکھے (عالمگیری)

مسئلہ: روزے رکھنے پر بھی اگر قدرت نہ ہو کہ بیمار ہے اور اچھے ہونے کی امید نہیں یا بہت بوڑھا ہے تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے اور یہ اختیار ہے کہ ایک دم سے ساٹھ مسکینوں کو کھلادے یا مُتفرّق طور پر مگر شرط یہ ہے کہ اس اثنا میں روزے پر قدرت حاصل نہ ہو ورنہ کھلانا صدقہ، نفل ہوگا اور کفارہ میں روزے رکھنے ہوں گے اور اگر ایک وقت ساٹھ کو کھلایا دوسرے وقت ان کے سوا دوسرے ساٹھ کو کھلایا تو ادا نہ ہوا۔ بلکہ ضرور ہے کہ پہلوں یا پچھلوں کو پھر ایک وقت کھلائے (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ: شرط یہ ہے کہ جن مسکینوں کو کھانا کھلایا ہو ان میں کوئی نابالغ غیر مُراہِق نہ ہو ہاں اگر جوان کی پوری خوراک کا اسے مالک کردیا تو کافی ہے (درمختار، ردالمحتار)

مسئلہ: یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہر مسکین کو بقدر صدقہِ فِطر یعنی نصف صاع[1] گیہوں یا ایک صاع جو یا ان کی قیمت کا مالک کر دیا جائے مگر اباحت کافی نہیں۔ اور اُنہیں لوگوں کو دے سکتے ہیں جنہیں صدقہ فطر دے سکتے ہیں جن کی تفصیل صدقہِ فطر کے بیان میں مذکور ہوئی اور یہ بھی

[1] سوا دو سیر

Marfat.com

ہیں جن کی تفصیل صدقہ فطر کے بیان میں مذکور ہوئی اور یہ بھی ہوسکتاہے کہ صبح کو کھلادے اور شام کیلئے قیمت دے دے یا شام کو کھلادے اور صبح کے کھانے کی قیمت دیدے یا دو دن صبح کو شام کو کھلائے یا تیس کو کھلائے اور تیس کو دے دے غرض یہ کہ ساٹھ کی تعداد میں جس طرح چاہے پوری کرے اس کا اختیار ہے یا پاؤ صاع گیہوں اور نصف صاع جو دے دے یا کچھ گیہوں یا جو دے دے باقی کی قیمت ہر طرح اختیار ہے (در مختار، ردالمحتار)

مسئلہ: کھانے میں پیٹ بھر کر کھلانا شرط ہے اگرچہ تھوڑے ہی کھانے میں آسودہ ہوجائیں اور اگر پہلے ہی سے کوئی آسودہ تھا تو اس کا کھانا کافی نہیں بہتر یہ ہے کہ گیہوں کی روٹی اور سالن کھلائے اور اس سے اچھا ہو تو اور بہتر اور جو کی روٹی ہو تو سالن ضروری ہے (در مختار، ردالمحتار)

مسئلہ: ایک مسکین کو ساٹھ دن تک دونوں وقت کھلایا یا ہر روز بقدر صدقہ فطر اسے دیدیا جب بھی ادا ہوگیا اور اگر ایک دن میں ایک مسکین کو سب دے دیا ایک دفعہ میں یا ساٹھ دفعہ کرکے یا اس کو سب بطور اباحت دیا تو صرف اس ایک دن کا ادا ہوا یوہیں اگر تیس مساکین کو ایک ایک صاع گیہوں دیئے یا دو دو صاع جو تو صرف تیس کو دینا

Marfat.com

میں ہے کہ ایک دن میں دیئے ہوں اور دونوں میں دیئے تو جائز ہے (عالمگیری)

مسئلہ: ساٹھ مساکین کو پاؤ پاؤ صاع گیہوں دئے تو ضرور ہے کہ ان میں ہرایک کو اور پاؤ پاؤ صاع دے اور اگر ان کے عوض میں ساٹھ مساکین کو پاؤ پاؤ صاع دئے تو کفارہ ادا نہ ہوا (عالمگیری)

مسئلہ: ایک سو بیس مساکین کوایک وقت کھانا کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا بلکہ ضروری ہے کہ ان میں سے ساٹھ کو پھر ایک وقت کھلائے خواہ اسی دن یا کسی دوسرے دن اور اگر وہ نہ ملیں تو دوسرے ساٹھ مساکین کو دونوں وقت کھلائے (درمختار)

مسئلہ: اس کے ذمہ دو ظہار تھے خواہ ایک ہی عورت سے دونوں ظہار کئے یا دوعورتوں سے اور دونوں کے کفارے میں ساٹھ مسکین کو ایک ایک صاع گیہوں دیئے تو صرف ایک کفارہ ادا ہوا اور اگر پہلے نصف نصف صاع ایک کفارہ میں دئے پھر انہیں کو نصف نصف صاع دوسرے کفارہ میں دیئے تو دونوں ادا ہوگئے (عالمگیری)

مسئلہ: دو ظہار کے کفاروں میں دو غلام آزاد کردئے یا چارماہ روزے رکھ لئے یاایک سوبیس مکسینوں کو کھانا کھلادیا تو دونوں ادا ہوگئے اگرچہ

Marfat.com

مُعیّن نہ کیا ہو کہ یہ فلاں کا کفارہ ہے اور یہ فلاں کا اور اگر دونوں دوؔ قسم کے کفارے ہوں تو کوئی ادا نہ ہوا مگر جب کہ یہ نیت ہو کہ ایک کفارہ میں یہ اور ایک میں وہ اگرچہ معین نہ کیا ہو کہ کون سے کفارہ میں یہ اور کس میں وہ اور اگر دونوں کی طرف سے ایک غلام آزاد کیا یا دو ماہ کے روزے رکھے تو ایک ادا ہوا اور اسے اختیار ہے کہ جس کیلئے چاہے مُعیّن کرے اور اگر دونوں کفارے دو قسم کے ہیں مثلاً ایک ظہار کا ہے دوسرا قتل کا تو کوئی کفارہ ادا نہ ہوا مگر جبکہ کافر کو آزاد کیا ہو تو یہ ظہار کیلئے متعین ہے کہ قتل کے کفارے میں مسلمان کا آزاد کرنا شرط ہے (درمختار)

مسئلہ: دوؔ قِسم کے دو کفارے ہیں اور ساٹھ مسکین کو ایک صاع گیہوں دونوں کفاروں میں دے دیئے تو دونوں ادا ہوگئے اگرچہ پورا پورا صاع ایک مرتبہ دیا ہو (درمختار)

مسئلہ: نصف غلام آزاد کیا اور ایک مہینے کے روزے رکھے یا تیںؔ مسکینوں کو کھانا کھلایا تو کفارہ ادا نہ ہوا (عالمگیری)

مسئلہ: ظہار میں یہ ضروری ہے کہ قربت سے پہلے ساٹھ مساکین کو کھلادے اور اگر پورے ساٹھ مساکین کو کھلا نہیں چکا ہے اور درمیان میں وطی کرلی تو اگرچہ یہ حرام ہے مگر جتنوں کو کھلا چکا ہے وہ باطل نہ

Marfat.com

ہوا باقیوں کو کھلا دے سرے سے پھر ساٹھ کو کھلانا ضروری نہیں (جوہرہ)

مسئلہ: دوسرے نے بغیر اس کے حکم کے کھلا دیا تو کفارہ ادا نہ ہوا اور کفارہ اس کے حکم سے ہے تو صحیح ہے مگر جو صرف ہوا ہے وہ اس سے نہیں لے سکتاہاں اگر اس نے حکم کرتے وقت یہ کہہ دیا ہو کہ جو صرف ہو میں دوں گا تو لے سکتاہے (درمختار)

مسئلہ: جس کے ذمہ کفّارہ تھا اس کا انتقال ہوگیا وارث نے اس کی طرف سے کھانا کھلادیا یا قسم کے کفارہ میں کپڑے پہنادیئے تو ہوجائے گا اور غلام آزاد کیا تو نہیں (ردالمحتار)

طلاقِ کنایہ کا بیان (بہار شریعت حصہ ۸ ت)

کنایہِ طلاق وہ اَلفاظ ہیں جن سے طلاق مراد ہونا ظاہر نہ ہو طلاق کے علاوہ اور معنوں میں بھی ان کا استعمال ہوتا ہو

مسئلہ: کنایہ سے طلاق واقع ہونے میں یہ شرط ہے کہ نیّتِ طلاق ہو یا حالت بتاتی ہو کہ طلاق مراد ہے یعنی پیشتر طلاق کا ذکر تھا یا غصہ میں کہا۔ کنایہ کے الفاظ تین طرح کے ہیں بعض میں سوال رد کرنے کا احتمال ہے بعض میں گالی کا احتمال ہے اور بعض میں نہ یہ ہے نہ وہ ہے بلکہ جواب

Marfat.com

کیلئے مُتعیَّن ہیں اگر رَدّ کا احتمال ہے تو مطلقاً ہر حال میں نیت کی حاجت ہے بغیر نیت طلاق نہیں۔اور جن میں گالی کا احتمال ہے ان سے طلاق ہونا خوشی اور غضب میں نیّت پر موقوف ہے اور طلاق کا ذکر تھا تو نیت کی ضرورت نہیں۔اور تیسری صُورت یعنی جو فقط جواب ہو تو خوشی میں نیت ضروری ہے اور غضب وُمذاکرہ[1] کے وقت بغیر نیّت کے بھی طلاق واقع ہے (درمختار وغیرہ)

کنایہ کے بعض الفاظ یہ ھیں

(۱)جا(۲)نِکل(۳)چل(۴)روانہ ہو(۵) اُٹھ(۶)کھڑی ہو(۷)پردہ کر (۸)ڈوپٹہ اوڑھ (۹)نِقاب ڈال(۱۰)ہٹ سِرک (۱۱)جگہ چھوڑ(۱۲)گھر خالی کر(۱۳)دُور ہو(۱۴)چل دور (۱۵)اے خالی(۱۶)اے بَری (۱۷)اے جُدا (۱۸) تو جُدا ہے (۱۹)تو مجھ سے جُدا ہے (۲۰)میں نے تجھے بے قید کیا(۲۱)میں نے تجھ سے مُفارَقت کی (۲۲)رستہ ناپ (۲۳)اپنی راہ لے (۲۴)کالا منہ کر(۲۵)چال دکھا(۲۶)چلتی بن (۲۷)چلتی نظر آ (۲۸)دفع ہو(۲۹)دال فے عین ہو(۳۰)رُفوچکّر ہو(۳۱)پنجرا خالی کر(۳۲)ہٹ کے سڑ (۳۳)اپنی صُورت گمُا(۳۴)بسترا اٹھا(۳۵) اپنا سُوجھتا دیکھ(۳۶)اپنی گٹھڑی باندھ(۳۷)اپنی نجاست الگ پھیلا(۳۸)تشریف لے جایئے

[1] طلاق کے مطالبے

Marfat.com

(۳۹)تشریف کا ٹوکرا لے جایئے(۴۰)جہاں سینگ سمائے جا(۴۱)اپنا مانگ کھا(۴۲)بہت ہُو چکی اب مہربانی فرمایئے(۴۳)اب بے علاقہ(۴۴)منہ چھپا(۴۵)جہنّم میں جا(۴۶)چولھے میں جا(۴۷)بھاڑ میں پڑ(۴۸)میرے پاس سے چل(۴۹)اپنی مراد پر فتح مند ہو(۵۰)میں نے نکاح فسخ کیا(۵۱)تو مجھ پر مثل مردار یا(۵۲)سوئریا(۵۳)شراب کے ہے (نہ مثل بھنگ یا افیون یا مال فلاں یا زوجہ فلاں کے)تو مثل میری(۵۴)ماں یا بہن یا بیٹی کے ہے (اور یوں کہا کہ تو ماں بیٹی بہن ہے گناہ کے سوا کچھ نہیں) (۵۵)تو خلاص ہے (۵۶)تیری گلو خلاصی ہوئی (۵۷)تو خالص ہوئی (۵۸)حلال خدا یا حلال(۵۹)مسلماناں یا (۶۰)ہر حلال مجھ پر حرام (۶۱)تو میرے ساتھ حرام میں ہے(۶۲)میں نے تجھے تیرے ہاتھ بیچا گرچہ کسی عوض کا ذکر نہ کرے اگرچہ عورت نے یہ نہ کہا کہ میں نے خریدا (۶۳)میں تجھ سے باز آیا (۶۴)میں تجھ سے درگزرا (۶۵)تو میرے کام کی نہیں (۶۶)میرے مطلب کی نہیں (۶۷)میرے مصرف کی نہیں(۶۸)مجھے تجھ پر کوئی راہ نہیں(۶۹)کچھ قابو نہیں(۷۰)مِلک نہیں (۷۱)میں نے تیری راہ خالی کردی(۷۲)تو میری ملک سے نکل گئی(۷۳)میں نے تجھ سے خُلع کیا(۷۴)اپنے میکے بیٹھ(۷۵)تیری باگ ڈھیلی کی(۷۶)تیری رسی

Marfat.com

چھوڑدی(۷۷)تیری لگام اتاری(۷۸)اپنے رفیقوں سے جامل(۷۹)مجھے تجھ پر کچھ اختیار نہیں(۸۰)میں تجھ سے لادعویٰ ہوں(۸۱)تجھ پر کچھ دعوی نہیں(۸۲)خاوند تلاش کر(۸۳)میں تجھ سے جدا ہوں یا ہوا(فقط میں جدا ہوں یا ہوا کافی نہیں اگر بہ نیت طلاق کہا)(۸۴)میں نے تجھے جدا کردیا(۸۵)میں نے تجھ سے جدائی کی (۸۶)تو خود مختار ہے(۸۷)تو آزاد ہے(۸۸)مجھ میں تجھ میں نکاح نہیں (۸۹)مجھ میں تجھ میں نکاح باقی نہ رہا(۹۰)میں نے تجھے تیرے گھروالوں یا(۹۱)باپ یا(۹۲)ماں یا(۹۳)خاوندوں کودیا یا (۹۴)خود تجھ کو دیا(اور تیرے بھائی یا ماموں یا چچا یا کسی اجنبی کودینا کہا تو کچھ نہیں)(۹۵)مجھ میں تجھ میں کچھ معاملہ نہ رہا یا نہیں۔(۹۶)میں تیرے نکاح سے بیزار ہوں(۹۷)بری ہوں(۹۸)مجھ سے دور ہو(۹۹)مجھے صورت نہ دکھا۔(۱۰۰)کنارے ہو۔(۱۰۱)تونے مجھ سے نجات پائی (۱۰۲)الگ ہو(۱۰۳)میں نے تیرا پاؤں کھول دیا(۱۰۴)میں نے تجھے آزاد کیا(۱۰۵)آزاد ہوجا(۱۰۶)تیری بند کٹی (۱۰۷)تو بے قید ہے(۱۰۸)میں تجھ سے بَری ہوں(۱۰۹)اپنا نکاح کر(۱۱۰)جس سے چاہے نکاح کرلے(۱۱۱)میں تجھ سے بیزار ہوا(۱۱۲)میرے لئے تجھ پر نکاح نہیں(۱۱۳)میں نے تیرا نکاح فسخ کیا(۱۱۴)چاروں راہیں تجھ پر کھول دیں (اور اگر

Marfat.com

یوں کہا کہ چاروں راہیں تجھ پر کھلی ہیں تو کچھ نہیں جب تک یہ نہ کہے کہ (۱۱۵)جو راستہ چاہے اختیار کر)(۱۱۶)میں تجھ سے دستبردار ہوں(۱۱۷)میں نے تجھ پر تیرے گھروالوں یا باپ یا ماں کو واپس دیا۔(۱۱۸)تو میری عصمت سے نکل گئی (۱۱۹)میں نے تیری ملک سے شرعی طور پر اپنا نام اتاردیا (۱۲۰)تو قیامت تک یا عمر بھر میرے لائق نہیں (۱۲۱)تو مجھ سے ایسی دور ہے جیسے مکہ معظمہ،مدینہ طیبہ سے یا دِلّی لکھنو سے (فتاوی رضویہ)

مسئلہ:ان الفاظ سے طلاق نہ ہوگی اگرچہ نیت کرے مجھے تیری حاجت نہیں ۔مجھے تجھ سے سروکار نہیں۔تجھ سے مجھے کام نہیں۔غرض نہیں ۔ مطلب نہیں ۔تو مجھے درکار نہیں ۔تجھ سے مجھے رغبت نہیں۔میں تجھے نہیں چاہتا۔ (فتوی رضویہ)

مسئلہ:کنایہ کے ان الفاظ سے ایک بائن طلاق ہوگی اگر بہ نیتِ طلاق بولے گئے اگرچہ بائن کی نیت نہ ہو اور دوؔ کی نیت کی جب بھی وہی ایک واقع ہوگی مگر جب کہ زوجہ باندی ہوتو دوؔ کی نیت صحیح اور تینؔ کی نیت کی تو تینؔ واقع ہوں گی(درمختار،ردالمحتار)

مسئلہ:مدخولہ کو ایک طلاق دی تھی پھر عدّت میں کہا کہ میں نے

Marfat.com

اسے بائن کردیا یا تین تو بائن یا تین واقع ہوجائیں گی اور اگر عدّت یا رجعت کے بعد ایسا کہا تو کچھ نہیں (درمختار)

مسئلہ: صریح صریح کو لاحق ہوتی ہے یعنی پہلے صریح لفظوں سے طلاق دی پھر عدت کے اندر دوسری مرتبہ طلاق کے صریح لفظ کہے تو اس سے دوسری واقع ہوگی یوہیں بائن کے بعد بھی صریح لفظ سے واقع کرسکتا ہے جب کہ عورت عدّت میں ہو اور صریح سے مراد یہاں وہ ہے جس میں نیّت کی ضرورت نہ ہو اگرچہ اس سے طلاق بائن پڑے اور عدّت میں صریح کے بعد بائن طلاق دے سکتا ہے اور بائن بائن کو لاحق نہیں ہوتی جب کہ یہ ممکن ہو کہ دوسری کو پہلی کی خبر دینا کہہ سکیں مثلا پہلے کہا تھا کہ تو بائن ہے اس کے بعد پھر یہی لفظ کہا تو اس سے دوسری واقع نہ ہوگی کہ یہ پہلی طلاق کی خبر ہے یا دوبارہ کہا میں نے تجھے بائن کردیا اور اگر دوسری سے پہلے کو خبر دینا نہ کہہ سکیں مثلا پہلے طلاق بائن دی پھر کہا میں نے دوسری بائن دی تو اب دوسری پڑے گی ۔یوہیں پہلی صورت میں بھی دو واقع ہوں گی جب کہ دوسری طلاق کی نیت ہو (درمختار،ردالمحتار)

مسئلہ: بائن کو کسی شرط پر مُعلّق کیا یا کسی وقت کی طرف مُضاف[1] کیا اور اس شرط یا وقت کے پائے جانے سے پہلے طلاق بائن دے دی مثلا یہ

[1] منسوب

Marfat.com

کہا اگر تو آج گھر میں گئی تو بائن ہے یا کل تجھے طلاق بائن ہے پھر گھر میں جانے اور کل آنے سے پہلے ہی طلاق بائن دے دی تو طلاق ہو گئی پھر عدت کے اندر شرط پائی جانے اور کل آنے سے ایک طلاق اور پڑے گی (درمختار)

مسئلہ: اگر عورت کو طلاق بائن دی یا اس سے خلع کیا اس کے بعد کہا تو گھر میں گئی تو بائن ہے تو اب طلاق واقع نہ ہوگی اور اگر دو شرطوں پر طلاق بائن معلق کی مثلا کہا اگر تو گھر میں جائے تو بائن ہے اور اگر میں فلاں سے کلام کروں تو تو بائن ہے اور ان دونوں باتوں کے کہنے کے بعد اب وہ گھر میں گئی تو ایک طلاق پڑی پھر اگر اس شخص سے عدت میں شوہر نے کلام کیا تو دوسری پڑی یوہیں اگر پہلے کلام کیا پھر گھر میں گئی جب بھی دو واقع ہوں گی اور اگر پہلے ایک شرط پر معلق کی پھر اس کے پائے جانے کے بعد دوسری شرط پر معلق کی دوسری کے پائے جانے پر طلاق نہ ہوگی (درمختار، ردالمحتار، عالمگیری)

مسئلہ: قسم کھالی کہ عورت کے پاس نہ جائے گا پھر چار مہینے گزرنے سے پہلے بہ نیت طلاق اسے بائن کہا یا اس سے خلع کیا تو طلاق واقع ہوگئی پھر قسم کھانے سے چار مہینے تک اس کے پاس نہ گیا تو یہ دوسری

Marfat.com

طلاق ہوئی اور اگر پہلے خلع کیا پھر کہا تو بائن ہے تو واقع نہ ہوگی (عالمگیری)

مسئلہ: یہ کہا کہ میری ہر عورت کو طلاق ہے یااگر یہ کام کروں تو میری عورت کو طلاق ہے تو جس عورت سے خُلع کیاہے یا جو طلاقِ بائن کی عدّت میں ہے ان لفظوں سے اسے طلاق نہ ہوگی (درمختار)

مسئلہ: جو فرقت ہمیشہ کیلئے ہو یعنی جس کی وجہ سے اس سے نکاح نہ ہوسکتا ہو جیسے حرمتِ مُصَاہَرت و حرمت رضاع تو اس عورت پر عدّت میں بھی طلاق نہیں ہوسکتی ۔یوہیں اگر اس کی عورت کنیز تھی۔اس کو خریدلیا تو اب اسے طلاق نہیں دے سکتے کہ وہ نکاح سے بالکل نکل گئی (عالمگیری)

مسئلہ: زن وشوہر میں سے کوئی معاذاللہ مُرتَد ہوا مگر دارالاسلام میں رہا تو طلاق ہوسکتی ہے اور اگر دارالحرب کو چلا گیا تواب طلاق نہیں اور مرد مُرتد ہوکر دَارُالحَرْب کو چلا گیا تھا پھر مسلمان ہوکر واپس آیا اور عورت ابھی عدّت میں ہے تو طلاق دے سکتا ہے اور عورت اگر واپس آجائے تو طلاق نہیں ہوسکتی (ردالمحتار)

مسئلہ: خیارِ بلوغ یعنی بالغ ہوتے ہی نکاح سے ناراضی ظاہر کی اخیار عِتق کہ آزاد ہوکر تفریق چاہی ان دونوں کے بعد طلاق نہیں ہوسکتی (درمختار)

Marfat.com

(جسکی قضاء نمازیں باقی ہیں وہ اسے ضرور پڑھیں)

بلا عذر شرعی نماز قضاء کر دینا سخت گناہ ہے اس پر فرض ہے کہ اس کی قضاء پڑھے اور سچے دل سے توبہ بھی کرے۔توبہ یا حجّ مقبول سے تاخیر کا گناہ معاف ہوجائیگا۔(درمختار)

جس کے ذمہ قضاء نمازیں ہوں ان کا جلد سے جلد پڑھنا واجب ہے مگر بال بچوں کی پرورش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے لہذا کاروبار بھی کرتا رہے اور فرصت کا جو وقت ملے اس میں قضاء پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں (درمختار) قضاء نمازیں ادا کرنے والاجب سے بالغ ہوا اسوقت سے نمازوں کا حساب لگائے اور تاریخِ بلوغ بھی نہیں معلوم تو احتیاط اسی میں ہیکہ عورت "۹"نو سال کی عمر سے اور مرد "۱۲"بارہ سال کی عمر سے نمازوں کاحساب لگائے۔

(قضاء نمازیں آسانی کیساتھ ادا کرنے کا مدنی طریقہ)

قضاء ہر روز کی "۲۰"رکعتیں ہوتی ہیں۔دو فرض فجر کے، چار"۴"ظہر، چار "۴" عصر، تین مغرب ،عشاء کے چار فرض اور تین وتر۔نیت اس طرح کریں۔مثلا سب سے پہلی فجر جو مجھ سے قضاء ہوئی اس کو ادا کرتاہوں۔

Marfat.com

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے مصروف ترین دور میں قضاء نمازیں ادا کرنا ذرا مشکل محسوس ہوتا ہے تو اگر ہم اسطرح کرلیں کہ جیسے ہمیں دو۲ فجر کی قضاء پڑھنی ہے تو ہم جب ظہر کی نماز پڑھیں تو ظہر کے آخر کے ۲ دو نفل کی جگہ پر **فجر کی قضاء** پڑھ لیں ۔ اب ہمیں ظہر کے ٤ فرض قضاء پڑھنے ہیں ۔وہ مغرب کی نماز کے وقت ادا کرلیں کیونکہ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی مغرب کی نماز کے بعد بات چیت کئے بغیر دو رکعت پڑھ لے تو اللہ تعالی اسے (حَظِیْرَۃُ الْقُدُس) یعنی جنت میں رہنے کی جگہ عطا فرمادے گا۔اس نماز کو نفل اَوَّابِین کہتے ہیں جو کہ چھ۶ رکعتیں بھی پڑھی جاتی ہیں ۔اب ہم نے مغرب کے ۳ فرض اور ۲ سنتیں پڑھ لیں مغرب کے نفل اور دو اوابین کے نفل باقی ہیں ان ٤ نفل کی جگہ پر ہم **ظہر کے ٤ قضاء** فرض پڑھ سکتے ہیں اب ہمیں عصر کے قضاء ٤ فرض پڑھنے ہیں تو ہم عصر میں فرض نماز سے پہلے پڑھی جانے والی ٤ سنتیں غیر مُؤکَّدہ کی جگہ پر **عصر کے ٤ قضاء** فرض پڑھ لیں (کہ علماء کرام فرماتے ہیں کہ جن کے ذمہ قضاء نمازیں باقی ہیں ان کا سنّت غیر مؤکّدہ اور نفل نماز کی جگہ قضاء عمری ادا کرنا افضل ہے اب ہمیں مغرب کے تین۳ فرض قضاء پڑھنے ہیں تو ہم جب عشاء کی نماز پڑھیں تو

Marfat.com

۴ سنت ۴ فرض دو سنت پڑھکر دو نفل کی جگہ پر **مغرب کے تین قضاء** فرض پڑھیں ۔اب عشاء کے ۴ قضاء فرض اور ۳ وتر پڑھنے ہیں۔تو ہم عشاء کی نماز کے وقت شروع کے ۴ سنت غیر موکدہ کی جگہ پر **عشاء کے ۴ قضاء** فرض پڑھ لیں۔اور عشاء کے آخر کے دو نفل کہ جگہ پر **۳ وتر کی رکعتیں** پڑھ لیں۔تو اسطرح معمول کی نماز ادا کرنے کے ساتھ ساتھ پورے دن کی ۲۰ رکعتیں قضاء پڑھنے میں بھی کامیاب ہوجائیں گے تو امید ہے کہ اللہ عزوجل ہمیں سنت غیر مُؤکَّدہ اور ہر نَفل کا ثواب بھی ان شآء اللہ عزوجل ضرور عطا فرمائے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو!اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس کی ۶۰ساٹھ سال کی نماز قضاء ہے وہ ادا کرنے نکلا اور اسکا انتقال ہوگیا تو اس کی تمام نمازیں ادا کہلائیں گی۔اگر ہم وُضُو کرتے میں تحیۃالوضو کی نیت ہے مگر نہیں پڑھتے،مسجد میں داخل ہوتے ہیں تحیۃ المسجد کی نفل کی نیت ہے مگر نہیں پڑھتے،سنت غیر موکدہ پڑھنا چاہتے ہیں مگراسکی قضاء عمری ادا کرتے ہیں تو سابقہ نیت رکھنے کی وجہ سے ہم پڑھیں گےتو اپنے قضاء عمری مگر تحیۃالوضو ،تحیۃالمسجد اور سنت غیر مؤکدہ کا ثواب بھی پائیں گے۔(ان شاء اللہ عزوجل)اسطرح قضاء عمری ادا کرتے ہوئے "۷۲"مدنی انعامات پر عمل کرنے والے اسلامی بھائیوں کا(۱)تحیۃالوضو

Marfat.com

تحیۃ المسجد، (۲) سنت قبلیہ، نماز کے بعد کے (۳) نوافل، (۴) پہلی صف اور نفل اور (۵) اوابین پر عمل ہونے کی وجہ سے (۵ انعامات) پر عمل استقامت سے حاصل ہوجائے گا اور ان شآء اللہ عزوجل ہم مکمل نماز پڑھنے میں بھی کامیاب ہوجائینگے۔ جس پر بکثرت قضاء نمازیں ہیں وہ آسانی کیلئے اگر یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ ہر رکوع اور ہر سجدہ میں تین۳ تین۳ بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم، سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کی جگہ صرف ایک ایک بار کہے۔ مگر یہ ہمیشہ اور ہر طرح کی نماز میں یاد رکھنا چاہئے کہ جب رکوع میں پورا پہنچ جائے اسوقت سُبْحٰنَ کا "سین" شروع کرے اور جب عظیم کا "میم" ختم کرچکے اس وقت رکوع سے سر اٹھائے۔ اسی طرح سجدے میں بھی کرے۔ ایک تخفیف تو یہ ہوئی اور دوسری یہ کہ فرضوں کی تیسری۳ اور چوتھی۴ رکعت میں الحمد شریف کی جگہ فقط سُبْحٰنَ اللہ تین۳ بار کہہ کر رکوع کرلے مگر وتر کی تینوں رکعتوں میں الحمد شریف اور سورۃ دونوں ضرور پڑھی جائیں۔ تیسری تخفیف یہ کہ قعدہ اخیرہ میں تشہد یعنی التحیات کے بعد دونوں درودوں اور دعا کی جگہ صرف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ کہہ کر سلام پھیردے۔ چوتھی۴ تخفیف یہ کہ وتر کی تیسری۳ رکعت میں دعائے قنوت کی جگہ اللہ اکبر کہہ کر فقط ایکبار یا تین۳ بار رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہے۔

توجّہ فرمائیں: اگر حالتِ سفر کی قضاء نماز حالت اِقامت میں پڑھیں گے تو قصر ہی پڑھیں گے اور حالت اِقامت کی قضاء نماز سفر میں قضاء کریں گے۔ تو پوری پڑھیں گے یعنی قصر نہیں کریں گے۔

Marfat.com

۷۸۶

زبان کے قفلِ مدینہ کے ۱۲ مدنی پھول

مدینہ① سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا، جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔ (ترمذی)

مدینہ② انسان کے سر گناہوں کا بوجھ لدوانے میں زبان سب اعضاء سے بڑھ کر ہے

مدینہ③ یاد رکھئے! بروز قیامت ایک ایک لفظ کا حساب دینا پڑے گا۔

مدینہ④ حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جو بات ایک لفظ میں ادا کی جاسکتی ہو وہ اگر دو یا تین الفاظ میں کہی تو جتنے الفاظ زائد ہیں وہ فضول اور وبال ہیں۔ (لہذا کم سے کم اور نپے تلے الفاظ میں گفتگو نمٹانے کی عادت بنائیں۔)

مدینہ⑤ ہر وہ بات فضول ہے جس میں نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا۔

مدینہ⑥ ہمارے پیارے آقا ﷺ نے کبھی بھی بلا ضرورت کوئی لفظ زبان اقدس سے نہیں نکالا۔ ہاں اچھی اچھی باتیں کرنا سنت ہے۔

مدینہ⑦ کم گوئی کی عادت بنانے کیلئے جہاں جہاں ممکن ہو بولنے کے بجائے اشارے سے یا لکھ کر بات کرنے کی کوشش کیجئے۔

Marfat.com

مدینہ۸ خاموش رہنے کے لئے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ منہ میں پتھر لئے رہتے تھے۔ ہو سکے تو آپ بھی سنت صدیقی ادا کرتے ہوئے روزانہ کم از کم ۱۲ منٹ منہ میں اتنے حجم کا پتھر رکھئے کہ اسے باہر نکالے بغیر گفتگو کرنا ممکن نہ رہے۔ پتھر کو روزانہ دھو لیا کریں۔ پتھر میں معمولی سی بھی شکستگی نہ ہو ورنہ میل جمع ہو گا اور ایسا پتھر منہ میں رکھنا مضر صحت ہے۔

مدینہ۹ آپ خاموشی کی عادت ڈالنے کی کوشش کرینگے تو شاید اس طرح آزمائش ہو سکتی ہے کہ آپ کا مذاق اڑے، یا تنقید ہو، اگر آپ ہمت ہار گئے یا غصہ کر بیٹھے تو شیطان خوش ہو گا۔ لہذا صبر سے کام لیں۔

مدینہ۱۰ ممکن ہے آپکے لئے خاموشی کی عادت ڈالنا کٹھن ثابت ہو مگر ہمت نہ ہاریں۔ باربار کوشش کریں۔ ہو سکتا ہے کسی ایک دن فضول گوئی سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں مگر پھر کئی روز تک خاموشی نصیب نہ ہو مگر پھر کوشش کریں...... پھر کوشش کریں...... پھر کوشش کریں...... ان شاء اللہ عزوجل کبھی تو کامیابی حاصل ہو ہی جائیگی۔

نیت صاف منزل آسان

مدینہ۱۱ جب بولنے کو جی چاہے تو غور کر لیا کریں کہ اس بات میں فائدہ بھی ہے یا نہیں۔ اگر بولے بغیر بھی گزارہ ہو سکتا ہو تو اتنی دیر تک درود شریف پڑھ

Marfat.com

لیں۔ شیطان اپنا سر پیٹ لیگا۔ اور جب کوئی غیر ضروری بات منہ سے نکل جائے تو بطور کفارہ فوراً درود پاک پڑھ لیا کریں۔

مدینہ۱۲ رات سوتے وقت اگر غور کر لیا کریں کہ آج میں نے کون کون سی غیر ضروری بات کی پھر غیر ضروری باتوں پر اپنے آپ کو ملامت کریں اس طرح بھی خاموشی کی عادت بنانے میں ان شاء اللہ عزوجل مدد ملیگی۔ آہ! وہ شخص بھی کتنا بدنصیب ہوگا جو صرف زبان کی بے احتیاطیوں کے سبب داخل جہنم ہوگا۔ واقعی اس سے تو گونگا ہی بھلا!

آنکھوں کے قفل مدینہ کے ۱۲ مدنی پھول

مدینہ۱ ہمارے میٹھے میٹھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم شرم وحیا سے اکثر نگاہیں نیچی کئے رہتے تھے۔

مدینہ۲ بلا ضرورت اِدھر اُدھر نظریں گھمانا سنت نہیں ہے۔

مدینہ۳ جس سے بات کر رہے ہیں اس کے چہرہ پر نظر گاڑنا سنت نہیں۔

مدینہ۴ گفتگو کرتے وقت بھی نگاہیں نیچی رکھنے کی عادت بنائیں۔

مدینہ۵ گاڑی میں سفر کرتے وقت احتیاط فرمائیں کہ آنکھیں فحش تو فحش فضول نظاروں میں بھی مشغول نہ ہوں

آنکھ اٹھتی تو میں جھنجھلا کے پلک سی لیتا
دل بگڑتا تو میں گھبرا کے سنبھالا کرتا (ذوق نعت)

Marfat.com

مدینہ⑥ اجنبیہ عورت کو دیکھنا یا امرد کو شہوت کے ساتھ دیکھنا حرام ہے۔"مکاشفۃ القلوب" میں ہے جس نے اپنی آنکھ کو حرام سے پر کیا اللہ عزوجل بروز قیامت اس کی آنکھ کو آگ سے بھر دے گا۔

مدینہ⑦ نگاہوں کو قابو کرنے کیلئے **قفل مدینہ** کے عینک کا استعمال مفید ہے۔اسے بنانے کا طریقہ یہ ہے دونوں GLASSES کے اوپری ایک تہائی (1/3) حصہ کی گرینڈر سے گھسائی کروالیں یا اتنے حصے پر TAPE لگالیں۔

مدینہ⑧ جس وقت **قفل مدینہ** کا عینک پہنا ہو اس وقت نگاہیں نیچی رکھیں اگر بار بار اوپر دیکھیں گے تو ہو سکتا ہے سر اور گردن میں درد ہو جائے بلکہ ابتدائی دنوں میں کچھ درد ہونے کا امکان ہے۔عادت ہو جانے کی صورت میں ان شاء اللہ عزوجل درد نہیں ہوگا۔

مدینہ⑨ اس کی عادت بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ابتداءً چار دن صرف ۱۲ منٹ پہنیں پھر رفتہ رفتہ وقت بڑھاتے جائیں۔

مدینہ⑩ جب قفل مدینہ کا عینک پہنیں تو GLASS کے گھسے ہوئے حصے پر نظر ڈالنے کی کوشش نہ کریں کہ آنکھوں کیلئے نقصان دہ ہے۔

مدینہ⑪ GLASS پر انگلی وغیرہ لگنے سے دھبہ ہو جائے تو صاف کئے بغیر نہ پہنیں۔

Marfat.com

مدینہ⑫ گاڑی چلاتے ہوئے قفل مدینہ کا عینک ہر گز نہ پہنیں۔

یاالٰہی! رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

گھر میں مدنی ماحول بنانے کیلئے ۱۲ مدنی پھول

مدینہ① گھر میں آتے جاتے سلام ضرور کریں۔

مدینہ② والدین کو آتا دیکھ کر تعظیماً کھڑے ہو جائیں۔

مدینہ③ دن میں کم از کم ایک بار اسلامی بھائی والد صاحب کا اور اسلامی بہنیں ماں کا ہاتھ چوما کریں

مدینہ④ والدین کے سامنے ھمیشہ آواز پست رکھیں، ان سے آنکھیں ہر گز نہ ملائیں

مدینہ⑤ ان کا سونپا ہوا ہر وہ کام جو خلاف شرع نہ ہو فوراً کر ڈالیں۔

مدینہ⑥ماں بلکہ گھر (اور باہر) کے ایک دن کے بچے کو بھی آپ کہہ کر ہی مخاطب ہوں۔

مدینہ⑦ بعد نماز عشاء (علمی مشاغل وغیرہ سے فارغ ہو کر) جلد تر سونے کی عادت ڈالیں۔ کاش! تہجد میں آنکھ کھل جائے ورنہ کم از کم نماز فجر تو بآسانی (باجماعت) میسر آئے اور پھر کام کاج میں بھی سستی نہ ہو۔

Marfat.com

مدینہ⑧ گھر میں اگر نمازوں کی سستی، بے پردگی، فلموں اور گانے باجے وغیرہ کا سلسلہ ہو تو بار بار ٹوکنے کے بجائے سب کو نرمی کے ساتھ مدینہ کے بیان کی کیسیٹیں سننے پر راضی کریں۔ ان شاء اللہ "مدنی" نتائج برآمد ہوں گے۔

مدینہ⑨ گھر میں کتنی ہی ڈانٹ بلکہ مار بھی پڑے، زبان ہرگز نہ چلائیں۔

مدینہ⑩ غصہ، چڑچڑاپن اور جھاڑنے وغیرہ کی عادت بالکل ختم کردیں۔

مدینہ⑪ گھر میں روزانہ فیضان سنت کا درس ضرور ضرور دیں۔

مدینہ⑫ اپنے گھر والوں کی دنیا و آخرت کی بہتری کیلئے دل سوزی کے ساتھ دعا کرتے رہیں کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے

مدنی التجا: شادی شدہ اسلامی بہنیں جو سسرال میں رہتی ہیں۔ وہ جہاں گھر کا ذکر ہے وہاں سسرال اور جہاں والدین کا ذکر ہے وہاں وہی حسن سلوک ساس اور سسر کے ساتھ بجالائیں۔

بہتر سوالات جو حل کرے گا
وہی "چل مدینہ" ہو آئے مدینہ

Marfat.com

امیر اہلسنت کے ہزاروں بیانات کی منتخب کیسیٹیس

اصلاح معاشرہ	پراسرار لاش	حضرت بلال کا واقعہ
اولاد کا فتنہ	پانچ غفلتیں	حضرت دانیال کا واقعہ
لطافت کسے کہتے ہیں	پیغام فنا	حضرت عمر بن عبدالعزیز
اللہ عزوجل سے ڈرنے کی فضیلت	پانچ قبریں	حضرت حسن بصری کا واقعہ
اصلاح میں سب سے بڑی رکاوٹ	تخریب کاری کا انجام	خوش نصیب عابد
انوکھی توبہ	تین قبریں (اوکاڑہ)	خوف الٰہی عزوجل
اپنی اصلاح کا نسخہ	تین قبریں	خوف آخرت
اللہ دیکھ رہا ہے	تباہی کے اسباب (علماء)	خود کو سدھارنے کا طریقہ
ایک عیاش کی توبہ	تحفے کی گائے	خود کشی
اہل قبر کی سرگزشت	تکبر کسے کہتے ہیں	دعاء
اصلاح کا راز	ترک گناہ کا انعام	دنیا کا اصلی روپ
اچھی بری موت	تکبر کی علامات	دعائے عرفات
آگ کی لگامیں	توبہ کی برکت [illegible]	دس جرائم
آقا ﷺ کی پسند پر قربان	جہنم کی تباہ کاریاں	دنیا مردار ہے
آٹھ مدنی پھول 1	جھوٹ کی تباہ کاریاں	درد مدینہ
باحیا پرندہ	جرائم کی سزائیں	دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں
بہلول دانا کا واقعہ	جوان موت	دنیا کی تباہ کاریاں
بے نمازی کی سزائیں	جنت کی چابیاں	دنیا کے مسافر
بدنصیب عابد	جعلی غلام	دنیا کی سب سے مشکل گائے
بداعمالیوں کا سانپ	جماعت کے فضائل	دہشت گردی کا انجام
بے پردگی کی تباہ کاریاں	جھوٹ کا اعلان	دنیا کی لذت
بدنصیب [illegible]	جہنم کے عذاب	دعوت اسلامی کی بہاریں
بےبسی کی موت	جہنم کا سودا	دوزخ کے کتے
بھیانک اونٹ	جھوٹ سے بچنے کا طریقہ	دانا اعرابی
بھیانک کنواں	[illegible] کی نشاندہی	ڈھل جائے گی یہ جوانی
[illegible]	چھ خطرات	رحمتوں کے واقعات
بادشاہوں کی موت	چھ مدنی پھول	راہ تبلیغ کے دردناک
پراسرار بچہ	چھینکنے کا طریقہ	روحوں کی پکار

Marfat.com

راہ خدا میں نکلنے کا ثواب
رونے کی فضیلت
رضائے الٰہی عزوجل
روشن مستقبل
زمین کھا گئی نوجوان کیسے کیسے
زبان کی حفاظت
سوچ کا تاب
سکرات موت
سزاؤں کے مناظر
سترہ دن کا دولھا
سچی توبہ کا انعام
سود خور تاجر
شیطان کے مکر و فریب
شکستہ کھوپڑی
شیطان کے تین وار
شیطان کے کارنامے
شرم و حیا کی فضیلت
شیطان کے جال
شیطان کے کامیاب وار
صبر کا بیان
صبر مصطفی ﷺ
صحابہ کرام کا مقام عشق
عشق رسول ﷺ
عجیب و غریب خواب
عبرتناک موتیں
عذاب کے کانٹے
علم کے فضائل
عزت کا راز
عیبوں کی اصلاح کا طریقہ
عبرت انگیز خزانہ
غیبت انگیز خزانہ
غیبت و چغلی کی مذمت
غصے کی تباہ کاریاں
غصے کا علاج
غمگین ہی
غم مصطفی ﷺ
غوث اعظم کی کرامات
غفلت
فراق رسول ﷺ
فضائل آفات
فحش گوئی کسے کہتے ہیں
قبر کی تباہ کاریاں
قبر کا امتحان
قوم لوط کی تباہ کاریاں
قبر کی پکار 1
قبرستان کی غیبی آواز
قبروں کا حال
قبر کا گڑھا 1
قبر کا گڑھا 2
قبر کی پہلی رات
قبروں کے مناظر
قیمتی پیالہ
قبر میں کام آنے والے اعمال
قفل مدینہ
کاش جہنم سے ڈرتے ہوتے
کرامات خواجہ غریب نواز
کھجلی کا عذاب
گانے باجے کی مذمت
گانے باجے کی تباہ کاریاں
گناہوں کا علاج
گناہوں سے بچنے کی فضیلت
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
گناہوں کی سزائیں
گناہوں سے بچنے کا طریقہ
گناہوں کا احساس
گناہوں سے بچنے کے فضائل
موت آ رہی ہے 2
مجرموں کی تباہ کاریاں
مختلف سزائیں
مغرور بادشاہ
مظلوم صحابی رضی اللہ عنہ
مظلوم صحابہ رضی اللہ عنہم
مقدس دولہے
موت کا انتظار ہے دنیا
مردے کی بے بسی
مددگار آقا ﷺ
میدان قیامت
اولیاء کا وسیلہ
مال کا وبال
نیک و بد کا انجام
نیرنگی دنیا
نمازی ڈاکو
نیکی کی دعوت کے لئے قربانیاں
نیکی کی دعوت
نماز نہ پڑھنے کا عذاب
ہولناک مشاہدات
یہ جنازے

Marfat.com

Marfat.com

٧٨٦
فضلِ مدینہ ٩٢

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

سنّت کی بہاریں

الحمد للہ

تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں آپ بھی "دعوتِ اسلامی" کے مشکبار مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے! اپنے شہر کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب بہاریں لوٹیے کراچی میں سنّتوں بھرا اجتماع فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران سبزی منڈی میں ہر ہفتہ کو نمازِ مغرب کے بعد شروع ہوجاتا ہے۔ "دعوتِ اسلامی" کے سنّتوں کی تربیت کیلئے بیشمار مدنی قافلے شہر بہ شہر گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی سنّتوں بھرا سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں۔

AEDHI PRINTERS KARACHI PH:2311533 / 68

E-Mail: islam@paknet3.ptc.pk
www.dawateislami.net

Marfat.com

۷۸۶
۹۲
نقشِ مدینہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

سنّت کی بہاریں

الحمد للہ

تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں آپ بھی "دعوتِ اسلامی" کے مُشکبار مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے! اپنے شہر کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب بہاریں لوٹیے کراچی میں سُنّتوں بھرا اجتماع فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران سبزی منڈی میں ہر ہفتہ کو نمازِ مغرب کے بعد شروع ہوجاتا ہے۔ "دعوتِ اسلامی" کے سُنّتوں کی تربیت کیلئے بیشمار مدنی قافلے شہر بہ شہر گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی سُنّتوں بھرا سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں۔

AEDHI PRINTERS KARACHI PH:2311533 / 68

E-Mail: islam@paknet3.ptc.pk
www.dawateislami.net

Marfat.com